

# تظہیر الاموال

اس رسالے میں وہ شرعی مسائل نہایت مستبر کتابوں  
 لکھے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے آدمی کسی مال کا بطور حلال  
 مالک ہو سکے اور ضروری احکام تجارت و ٹیکہ و لوگرمی غیر  
 تفصیل سے اردو زبان میں ہیں ایسی کتاب کارکن شاہرہ  
 پر لازم ہے خصوصاً سوداگر پیشہ ور کو تو واجب ہے کہ اس  
 رسالے کے موافق اپنے کاروبار کرے تاکہ دنیا میں برکت  
 اور آخرت میں نجات حاصل ہو اور باسائش و فراغت  
 پاک مال سے بسر و قات کر سکے یہ رسالہ محمد بنی بہادر کے ہاتھ سے

مطابع نو اور محمدی میں چھپا

یکم رمضان ۱۳۱۲ھ بمطابق

# فهرست تظہیر الاموال

مضمون	نقطه	مضمون	نقطه	مضمون	نقطه	مضمون	نقطه
احکام سگجات	۷۱	کلیه	۴۱	بیع صرف	۲۳	تجارت بزرگ و کوچک	۲
کتاب در بیان سگجات	۷۲	دلالی اوراد کی اجرت	"	بیع مرصعین و غیر مرصعین	۲۴	حکومت ابرار و سلبی	۶
استماع	۷۵	رشتوت	۴۲	احکام معاوض	۲۵	اسباب ملک	۷
مہندی و مہنی اردو	۷۶	وقت	۴۳	بیع مکروہ	۲۵	محرمات اقسام اول	۷
کتاب الدیون	۷۷	حسیلہ	۴۴	بیع کسب و کسب کی ہون کی	۲۶	مال حرم کا طریق استعمال	۸
رہن	۷۹	مغز الموت اوراد کی اجرت	۴۵	کسب و کسب کی اجرت	۲۷	حکم قضا و روایات	۱۰
منافع مرہون	۸۰	وکالت	۴۶	بیع باطل	۲۸	عرف	"
مصارف مرہون	۸۱	رہو البیوع سود	۴۷	بیع فاسد	۲۹	تعزین و تقسیم بیع	"
کتاب لا باجارات	۸۲	کلیات متعلق رہو	۴۸	بیع غائب	۳۰	صحیح بیع کا طریق	۱۱
انقسام اجارہ	۸۵	بیع اموال	۵۰	مساویات احکام	۳۱	ایجاب قبول	"
جسمیات مال و غیرہ	۸۶	رکاز و معدن	۵۲	شروط و مواہید	۳۱	مال و غیرہ معدن	"
عذر یا سبب اجارہ	۸۷	حقوق شخصہ	۵۳	میراث	۳۲	تقسیم و تقسیم	"
اجارات مشروطہ	۸۸	حق تعلیم	۵۴	وکالت و اسقاط	۳۳	بیع و اسقاط	"
اجارات فاسدہ	۸۹	تقررات جائز	"	غنائم	"	احکام بیوع	۱۵
مباح و محکما اجارہ	۹۰	قریب	"	رد بالعیب	"	بیع موقوف	"
مستحق مال متعلقہ	۹۱	کلیات و مسائل متفرقہ	۵۷	خیار رویت	۳۵	شرط خیال	"
احکام و جوب تنخواہ	۹۵	بہرات	۶۵	صفقہ یعنی کمشت	۳۶	بیع و اسقاط	"
و تعطیلات ملازمین	۹۶	ہبہ	۷۰	قبضہ	"	بیع بالکافہ	"
مشرکت	۹۷	صدقہ	"	بیع بالکافہ یعنی بیع	۳۸	بیع مجبور	"
مشرکت	۹۸	سوال	"	استفناع	"	بیع سلم	۲۰
مشرکت	۹۹	عاریت	۷۱	معاوضہ بیع و شرط	۴۰	قریب و راجح و مضیعہ	۲۱
مزارعت	۱۰۰	وصیت	"	اقالہ	۴۱	بیع معاوضہ	۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اشتری سن المؤمنین انفسہم بان اہم الجنة والرضوان والاسلموۃ علی من ولنا علی  
 تجارۃ تجتنبنا من العذاب والنحران وعلی الذین بالیوہ بالصدق وایوہ بالاحسان انا بعد فیما آتیا  
 الاخوان ایاکم من الحرم وشتبات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وتطہیر الاموال وما یوہ الدنیا  
 الامتاع الغرور خادم المساکین فتح محمد مناسب عرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جنکا موافقہ آدمی  
 سے ہوگا وہ قسم کے ہیں حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی و کریم ہے نہ امت اور توبہ سے  
 معاف کرنا ہے اور بندگی کے حق بے ادائیگی معاف نہیں ہوتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں بجز ذنن پس حق العباد کی رعایت زیادہ  
 تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق محفوظ رہو اور احکام اونکے معلوم و  
 مقوم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور مخافت الوقوع ہیں احکام انکے زمانہ اور حال کے  
 اعتبار سے بدل کر تے ہیں اور مال باعث قوت و قیام جسم ہے ہر صالح و فاسق اسکا محتاج  
 ہر غریب و امیر اسکا خواستگار و واجب ہے کہ مالی مسائل نہایت تفصیل سے بیان کیے جائیں  
 تاکہ عام مسلمان بھی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی تدبیر سبب میں حکم خدا اور رسول کے  
 پابند رہیں اور دنیا میں آفات و ہلاک سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پائیں خصوصاً  
 اس زمانہ میں اسقدر نئے نئے شعبہ بہت پیش آئی ہیں اور طرح طرح کے معاملات بہت



ہوں اندہا شرف نفس لم یبارک فیہ مکان کس باطل ملے شیخ رجاری اور فرمایا ماکل انہ  
طلما فیہ من ان یا کمل من عمل بیدہ (نخاری) اور ارشاد ہوا اعلی اللہ بیع اللہ سے خرید  
وفروخت حلال کی اور فرمایا التاجر الصدوق الامین مع البیہن والصدیقین والشہداء اہل یوم  
القیامۃ (ترمذی) تاجر سچا امانت دار قیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو  
ساتھ بیوگا پس ایسی عمدہ تجارت کی لئے جسکے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضرور ہے  
۱۔ سرمایہ تجارت مال حلال سے ہوگا ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فاسق یا  
کفار یا امراء متکبر یا حکام ظالم ہوں کیونکہ انکی صحبت زہر ہے اور انکا مال بھی اکثر حرام کا  
ہوتا ہے ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہ ہوں جو بالذات ممنوع اور تبعا یا ضرورۃ حکم جواز میں ہوں  
جیسے افیون اور سمیات یا وہ اقویہ جو کسے کپڑے یا ظرف یا کتاب میں بتھا ہوئے وہ رشہ  
اور زرتار کپڑے چاندی سوسے کی چیزیں جو غالباً مردوں کے استعمال میں آتی ہیں وہ کتب  
جہنمیں نہ اہب باطلہ کے احکام یا تقویۃ بہر یا لچر بوج فاسقانہ قصی ہوں یا شریعت کے  
مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانتہ باطل اور منافقہ کے شبہ سے خالی نہیں اور ارشاد  
ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان باجم گناہ کی مدد نہ کرو گے ایسی تجارت اور پیشہ بھی  
نہ ہوں جن میں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حنات و حضور می حاجت  
و وعظ و سعادت سن و مستحبات سی محرومی رہے (شعر) مکن عثر منائع بہ تحصیل مال بلکہ ہم  
نرخ کو ہر بنا شد سفال ہذا اور اسطرف حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب دلائی ہے پیغمبر و جلال التعلیم  
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کیل میں ڈالے انکو تجارت  
اور بیع اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اوس وقت مگر  
ہے کہ آدمی زیادہ بکثیر و غنیمت نہ پڑے ایسا مال بھی نہ جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا کرے  
اور بہ و ن فریب اور عیب پوشی کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و خوف  
نقصان ضرور ایسی صورتیں نیت بدل دیتا ہے کہ بوقت خرید و فروخت ایسی لفظ نکلیں  
کہ جس سے فریب کی برائے جیسے یہ شی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز  
ہے یا اس میں ایسا ایسا نقصان اسکی ضد یا خریدار میں یا ضرور مگر اس میں نفع ہو گا غرض کہ اسکی

تین صورتیں ہیں۔ اور وہ محض یہ حرام ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 الیمین الفاجرة منقحة للسلمة ومحقحة للکسب یعنی جو بھٹی قسم بغرض ترغیب و اعتبار خریدار  
 یا بائع کے ایسی بے برکتی پیدا کرتی ہے (جسے) ضائع کرا دیتی ہے مال کو اور مٹا دیتی ہے کسی کے  
 اور فرمایا المنفق سامعۃ بالکاذب یعنی سنیچنے والا اپنے مال کا جو بھی قسم سے انہیں  
 سے ہے چیز خدا نہ رحمت کر لگانہ نظر محض۔ ہست اسکا کہ یہ منقۃ نہیں ہے کہ کسی قدر  
 مبالغہ اگر دروغ کے قریب ہے تو مکروہ تحریمی اور اگر سچ کے قریب ہو تو ترک اولی ہے  
 کتاب اور تول میں نہایت دیانت داری کرے بلکہ کسی قدر زیادہ دی کم نہو جیسا کہ  
 منقول ہے کہ آنحضرت نے جابر بن عبد اللہ سی اونٹ خرید کیا اور بلال سے فرمایا  
 کہ ایک وقیہ قیمت پر ایک قیراط زیادہ تولو اور کم تولنا ناپنا تو معاوانہ سخت گناہ اور  
 موجب بلا سے آسمانی ہے چنانچہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر انہیں فعلوں سے عذاب  
 آیا قال اللہ تعالیٰ اقیمو الوزن بالقسط ولا تخسرو المیزان وقال ابوہو الکلیل والمیزان اسی پر  
 شمار وغیرہ کو قیاس کر لو جب خرید سے یا بھی تو وہی قیمت کے جو متلو رہو پھر اگر  
 جانب مقابل کے اصرار یا تبدیل نرخ بازار سے بیشی و کمی ہو جائے تو مفایقہ نہیں اولاً  
 نیت مغالطی اور دروغ کی نہو جیسا کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ خرید اپنے اونٹ  
 جابر سے اور قیمت برابر زیادہ کرے حتیٰ یہاں تک کہ جابر سے قبول کیا گیا کہ کیا جانب  
 مقابل بوقوف یا غیر الشئ یا محض ناواقف ہو یا ایسا دوست ہو جو اوجہ کمال اعتماد  
 یا مروت کے کہ نہیں کہہ سکتا یا تحول کر دے یا یہ سمجھا جائے کہ نرخ بازار یا دشمن یا دشمن  
 دیا جاتا ہے پھر ہرگز تفاوت نہ کرے کیونکہ اسلام اور دیانت داری اور خدا ترسی اور  
 مروت سے یہ امر نہایت بعید ہے مثلاً وہ ظانی نہ کرے اور خوب سمجھ کر وعدہ کرے  
 بہت خیال رہے کہ کسی کو بنیاد و تقاضی یا آمد و رفت وغیرہ کی وجہ سے تکلیف نہو  
 اور جب ایسا ہو کہ کسی اپنے فعل اختیار می یا انتظار می سے دوسرے شخص کو کچھ  
 نقصان یا تکلیف پہنچی تو اسکا معاوضہ تفاوت اور جو انہی سے کہ دوسری جیسا کہ مردی  
 ہے ہمارے اور تمام عالم کے مزار سے کہ آپ قرض خواہ کو کچھ زیادہ عطا کرے مٹے

اور فرمایا بہتر وہ آدمی ہے کہ جو اداسی دین میں احسن ہے یعنی بلا تقاضا دیدی یا کچھ زیادہ دی اور آنحضرت سے اداسی قرض میں زیادہ دنیا ثابت ہوا ہے بلکہ معاملات میں خوب تفصیل کر لیا کرے تاکہ انجام کار نزع اور اختلاف کا احتمال نہ رہے خصوصاً قرض کے معاملات میں تحریر ضرور ہے اذ انما ینقلم بدین الی اجل سیمی فالتبوء جب معاملہ کرو تم ساتھ قرض کے ایک مدت کی لئے پس اگر وہ اوسکو مطلق حسابات ہمیشہ مرتب رکھا کرے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے ما حق امر مسلم فی علیت لیال الا عند زوجیت کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ او سپرین راتیں گزریں اور اسکی پاس وصیت لکھی ہوئی نہ نہ شامیج اور اجارے میں نمونے اور وثقہ کے خلاف نکری بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہیں اور بکشاوہ پیشانی معاملہ کو ختم کرے بلکہ اگر جانب مقابل مجبور ہوا اوسکا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلماً اقال اللہ عشرۃ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا اور اوسکا بوجہ ہلا کر دیتا ہے اے اہل اہل اقالہ کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجھت عرقہ (ابن ماجہ) بلکہ معاملات میں نرمی اور عفو اور سخاوت

اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سخی البی و سخی الشرا و سخی القضا و اللہ دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ اور شرا اور حکم کرنے میں منظر معسر اور وضع لہ اطلہ اللہ یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ینظر الا لہ صنی دولت دی تنگدست کو یا کچھ کم کر دیا اپنا حق اوسکے ذمی سے سایہ دیا اوسی اند قیامت کی دن اپنے عرش کے نیچے ایسی دیکھیں کہ ہمیں سایہ اوسدن مگر سایہ عرش کا اور جہنم وار ہے کہ ایک مرد نبی اسرائیل سے بے بیعت کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نہ ملی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آدمیوں سے معاملات میں اپنی خاوند حکم کرتا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے جہم سختی ترین اس عفو اور تجاوز میں اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستوں سے رحم اور نرمی کی جو ہم اوپر اس سے زیادہ رحم کر نیکی پس داخل کیا اوسکو جنت میں اور فرمایا ہے مطلق العنی ظلم و اذا انتج احدکم علی سلع فامنع یعنی امیر کیسے حق ادا کر نہیں اگر تبادل کرے تو یہ ظلم ہے اور جب سچھا کرے کوئی تم میں کا صاحب مال پر پس چاہے کہ چھپا کر ہی یعنی مفاسد اگر

حیا جو الہ کرے تو مجبور رہی اور جب کسی امیر پر تمنا راجح ہو تو اوپر تقاضا اور ستمی کرنا  
 کچھ ہرج نہیں کیونکہ وہ ظالم اور شریر ہے ان مفلس و مجبور پر نظر رحمت چاہئے  
 بیشک نیت خیر رکھے اور سبکی خیر خواہی کرے اور یہ قسم نہ کہہ لے کہ کوئی نفع ہو اور دوسری کو نقصان پہنچے  
 بلکہ معاملات میں دولت و خوارمی و خوشامد نکری کیونکہ رزاق اللہ ہے اور اشراف نفس نہایت بُری چیز ہے  
 اور شرف اسلام اور اہل اہل بیت کی منافی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یا معشر التجار  
 ان الشیطان والاشمک یحضران البیع فتشوبوہ بالصدق یعنی شیطان اور گناہ بیع میں موجود ہوتی ہیں یعنی  
 کچھ کچھ تیار و جو ہر تیار ہی کہیں چاہی کہ کچھ بات کہو یا کہ تو تامل اور کفار و جو ہر جاسی سب سے زیادہ ترسیدہ  
 کہ جس قسم کا کام کرتا ہو اس کی تمام مسائل خوب یاد کری تاکہ مخالفت شرع سے بچے فرمایا حضرت عمرؓ فی البیع  
 فی سوقنا الا من یفقد فی الدین یتجی ہاری بازار میں اگر کوئی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور دینا سزاوار  
 جیسے شرط و قیود فقہی کا چکاؤ کرے التفصیل آن تالیفی لکھا کہ کسی اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے  
 (الطیب السبب السبب التجار الذین اذا احدثوا کم کذبوا اذا اتمنوا الحکم کذبوا اذا وعدوا لم یحلفوا واذا اشتروا لم  
 یسوا واذا باعوا لم یردوا اذا کان علیہم لم یملوا واذا کان لہم لم یعسرو) مرغیب الترویج یعنی سبب سے زیادہ  
 پاک کمائی اون سے دگر زبان کی ہے کہ جب بولتی ہیں جبوش نہ نہیں بولتی اور جب اونکی پاس امانت رکھی جاسی  
 خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لین تو اسکی مال کو برنگین نہ لے تاکہ  
 بلع قیمت کم کر دی یہ ہیں ایسے قسم کا مغلطہ ہے اور جب بیچیں تو اپنی مال کی تعریف بھی نہ کریں اگر کہ  
 خریدار ہو کی میں آخر یہ پہلی اور جب اونکی ذمی فرض ہو تو دنگا سستی نہ کریں اور جب اونکو کسی سے  
 لیا ہو تو اوپر ستمی نہ کریں (اوسکی طاقت سے زیادہ حکمت تمام مخالقات حضرت سبحانہ تعالیٰ کی تین  
 طرح چھوڑ دے جو نہ مالک ہو سکتی ہیں نہ ملک ہو جیسی فشتی سہوہ جین مالک بنی کی صلاحیت عکاس  
 میں انسان مٹا دے تاکہ ملکیت کی استعداد و دیگی جیسی اور تمام اشیاء اگر مل ملک اشیا سی بعض کو اپنی ملک  
 میں خاص کر کی تمنا اپنی بندہ نہ بڑج فرمایا جیسی دریا جھگل شکار وغیرہ اور بعض کو بندہ و نکی ملک خاص میں  
 کہہ لیکن انسان ایسی طبیعت پر نہیں پیدا ہوا ہے کہ کسی وقت اون چیز و نکی ملک ہو جائیکہ خیال جوابدہ  
 قبضہ میں نہیں ہو پوری یا پوری قسم کی حاجت اوسے پیش نہ آئی اسلئے قسم قسم کی معاوضات  
 اور دنگا کی طریقہ اسی تعلیم فرمائی اور طرح طرح کی حقوق باہمی معین کہی تاکہ اونکی ذلیل سنی اپنی حاجتوں





بوجہ کریم کی ہی انسان کی بال اور کمال اور تہی اور گوشت اور دانت وغیرہ کسی کا استعمال جائز نہیں۔  
 اقسام اموال مال خواہ دوسری چیز کی حاصل کرینگی الی موضوع ہی جیسی چاندی۔ سونا وغیرہ خواہ  
 بذات خود منقسم ہی جیسی چاندی سونیک سوامی اور چیرین پس اول غیر متعین ہر اس کی وجہ سے منقسم  
 نہیں تو تعین عبت ہی مگر جبکہ امانت ہوں یا کوئی صنعت کیجای جیسی زیور تو تعین ہر جہاں کی اور ہر  
 دوم متعین ہی ہر چیز کی تین تین ہیں اس کی کہ خواہ مقدر ہو گا اسی مثالی تہی میں جب تک کسی صنعت  
 سی ہشی و کسی مستحق نہ ہو جیسی غلی ہر قسم کی تیل۔ کاغذ چونا۔ دھبی۔ دودھ وغیرہ خواہ عددی متعارف ہو  
 جیسی کاغذ ایک درجن کی یا تو ایک ہنر کی چیزین خواہ قیمتی ہوں یا نہیں جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار  
 نہ ہو تو قیمت کی اعتبار سی ہر ہنر کی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسی کسی کا  
 مال لی لیا اور بوجہ ہی تو غیر متعین میں مختار ہی کہ وہی روپی یا دوسری دی اور متعینات میں  
 وہی مال دنیا پر کا اور گڑھ مال وجود نہیں تو مثالی اور عدد میں قیمت واجب الادا ہوگی مگر ویسا ہی  
 مال اداری اور قیمتی میں قیمت اداری اور معاوضات یعنی شین بیع یا اجرت وغیرہ میں قیمتی کی تعین  
 آشاری وغیرہ سی ضروری اور مثالی اور نقد میں میں وصفت وغیرہ کافی ہی ہر ہر سبب اموال ہر نوع کو  
 میں مال ہر ملک جیسی عمارت کی چیزین مال و مملوک یعنی دو مال جو صورت اور حقیقتہ و ہر ہر شریعی  
 حاصل ہوں اور اس کی تفصیل سبب ملک اور تمام رسالی میں مذکور ہی مملوک غیر مملوک وہ اموال جنہیں  
 صرف صورت اور ہر شری بائی جابی جیسی حاصل مصلح و اجارہ فاسد ملک غیر مملوک وغیرہ مملوک جہاں کوئی وجہ  
 شرعی نہ ہو ملک راضی ہو یا نہ جیسی رہوار۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہو  
 اور مملوک نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائن اور وہ یہ نہ جانتا کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال  
 ہونگی جیسی کر کے زید سے غلام بطور بیع فاسد لیا پھر اوسے چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری شخصین نے اوس سے

وہ مال جو مال ہو ملک جیسی عمارت کی چیزین مال و مملوک یعنی دو مال جو صورت اور حقیقتہ و ہر ہر شریعی حاصل ہوں اور اس کی تفصیل سبب ملک اور تمام رسالی میں مذکور ہی مملوک غیر مملوک وہ اموال جنہیں صرف صورت اور ہر شری بائی جابی جیسی حاصل مصلح و اجارہ فاسد ملک غیر مملوک وغیرہ مملوک جہاں کوئی وجہ شرعی نہ ہو ملک راضی ہو یا نہ جیسی رہوار۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہو اور مملوک نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائن اور وہ یہ نہ جانتا کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال ہونگی جیسی کر کے زید سے غلام بطور بیع فاسد لیا پھر اوسے چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری شخصین نے اوس سے

وہ مال جو مال ہو ملک جیسی عمارت کی چیزین مال و مملوک یعنی دو مال جو صورت اور حقیقتہ و ہر ہر شریعی حاصل ہوں اور اس کی تفصیل سبب ملک اور تمام رسالی میں مذکور ہی مملوک غیر مملوک وہ اموال جنہیں صرف صورت اور ہر شری بائی جابی جیسی حاصل مصلح و اجارہ فاسد ملک غیر مملوک وغیرہ مملوک جہاں کوئی وجہ شرعی نہ ہو ملک راضی ہو یا نہ جیسی رہوار۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہو اور مملوک نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائن اور وہ یہ نہ جانتا کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال ہونگی جیسی کر کے زید سے غلام بطور بیع فاسد لیا پھر اوسے چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری شخصین نے اوس سے

پایا اور انکو یہ معلوم نہیں کہ یہ غلام وہی ہے جو کبریٰ بطور بیع فاسد خرید ایتھا تو ان پالی والوں پر حلال ہی ہے  
 اور انکی ملک میں ہی آکر انکا (شامی) اور زید کو انسی کچھ واسطہ نہ بیگا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سی ہو  
 تو جو شئی انکی عوض لینا چاہی اور کسی تین صورتیں ہیں سلا یہ کہ یہ نقد حرام عوض ہی قرار پائی اور یہی  
 یا جاسی جیسی یہ صندوق عوض ان پانچ و بیون کی (جو بیع یا اجارہ فاسدین ہو) خرید اپہر ہو  
 دیدی اب صندوق سی نفع اوٹھا نا حرام ہو سلا یہ روپی عوض قرار پائیں مگر دوسری روپی دیدی  
 سلا مطلق عقد کری مثلاً یہ صندوق پانچ روپیہ کو خرید اور تین ان روپیہ بخشی او کیا جاسی ان دونوں  
 صورتوں میں صندوق سی انتفاع حلال ہی مگر اس روپی دینی کا اسپر گناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین  
 ہو تو معاوضی سے ہی حرمت مرتفع نہوگی (ہدایہ) ایسی مالوں کی ظاہر کرنیکی یہ صورت ہے کہ اگر ممکن  
 ہو تو واپس کر دی ورنہ اگر نقدین سی ہی تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہی او سکی اصلی قیمت کو  
 بقدر زیادہ ہو وہ نقد کر دی اور اگر غیر نقدین ہی تو بیچالی اور اگر کچھ نفع ہو تو اوسى نقد  
 کر دے یہ مال پاک ہو جائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اوسکا علاج توبہ اور انفعال ہے  
 اور اگر مال نہ ملو کہ نہ حلال پس اگر ممکن ہو تو مالک یا انکی وارثوں کی حوائج کرے اور فعل سے تائب  
 ہو ورنہ بالکل تصدق کر دی جائے نہ ان مالوں میں زکوٰۃ چر نہ کی طرح ملک میں آسکتی ہیں اور نہ پاک  
 ہو سکتی ہیں البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالوں کو اوسکی عوض میں دیا تو بائع سکے میں ہو سکا  
 اور اوس معاوضی کا مالک اور اصلی مالک کا شنیدار ہو جائیگا اور گناہ باقی او معاوضات میں حرمت  
 قائم رہی نہ ایسی مالوں میں زکوٰۃ ہی نہ وارثوں اور محتقون کو جان بوجہ کر اسکا لینا جائز سی مسئلہ ورنہ اگر  
 جب معاوضہ ہو کہ اکثر مال مشرکہ حرام کا ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو بطور  
 ترک تقویٰ لینا اوسکا جائز ہو مسئلہ شراب یا خمر نہ کی قیمت سی مسلمہ انکو اپنا حق لینا جائز نہیں  
 مگر جبکہ غنی والا دمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض میں وہ پیس جو اوسی قیمت شراب میں  
 لی ہیں لینا جائز ہی اسلیں کہ یہ چیز انکی حق میں مال ہیں بخلاف زربوا اور شہوت وغیرہ کی کہ مسلمہ  
 یا کافر کی ملک میں نہیں آسکتی مسئلہ اس پر آشوب و فتنہ دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ  
 میں دوا کر کا لحاظ ضرور کرے سلا یہ کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہی ہو یا بالکل نہیں سلا جو بھی دیا جائے  
 وہ بھینہ اور بالیقین مال حرام سی ہر پانہ اسید ہی کہ اسقدر احتیاط پر ہی حق تعالیٰ غفور فرمائے

۱۲  
 عینی قیمت خرید یا عوض مال  
 حرام مال سے دوا کر کا حق مالک  
 حرام مال سے دوا کر کا حق مالک  
 حرام مال سے دوا کر کا حق مالک  
 حرام مال سے دوا کر کا حق مالک

حکم تقاضا و حکم جوابت بود و یا تا و ده حکم چو واقع بود تقاضا و در یا تا و ده جوابت بود و واقع بود  
باطل و کج و نه واقع بود و نه ثابت عرفت اسکی چار صورتن این است مستحق یعنی سلف و مستحق یعنی  
لمحق یعنی سلف و تقاضا یعنی علی السلف یعنی مستحق یعنی تمام دنیا بین متعارف ہی به حق و سلف  
یعنی یک قوم یا یک شهر کاعرف و دو سبکی مخالفت اور مبطل بود و متعارض اور ساقط هی مستحق خاص یعنی  
خاص قوم یا شهر کاعرف به مختلف فیه هی صاحب در مختاری اسکا اعتبار کریمین و قول بیان کنی اور شام  
بین شایع یعنی او بخوارزم اور علی سلفی جو از پرتوی بود و به شیدنی اسکی جواز سی انکار کیا او که اگر  
بیع غیر و غیر بر طرف بود تو کیا جاز بود سکتا هی مگر به امتراض تو عرف ستر و شتر سرب هی جسکی مستند بودنی  
بر اتفاق هی وار و هو گاتق به هر که جاری ز مانیک سلف سلف مخالفت لغوی و اصول فقی نهو سلف اور  
میر حاجت نام بود و اسکی جواز بین کلام نیز دوستی سی ابواب بین اور اوقات اور بیوع و ابارت و غیره  
بین بیع بیات فقه کاتق سلف اعتبار عرف خوب ثابت بود و اعراف و التشرع و الاعتبار لدا علی الحاکم و لدا شام تقاضا  
و بیع سلف اسکی کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
بیع کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
موجب سلف مقاضه جب و دو نوظف اسباب بود سلف عرف جب و دو نوظف من بود اور چار من سلف  
اعتبار سی سلف سلف سلف تعین من بین برک و شتری مختار بیون یعنی جو چار بین قیمت قرار دین سلف  
و اگر بیع یعنی نفع معین سلف و غنیو نفعان حسین سلف و لایه اصلی لاکت اور بین حکم سلف اعتبار سلف و نافع  
فورا لازم بود و جب العمل بود جای سلف موقوف جو کسی امر بر موقوف بود لک و نه و حسین کوئی بات

مستحق یعنی سلف و مستحق یعنی تمام دنیا بین متعارف هی به حق و سلف  
یعنی یک قوم یا یک شهر کاعرف و دو سبکی مخالفت اور مبطل بود و متعارض اور ساقط هی مستحق خاص یعنی  
خاص قوم یا شهر کاعرف به مختلف فیه هی صاحب در مختاری اسکا اعتبار کریمین و قول بیان کنی اور شام  
بین شایع یعنی او بخوارزم اور علی سلفی جو از پرتوی بود و به شیدنی اسکی جواز سی انکار کیا او که اگر  
بیع غیر و غیر بر طرف بود تو کیا جاز بود سکتا هی مگر به امتراض تو عرف ستر و شتر سرب هی جسکی مستند بودنی  
بر اتفاق هی وار و هو گاتق به هر که جاری ز مانیک سلف سلف مخالفت لغوی و اصول فقی نهو سلف اور  
میر حاجت نام بود و اسکی جواز بین کلام نیز دوستی سی ابواب بین اور اوقات اور بیوع و ابارت و غیره  
بین بیع بیات فقه کاتق سلف اعتبار عرف خوب ثابت بود و اعراف و التشرع و الاعتبار لدا علی الحاکم و لدا شام تقاضا  
و بیع سلف اسکی کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
بیع کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
موجب سلف مقاضه جب و دو نوظف اسباب بود سلف عرف جب و دو نوظف من بود اور چار من سلف  
اعتبار سی سلف سلف سلف تعین من بین برک و شتری مختار بیون یعنی جو چار بین قیمت قرار دین سلف  
و اگر بیع یعنی نفع معین سلف و غنیو نفعان حسین سلف و لایه اصلی لاکت اور بین حکم سلف اعتبار سلف و نافع  
فورا لازم بود و جب العمل بود جای سلف موقوف جو کسی امر بر موقوف بود لک و نه و حسین کوئی بات

مستحق یعنی سلف و مستحق یعنی تمام دنیا بین متعارف هی به حق و سلف  
یعنی یک قوم یا یک شهر کاعرف و دو سبکی مخالفت اور مبطل بود و متعارض اور ساقط هی مستحق خاص یعنی  
خاص قوم یا شهر کاعرف به مختلف فیه هی صاحب در مختاری اسکا اعتبار کریمین و قول بیان کنی اور شام  
بین شایع یعنی او بخوارزم اور علی سلفی جو از پرتوی بود و به شیدنی اسکی جواز سی انکار کیا او که اگر  
بیع غیر و غیر بر طرف بود تو کیا جاز بود سکتا هی مگر به امتراض تو عرف ستر و شتر سرب هی جسکی مستند بودنی  
بر اتفاق هی وار و هو گاتق به هر که جاری ز مانیک سلف سلف مخالفت لغوی و اصول فقی نهو سلف اور  
میر حاجت نام بود و اسکی جواز بین کلام نیز دوستی سی ابواب بین اور اوقات اور بیوع و ابارت و غیره  
بین بیع بیات فقه کاتق سلف اعتبار عرف خوب ثابت بود و اعراف و التشرع و الاعتبار لدا علی الحاکم و لدا شام تقاضا  
و بیع سلف اسکی کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
بیع کرمانند و سرف و مفید الهمین بغیر من ثبات لک و باد کرشکیو سلف کتو بین سلف کتو و اقسیمین بین  
موجب سلف مقاضه جب و دو نوظف اسباب بود سلف عرف جب و دو نوظف من بود اور چار من سلف  
اعتبار سی سلف سلف سلف تعین من بین برک و شتری مختار بیون یعنی جو چار بین قیمت قرار دین سلف  
و اگر بیع یعنی نفع معین سلف و غنیو نفعان حسین سلف و لایه اصلی لاکت اور بین حکم سلف اعتبار سلف و نافع  
فورا لازم بود و جب العمل بود جای سلف موقوف جو کسی امر بر موقوف بود لک و نه و حسین کوئی بات

شعبہ

خلافت شرع جو مکثر و طبع کامل ہوں یہ سب بیوں صحیح ہیں اگرچہ مکروہ میں گناہ اور موقوف میں  
 التواہی اور دفع و اعتدالی سے فاسد جسمیں بعض شروط طبع کی مخالفت یا کچھ زیادہ بشرط و مکالمہ  
 ہر سے باطل جو شرعاً بیع نہ سمجھ جائے واضح رہی کہ یہ صورتیں باجمیع ہی ہوا کرتی ہیں مثلاً قائلہ  
 موقوف سلیم فاسد و مکمل باطل۔ اور عاقدین سات قسم کی ہیں۔ اصل جو اپنا ہی مال بیچی یا  
 اپنی ہی لٹی خریدی۔ مکمل جو شرعی اجازت سے مختار نہ معاملہ کر سکی۔ سلفیہ نہ مستحق ہو نہ  
 مستحق نہ جلی جو ناجائز طور سے مالکانہ معاملہ کرے جیسی غاصب۔ چور اسکی معاذات ناجائز ہیں  
 اور اگر مستحق معلوم نہ ہو تو معذور ہی اور بیع پر تصرف جائز نہ کر جب مالک دعویٰ کرے تو بیع اسکی  
 حوالہ کیا جائی فقط بائع پر دعویٰ رہیگا مکمل سکی یا نہ ہے فضولی جو مالک کی بی اجازت خرید  
 فروخت کرے جیسے اذن مالک پر موقوف اور قبضہ از استحقاق جائز ہی (بدایہ) مکمل جو جیسی باکراہ  
 معاملہ کرنا پڑی اس میں جب مجبور کو اختیار حاصل ہو جائز نہ کر سکی نہ کر سکی کا مختیار ہی۔ مالک علم  
 یعنی سلطان۔ یا قاضی۔ یا ولی جو بغرض تمییز حکام شرعی تصرف مالکانہ کرے پس جو شخص  
 شرعاً قاضی یا ولی نہ ہو سکی یا بلا دلیل شرعی کہ تصرف کرے اسکی بیع جائز نہ ہوگی صحت بیع کو

اہل شرع میں ہیں اول ایجاب یعنی پہلی درخواست جیسی خرید یا بیع و قبول یعنی منظور ہو  
 ایجاب قبول کسی تعاطی کے ذریعے سی ہی ہو جاتا ہے (بدایہ) یعنی قیمت دیدی اور مال اور مال  
 اور مال کے نیچے ہر حالت میں اور محال کا مجلس ہی یعنی ایک مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جائے  
 پس جب زید نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلنے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا  
 کا قبول ایجاب ابتدائی سمجھا جائیگا اور اگر مجلس نہ بدلتی یا زید انکار نہ کرتا اور عمر قبول کر لیتا تو معاملہ  
 ختم اور بیع لازم ہو جاتی کیونکہ مجال انکار اور موقع انحراف نہ رہتا مگر ایسی صورتیں احتیاطاً یہ ہے کہ  
 بعد قبول کے مکرر کہد یا جائی کہ بیع تمام ہو گئی تاکہ کچھ وجہ اتباع حدیث ہو جائی اور وہ بیع مخالفت

۱۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۲۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۳۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۴۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۵۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۶۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۷۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۸۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۹۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے  
 ۱۰۔ کہ اگر کسی نے بیع کر لیا اور مال کے بدلے میں دینے سے انکار کیا تو بیع صحیح ہے

یہی باقی نرہی اور مجلس بدلتی سی یہ راز دی کہ معاملہ بیعت سی جو پیش شدہ اعتراض سمجھا جاتی تھی اگر کیا یہ  
شخص جلسہ کی کمی کو کٹھن ہو گیا یا خود سو گیا یا کسی اور کام میں مشغول ہو گیا مجلس بدل کر ان دنوں ایک سو  
چلین تو مجلس باقی رہی جب تک جدا نہ ہوں (حاشیہ) مگر ایسا اور پیغام اور تحریر میں بھی ایسی ہی مجلس  
معتبر ہو کر تحریر میں بعض قدر صحت مل سکتی ہے مثلاً خط کی جواب میں چند امور اور ایسی لکھنا تھی جو  
فورا ممکن نہیں یا اوس وقت جواب کا بھی نام مشکل تھا کیونکہ خاصہ یاد رکھنے کی تھی کچھ انتظار بیٹھنا  
یا تحریر جو ابھی لکھو ایک وقت خاص مقرر ہی آپ اگر مکتوب الیہ فی عذر کیا کہ میں مکان نہ تھا یا فوراً خط  
پیش کرنے کی فرصت نہ تھی یا جواب وقت پر دیا یا لکھ کر کسی وجہ سے دیر میں پہنچا یا ایسی شکوہ میں کاتب  
مجبور نہیں ہو سکتا اوسنی اختیار ہے کہ ایجاب اول کو باقی رکھے یا نہ کرے اور اگر کیا کہنی یا میری کار  
یا منشی فی فوراً خط نہیں پہنچا یا جواب نہیں لکھا بلکہ جو وقت خطوط پہنچیں اور لکھنے کا معین ہے  
اوس وقت تک توقف کیا گیا تا وقتیکہ نسبت غائبہ توقف موقوف ہو جائے یا نہ لکھنے سے  
جمعی کے دن بیکر بمقام کاتب لکھا گیا کہ اگر آپ کو کچھ غفلان وقت کا معنی نہیں ہے پھر ہر روز شبستان  
تحریر کی اور بکری وہ کہہ کر ارادہ کیا تو اگر بکری اوس وقت تک جواب میں نہ تحریر کرے تو آپ کے لئے معین کیا  
ایجاب کر لیا تو دیگر مانعت بیود ہوگی اگر وہ پالی روانہ کرے یہی پہلی بکر کو اللہ تعالیٰ قبول فرما دے اس لئے کہ  
فی مجلس میں قبول کر لیا اور سچ تمام قبولی اور اگر قبول کر نیسی پہلی یہ مانعت بکر کو پہنچ گئی یا بکری  
وقت معین کی بعد قبول کیا تو سچ ہوگی اور مال واپس کیا جائیگا اور خرچہ وغیرہ سب بکر کی ذمہ ہوگا  
واقع رہی کہ ایجاب و قبول اور قیمت طے کر نہیں فرق ہر ایجاب و قبول بعد تصنیف ہمارے دریا ت سچ  
انعتاد کی غرض سے ہوتا ہے اور اوسکی بعد مانع و مشتری دونوں اس معاملی پر مجبور ہو جاتی ہیں اور  
قیمت صرف اسکی چکانی جاتی ہے کہ اسکی بعد مال پسند کیا یا بائیں یا مشتری اپنی مطلوبہ خرید کرے اگر  
یہ سب اہل علم ایجاب و قبول جو مگر مشتری کو اختیار رہتا ہے اسکی کہ اگر مال دیکھا اور مقدار سچ خرید  
بازار میں چکا



تعمیر

زیادہ راجہ ہی تو ہو دنیا ہو گا کچھ تعین مسیح اسکا دنی درجہ ہی کہ مشتری کو معلوم ہو جائی کہ  
 جو چھٹی خریدی وہ فقیر اور بی بی کی سے محفوظی اور کل قیمت اسکی اس قدر ہی یہ بیسویں کہی ناپا  
 اور تول اور شمار و تخمین اور اسلہی حاصل ہوتی ہیں جیسی یہ سب غلہ و سر و پیہ کا یا یہ بیسویں فی  
 من ایک روپی کا یہ آمدنی عدد و پانچیکا اور کہی القطار اور انحصاری معین ہو جائی جیسی جو  
 کچھ اس صندوق میں رہا پانچویں کو اسطور میں اگرچہ مقدار اور وقت مسیح کہی بیسویں گھر میں  
 اور قریب و سکتہ کی بیشی کا احتمال بھی نہیں غیر عدد و پانچاں اسکا کہ ان دو قریب و سکتہ ایک کو یا ایک  
 کا اناج بقدر ہونی من اگرچہ کہ حساب سی شکل اولین تغیر مسیح ہی کہ نہیں معلوم کون کس پر اجا گیا اور  
 شکل دوم میں ثمن مجبول ہے کہ کیوں سب کتنی روپی کے ہو گئی ای یہ ہی ضرورتی ہو جائی کہ مسیح  
 کیشت بکایا غلہ و پانچ و کیو نہ بصورت کیشت بکائی کے خریدار کو بعض چیزوں کی بیسویں کا اختیار نہیں اور  
 اگر کیشت نہیں تو ثمن ہی جدا جدا بیان کیا جائی اور مسیح عدد دوم اور غیر عدد و التسلیم نہ (عالمگیری)  
 ششم اولیت عاقلین یعنی نابالغ مجنون مجبور مجبور نہیں پس اگر علم نہیں کہ نابالغ یا  
 مجبور اور معاملہ کیا گیا تو گناہ نہیں مگر تا قیام مسیح اسکا دلی یا قانع فتح کرنا سزا اور مجبور کا معاملہ  
 حالت اختیار ہر موقوفہ یعنی سب و ہر دفعہ ہو جائی اسی اختیار ہی کہ مسیح قائم رکھی یا نہ اور جاری  
 ہر حال میں گنہگار ہی مجنون کا معاملہ بنیاد ہی ہفتہ مدت او آئی ثمن ضرور ہے کہ قیمت او اگر  
 مدت بیان کر دیا کی تاکہ آخر کو نزاع نہ ہو پس ایسی مدت جی عرف کی اعتبار سی نجان سکین یا جسکا قیام  
 سی وقت پر میں نہو جیسی پانی برسی یا مہو چلنی تکنا ناجائز ہی (ہدایہ) بعد ختم مسیح کی ادا کا وعدہ کرنا یا  
 قرض کو نقد اور نقد کو قرض کرنا یا بکشت معرفت و معاملات سابق عادت قدیم پر اکتفا کرنا ناجائز ہے  
 حاصل کلام یہ ہے کہ وہ امر ہو کہ نزاع کا احتمال رہے یعنی خریدار کی کہ مثلاً میں ایک مین کا قصد کیا تھا  
 اور بیع کی کہ میں ایک ہفتہ سمجھا تھا اور اگر مال قرض سچا اور مدت معین نکلی تو ایک مین سمجھا  
 جملہ (اور سوا سی سلم کی مسیح کی دیت کی مدت معین کرنا ناجائز نہیں کہ اگر وہ وعدہ خواہ اسلی ہے

۵۰ در جریکین بنو یسئیل کیل جاوا ایلاکله ده ملاهم جیسه سولاینا خیمه نوزوت — شیخ کر ویا هیرو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









شرط بر معاملہ کرنا کہ اگر اتنی دین تو نہیں قیمت ادا کی تو تین تہائی اس صورت میں قبل از ادائیگی تم سے  
 میں تصرف کرنا چاہیے اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہی ہو سکتی ہے ابو یوسف اس قول میں امام  
 صاحب کی ساتھ ہیں۔ خود ابانہ دیون تھا اور اوسنی تصرف خود کی ہوتی تھی۔ کوئی چیز بمقتا با دین میں بھی یا با بیع  
 نہ تھا اور کوئی شے بیچی اور قرار پایا کہ جب میں پیرا جاسی بیع ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکامہ میں ہے  
 رہا یہ عالمی بی بی شامی اور اگر یہ شرط عطا و بیع کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت  
 وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط اقل مقدار ہو تو بیع فاسد ہوگی۔ میری نزدیک ہی قبول اصح ہی پس اگر  
 زید بی بی عمر سی ایک مکان بطور بیع با وفا خرید کر عمر کو بکریا دیا تو کراہی عمر کی ذمی ہوگا اور چار سی زمانہ  
 تو بقدر معاملی بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض رہو اور اس صورت میں اگر کسی نے بیع اور بعض معاملی  
 یوں ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اس قدر نفع دیکر مال پہر لے سکیں یہ سود ہی بیع فصولی یعنی  
 غیر کا مال ہے اجازت بیع یا غیر کے لکھی خریدنا اقامت منافی اسی نادرست فرمائی ہیں مگر ہم ثابت کرنا  
 ہیں کہ بی بی عمر و ابی جعد جبکہ حضرت فی ایک دنیا بکری خریدی تو کو دیا تھا اور انھوں نے بی بی عمر کو  
 خرید کر ایک بکری ایک دنیا کو بیع کر کے بکری سے دنیا لیکر قیمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے  
 اور آپ نے انکی نصیحتیں بکثرت کی دعا فرمائی کہ بجز ضرورت و حاجت جیسی مشتری یا راہن یا مالک  
 مستفود الخیر ہوئے اور بیع یا مرہون یا مال ضائع ہو تا ہی یا مرہون یا بیع کو زور کی ضرورت ہو  
 ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی کی بیع کی مجاز نہ ہو مگر تو باہر بیع ہوگا مگر بیع فضولی کو ضرور  
 ہے کہ بطور ناجائزہ پیش نہوتا کہ سرقہ و غصب سی فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر غائب  
 تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہے مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی  
 بائع ہو یا مشتری مختار ہے کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر دے (عالمگیری) مالک بائع و  
 مشتری دونوں ہی دعوی کر سکتا ہے پس اگر فضولی کی پاس مال انت تھو تو جب تک اصل مالک کی پاس  
 کیا جاسی حضرت اجازت کافی ہوگی اور امانت نہ تو اجازت کافی ہی اور میں فضولی کی پاس  
 ہو اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر  
 احد المتعاقبات میں یا ایسا بیع جو قسم عرض سی ہو موجود نہ تو مالک کا اجازت دنیا مفید نہ ہوگا  
 اگر بائع بی بی فضولی یا بی بی عمر سی جو تو کسی ذریعہ سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری میں تو کسی

اگر اتنی دین تو نہیں قیمت ادا کی تو تین تہائی اس صورت میں قبل از ادائیگی تم سے  
 میں تصرف کرنا چاہیے اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہی ہو سکتی ہے ابو یوسف اس قول میں امام  
 صاحب کی ساتھ ہیں۔ خود ابانہ دیون تھا اور اوسنی تصرف خود کی ہوتی تھی۔ کوئی چیز بمقتا با دین میں بھی یا با بیع  
 نہ تھا اور کوئی شے بیچی اور قرار پایا کہ جب میں پیرا جاسی بیع ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکامہ میں ہے  
 رہا یہ عالمی بی بی شامی اور اگر یہ شرط عطا و بیع کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت  
 وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط اقل مقدار ہو تو بیع فاسد ہوگی۔ میری نزدیک ہی قبول اصح ہی پس اگر  
 زید بی بی عمر سی ایک مکان بطور بیع با وفا خرید کر عمر کو بکریا دیا تو کراہی عمر کی ذمی ہوگا اور چار سی زمانہ  
 تو بقدر معاملی بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض رہو اور اس صورت میں اگر کسی نے بیع اور بعض معاملی  
 یوں ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اس قدر نفع دیکر مال پہر لے سکیں یہ سود ہی بیع فصولی یعنی  
 غیر کا مال ہے اجازت بیع یا غیر کے لکھی خریدنا اقامت منافی اسی نادرست فرمائی ہیں مگر ہم ثابت کرنا  
 ہیں کہ بی بی عمر و ابی جعد جبکہ حضرت فی ایک دنیا بکری خریدی تو کو دیا تھا اور انھوں نے بی بی عمر کو  
 خرید کر ایک بکری ایک دنیا کو بیع کر کے بکری سے دنیا لیکر قیمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے  
 اور آپ نے انکی نصیحتیں بکثرت کی دعا فرمائی کہ بجز ضرورت و حاجت جیسی مشتری یا راہن یا مالک  
 مستفود الخیر ہوئے اور بیع یا مرہون یا مال ضائع ہو تا ہی یا مرہون یا بیع کو زور کی ضرورت ہو  
 ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی کی بیع کی مجاز نہ ہو مگر تو باہر بیع ہوگا مگر بیع فضولی کو ضرور  
 ہے کہ بطور ناجائزہ پیش نہوتا کہ سرقہ و غصب سی فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر غائب  
 تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہے مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی  
 بائع ہو یا مشتری مختار ہے کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر دے (عالمگیری) مالک بائع و  
 مشتری دونوں ہی دعوی کر سکتا ہے پس اگر فضولی کی پاس مال انت تھو تو جب تک اصل مالک کی پاس  
 کیا جاسی حضرت اجازت کافی ہوگی اور امانت نہ تو اجازت کافی ہی اور میں فضولی کی پاس  
 ہو اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر  
 احد المتعاقبات میں یا ایسا بیع جو قسم عرض سی ہو موجود نہ تو مالک کا اجازت دنیا مفید نہ ہوگا  
 اگر بائع بی بی فضولی یا بی بی عمر سی جو تو کسی ذریعہ سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری میں تو کسی

منہ پر ہوگی اور مسیح نہ تو کسرا جازت ہوگی اور مالک ہر جہاں تو وارث مستحق ہے مگر قبض  
 اجازت اور کسی سبب نہیں اور رہن یا مہترن اور اجیر اور سناجر مال بہن یا مال کہ آئہ فروخت کر کے قبضہ کر دین تو یہ  
 بیع موقوف بہن کیونکہ رہن جیتاک زر رہن نہاد اگر لی اور رہن جیتاک گروی کو خرید نہ لی ایسی  
 اگر لی کی چیزیں جیتاک کر ایہ داس کی حق سے فارغ نہ ہو جائیں اور سوقت تک مالک مشغول بہن ہو سکتا  
 ایسا ہی منہ ہوتا ہی عالمگیری کے باب بیع موقوف سی ایسی معاملہ کی نافذ کرنی پہلی راہن اور  
 مالک مال کو اختیار ہی کہ بیع اول شیخ کے مہترن یا کر ایہ دار کی ہاتھ بیچا لی مثال زید کا مکان عمر کے  
 پاس رہن ہی پھر زیدی اوسی بکر کے ہاتھ بیچا اور بوجہ استحقاق مہربون یہ بیع شیخ کر کی عمر کو ہاتھ  
 بیچا لایا عمر فی وہ مکان بکر کو ہاتھ بیچا پھر زیدی کہ مالک مکان ہی اوس بیع کو شیخ کر کو اپنی طرف  
 سی عمر کی ہاتھ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک کا مال نہ کر ایہ دار ہوتا ہے جبکہ وہ شخص ہے  
 جی خوف دلایا جہاں کہ اگر ایسا نہ کر گیا تو قتل یا قید ہوگا و مجبور اپنی ظن غالب سے جانتا ہے کہ جابر  
 اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کلمہ کفر بھی باطنیان قلب نظر کر دینا  
 جائز ہے اور عقہہ بالکل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف مار کا ڈر ہو تو فقط اعتقاد و فاسد ہو سکے پس  
 شکل آدم بہن جب زیدی غیر کسی چیز یعنی یا خریدنی یا پر مجبور کیا تو یہ مالک اوس وقت تک نہاخذ نہوگا  
 جیتاک عمر کو اس حاصل نہو اور اپنی رضا مندی سے ظاہر کرے ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر  
 خیر و داری اور مسیح پر قبضہ بطور بیع فاسد مالک آجائے پیش اگر بیع ششتری و نو مجبور  
 ہوں تو قیمت جابر کو دمی ہی ستہ رو نو آخر کار راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی اگر نہ راضی ہو تو بیع جابر  
 جابر ششتری دو نو مسمی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) کہ صرف ششتری مجبور ہی تو جبر و یا جہت  
 جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود نہاخذ ہو تو قیمت جابر کی دمی نہوگی مجبور سے  
 کچھ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجتناب سے مختلف ہو گا کہ بہت امور رذال کی حق میں جبر

مگر اگر بیع جابر کو دمی ہی ستہ رو نو آخر کار راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی اگر نہ راضی ہو تو بیع جابر  
 جابر ششتری دو نو مسمی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) کہ صرف ششتری مجبور ہی تو جبر و یا جہت  
 جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود نہاخذ ہو تو قیمت جابر کی دمی نہوگی مجبور سے  
 کچھ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجتناب سے مختلف ہو گا کہ بہت امور رذال کی حق میں جبر

میں شرفا کی نسبت جیروں - باج فی شرف یا شرفی فی مال مجبوری لیا اور اس کی پاس خود منکر  
ہو تو ہرگز نہ مارنیں اس جیری معالی اگرچہ کئی وجہ تک ہو جائیں مگر ان کا کم مال و بتا ہر مشا  
کے نہ ہو کہ کتاب جبر آخر یہ کہ یہ کے ساتھ اور یہ نہ ہو کہ ہاتھ پتہ یہ جملہ بیوع موقوف اور  
ماجاہرین بیتک ہر خوشی اجازت ہے (در شمار) سویم سویم سلیم اس میں دس چیزوں کا تعین  
نہ ہو نہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس سے جس کیوں یا جو کہ نوع میں غلام قسم کے  
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار سے مقدار میں سے مدت بعض کو تو زکات  
کم سے کم نصف یوم سے زیادہ اور بعض کو تو نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر  
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو احکام سام مرتب نہ ہوگی یہ ایسی مجلس  
میں شرف تمام و کمال نقد و یا عباسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نہ ہوگی اور  
اگر یہ نقد کیا اور پھر قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سے وقت ادا تک موجود ہوا  
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم ناجو پیدا ہوگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں بیچتے  
سیودہ بات وغیرہ پھانسی سے پہلی تا سیر نہیں بیچیں کی ہو تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے  
خریدنا جائز نہیں مگر جبکہ قدر مختلف ہو دشامی اس المال اگرستی نکلی اور صاحب اس حق ازاد  
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا حرامیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلمانہ انتظار کرے خواہ  
اصلی روپیہ جو دنیا پر ہے پھیرے کچھ کم بیش و کم تبدیل وغیرہ جائز نہیں کیونکہ اس المال میں تبدل آباد

میں شرفا کی نسبت جیروں - باج فی شرف یا شرفی فی مال مجبوری لیا اور اس کی پاس خود منکر  
ہو تو ہرگز نہ مارنیں اس جیری معالی اگرچہ کئی وجہ تک ہو جائیں مگر ان کا کم مال و بتا ہر مشا  
کے نہ ہو کہ کتاب جبر آخر یہ کہ یہ کے ساتھ اور یہ نہ ہو کہ ہاتھ پتہ یہ جملہ بیوع موقوف اور  
ماجاہرین بیتک ہر خوشی اجازت ہے (در شمار) سویم سویم سلیم اس میں دس چیزوں کا تعین  
نہ ہو نہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس سے جس کیوں یا جو کہ نوع میں غلام قسم کے  
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار سے مقدار میں سے مدت بعض کو تو زکات  
کم سے کم نصف یوم سے زیادہ اور بعض کو تو نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر  
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو احکام سام مرتب نہ ہوگی یہ ایسی مجلس  
میں شرف تمام و کمال نقد و یا عباسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نہ ہوگی اور  
اگر یہ نقد کیا اور پھر قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سے وقت ادا تک موجود ہوا  
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم ناجو پیدا ہوگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں بیچتے  
سیودہ بات وغیرہ پھانسی سے پہلی تا سیر نہیں بیچیں کی ہو تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے  
خریدنا جائز نہیں مگر جبکہ قدر مختلف ہو دشامی اس المال اگرستی نکلی اور صاحب اس حق ازاد  
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا حرامیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلمانہ انتظار کرے خواہ  
اصلی روپیہ جو دنیا پر ہے پھیرے کچھ کم بیش و کم تبدیل وغیرہ جائز نہیں کیونکہ اس المال میں تبدل آباد

میں شرفا کی نسبت جیروں - باج فی شرف یا شرفی فی مال مجبوری لیا اور اس کی پاس خود منکر  
ہو تو ہرگز نہ مارنیں اس جیری معالی اگرچہ کئی وجہ تک ہو جائیں مگر ان کا کم مال و بتا ہر مشا  
کے نہ ہو کہ کتاب جبر آخر یہ کہ یہ کے ساتھ اور یہ نہ ہو کہ ہاتھ پتہ یہ جملہ بیوع موقوف اور  
ماجاہرین بیتک ہر خوشی اجازت ہے (در شمار) سویم سویم سلیم اس میں دس چیزوں کا تعین  
نہ ہو نہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس سے جس کیوں یا جو کہ نوع میں غلام قسم کے  
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار سے مقدار میں سے مدت بعض کو تو زکات  
کم سے کم نصف یوم سے زیادہ اور بعض کو تو نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر  
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو احکام سام مرتب نہ ہوگی یہ ایسی مجلس  
میں شرف تمام و کمال نقد و یا عباسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نہ ہوگی اور  
اگر یہ نقد کیا اور پھر قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سے وقت ادا تک موجود ہوا  
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم ناجو پیدا ہوگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں بیچتے  
سیودہ بات وغیرہ پھانسی سے پہلی تا سیر نہیں بیچیں کی ہو تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے  
خریدنا جائز نہیں مگر جبکہ قدر مختلف ہو دشامی اس المال اگرستی نکلی اور صاحب اس حق ازاد  
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا حرامیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلمانہ انتظار کرے خواہ  
اصلی روپیہ جو دنیا پر ہے پھیرے کچھ کم بیش و کم تبدیل وغیرہ جائز نہیں کیونکہ اس المال میں تبدل آباد

میں شرفا کی نسبت جیروں - باج فی شرف یا شرفی فی مال مجبوری لیا اور اس کی پاس خود منکر  
ہو تو ہرگز نہ مارنیں اس جیری معالی اگرچہ کئی وجہ تک ہو جائیں مگر ان کا کم مال و بتا ہر مشا  
کے نہ ہو کہ کتاب جبر آخر یہ کہ یہ کے ساتھ اور یہ نہ ہو کہ ہاتھ پتہ یہ جملہ بیوع موقوف اور  
ماجاہرین بیتک ہر خوشی اجازت ہے (در شمار) سویم سویم سلیم اس میں دس چیزوں کا تعین  
نہ ہو نہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس سے جس کیوں یا جو کہ نوع میں غلام قسم کے  
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار سے مقدار میں سے مدت بعض کو تو زکات  
کم سے کم نصف یوم سے زیادہ اور بعض کو تو نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر  
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو احکام سام مرتب نہ ہوگی یہ ایسی مجلس  
میں شرف تمام و کمال نقد و یا عباسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نہ ہوگی اور  
اگر یہ نقد کیا اور پھر قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سے وقت ادا تک موجود ہوا  
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم ناجو پیدا ہوگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں بیچتے  
سیودہ بات وغیرہ پھانسی سے پہلی تا سیر نہیں بیچیں کی ہو تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے  
خریدنا جائز نہیں مگر جبکہ قدر مختلف ہو دشامی اس المال اگرستی نکلی اور صاحب اس حق ازاد  
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا حرامیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلمانہ انتظار کرے خواہ  
اصلی روپیہ جو دنیا پر ہے پھیرے کچھ کم بیش و کم تبدیل وغیرہ جائز نہیں کیونکہ اس المال میں تبدل آباد

جن چیزوں کا ذکر اور وصف حسب عرف معلوم ہوا تو ان میں مسلم نہیں ہو سکتا جیسی حیوانات اور وہ تمام چیزیں  
 جو وزن و پیمائش کی اعتبار سے نہیں بنتیں مگر عددی اعتبار سے یعنی وہ چیزیں جو عدد و اکتائی میں ہیں اور  
 سب برابر سمجھی جاتی ہیں اگرچہ کچھ فرق بھی ہو جیسی ایک قسم کی انگلیٹیں ایک ملبے کی کتابیں یا ایک بزرگ  
 چاقو سوکھیاں وغیرہ آفتخہ ہے کہ ہر قسم کی زمانہ میں جو چیزیں کارخانوں اور بزرگ کی اعتبار سے ایک صفت  
 اور صورت کی بنتی ہیں وہ سب عددی اعتبار میں داخل ہیں اور ان میں مسلم صحیح ہی پس ہر شے کو  
 اس الال بنا سکتے ہیں اگر مسلم نہ پانڈی سونا بن سکتا ہے نہ اشیا وغیرہ معینہ جیسا کہ بزرگ کیا کہ چاندی کی شے پر  
 بصورت تاج محل سود اور بصورت نقابض سے صرف ہو جائیگی اور اشیا وغیرہ معینہ میں ہر حالت متغیر اسلئے  
 التفراج ہی اسلئے بہتر نہیں کسی خاص درخت یا کیفیت کی اناج یا میوہ میں مسلم کرنا کہ شاید وہ ہلک  
 ہوں یا نہ پیدا ہوں مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت ادا باطل اور اداسی مسلم فیہ فوراً واجب ہو جیسا کہ فیہ  
 اس الال اور مسلم فیہ میں تصرف بعضی سی پہلی منع ہے پس زیدنی جو دوسری سونہان تہریب بطور  
 مسلم خریدی ہو پر قبضہ پانڈی کر کے کو شریک کیا یا اسکی ہاتھ بچی تو تصرف جائز نہیں مسلم میں خیال رویت وغیرہ  
 شرط جائز نہیں چارم تو لیسہ پنجم ہر شے ششم و شعیب چونکہ اسکی بنا کمال دیانت پہرہ اسلئے کہ شری  
 یا ایج پر اعتنا دکر تاجی اور شعیب خیانت بھی نہیں ممنوع ہر لہذا اصل لاگت کا علیحدہ شرط ہی پس ضرر  
 ہر کہ سنا وہ مال نقدین یا متنی چیزوں کی عوض میں خرید کیا ہو کیونکہ اگر عوض اسباب کو خرید تو اصل  
 لاگت معین ہو سکیگی مان جب وہ اسباب بازار میں یا انکلف ایک معین قیمت پر یا اگر تاج ہو یا بعض  
 خریدار کو پاس موجود ہو اور دشمن قرار یا ہلکے کو خرید کر شے نہ لے کر کیونکہ اگر عایت سی دوسرے میں سے  
 ویشی ہو جائی ہے سہ قرض خرید یا ہو کہ قرض کی قیمت اکثر گران ہوتی ہے سکوئی بنا عیب اپنی طرف  
 سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب پہلی سے تھا یا از خود ہو گیا اسکا بیان بھی لازم نہیں چوبیسا کہ  
 عیب اختیاری نہیں ہوا وٹا سنے جٹا سنے میں خراب ہو جانا عیب اختیاری ہر شے کو کی ایسا نفس  
 نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں نقصان آوے جیسے آگ سے آگ و تاب یا جزو اصلی میں کمی آجائے کڑا  
 جیسا قیمت کم ہوگی کتاب با حیات طبعی تو کچھ سرج میں اگر ایک چیز دوس کو خریدے پھر خریدہ کو

اگر کوئی عیب اختیار سے ہو گیا اسکا بیان بھی لازم نہیں چوبیسا کہ  
 عیب اختیاری نہیں ہوا وٹا سنے جٹا سنے میں خراب ہو جانا عیب اختیاری ہر شے کو کی ایسا نفس  
 نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں نقصان آوے جیسے آگ سے آگ و تاب یا جزو اصلی میں کمی آجائے کڑا  
 جیسا قیمت کم ہوگی کتاب با حیات طبعی تو کچھ سرج میں اگر ایک چیز دوس کو خریدے پھر خریدہ کو



بجکر اسی شخص سے پانچ یا دس گز خریدنے کی اب صورت اول میں معنت اور بیکس  
 میں (دھ) اس کے اصلی لاگت رہنے کے ایسے مصارف جن سے مال یا قیمت میں زیادہ  
 ہو جائے جیسے رنگ یا نقش یا بار بار سے وغیرہ لاگت میں شامل ہیں اور محاسبات  
 اور بقا مال کے مصارف داخل نہیں جیسی مکان کا کاریہ اور محاسبات کی تنخواہ یا دھار  
 گماں وغیرہ اور پانی ترساندہ سے جس قسم کی مصارف شامل رہی چاہیں بجز جو بہت غریب  
 یعنی فی روپیہ قیمت کی یا جتنی کو تفریق خریدی ہو وہی قیمت یا اس کی سودا کی ٹیڈی جی  
 صورتوں میں اگر قدر و کم قیمت میں معلوم ہوگی تو نہ ہن۔ مہ فاسد ہو شایہ و در سالہ فی روپیہ  
 (د) رافع پر بے زبان بیان کر دیا گیا کہ عیس کا خریدیہ اب باقی ہے کھڑی میں معلوم ہوا  
 کہ جو بھی کہانی میں تحریر ہو یا ہمارا کارندہ بیان کری یا بازار میں قرار پائی اس کا حساب  
 کہ ان سب باتوں کو تصریح اور محاسبات میں چاہیہ وضع فاسد یا اکثر ہزار ہا نہیں رائج ہو کر اس مال کا  
 بازار میں تو اس سی فی روپیہ ہر کم یا زیادہ ہونے کے پس یہ مستند اگر بطور عمدہ ہی تو ہونے  
 قیمت بازار دہنو کو از سر نو اختیار ہے کہ سوالہ کریں یا کریں اور جو قیمت چاہیں قرار دیں وہ وہ  
 نہیں اور اگر وہ شرط لازم اور مثال احباب و قبول کی صورت میں تو بیع فاسد ہو شستری کو عہدہ معلوم  
 کہ کسی شرط میں مخالفت کی گئی تو توجہ میں واپسی بیع اور مراد میں کمی قیمت کا اختیار ہے  
 امام محمد کے نزدیک دونوں میں خیار اور مفتی ابو یوسف کی نزدیک دونوں میں سقوط قیمت ہو گا  
 اور عیب میں قیمت کم ہونے کی خیار کافی ہے جب بیع ہلاک ہو جائے یا کسی تصرف کی ہو تو یا  
 نہ ہے تو خریدار کو کوئی حق واپسی وغیرہ نہ ہا مال مستعوب میں ملکات و مزاجہ وغیرہ چاہے  
 عالمگیری مثلاً زمینے عرو کا چا تو عصب کیا جب عرو نے دعویٰ کیا ہا تو کم ہو گیا اور  
 کے بعد از ان پھر ملک یا اب زید باعتبار قیمت ادا کر وہ

بیع شرط و بیع عیب کا اعتبار ہے۔ بیع شرط میں اگر شرط لازم ہو تو بیع صحیح ہے ورنہ بیع فاسد ہے۔  
 بیع عیب میں اگر عیب معلوم ہو تو بیع صحیح ہے ورنہ بیع فاسد ہے۔ بیع شرط و بیع عیب میں اگر عیب  
 معلوم ہو تو بیع صحیح ہے ورنہ بیع فاسد ہے۔ بیع شرط و بیع عیب میں اگر عیب معلوم ہو تو بیع صحیح ہے ورنہ بیع فاسد ہے۔



[illegible]

یا فلوس وغیرہ اسمیں قرض جائز ہی اسلامی کہ اٹھان تکمی میں تعاقب فی البدلین شرط نہیں ہے  
 بل بعض بندے یا سنی آقا و عیسائی کے مقاصد میں اسمیں مجاہد و وصول  
 اور ادائی بیج اور مجلس ایجاب و قبول کا متحدہ ناشرط ہی بل جاکر اسکی لجز لازم ہی کہ بائع یا آدم  
 وکیل جواب دہی تک ہمراہ رہی سکے اور اگر دوسری ملک سی منگایا اور یہ کہ اگر روپیہ قیمت  
 وصول مال یا بعد دیکھ کر پسند نہ آئے کر نیکی اختیار ہی تو ضرور ہی کہ بائع کا وکیل مال لیجائی  
 یا مسرت و اک بشرط ادائی زر نقد ہیجین تاکہ مشتری مجلس واحد میں روپیہ دی اور مال لی اور  
 الیان جو اک تسلیم بیج اور قبض نشین بین بائع کی وکیل متصور ہونگی اور مشتری کسی نقصان  
 سے عرض نہوگی مسئلہ اگر مال میں بیج اور بائع بشرط ادائی زر نقد یا دیگر اک لئی تو معا بقض  
 نہ پایا جائیگا بل کسی قیمت ادائی میں عین بائع مال نہیں لیکے اور اگر روپیہ نقد ہیجی کر مال منگایا  
 اور جہاں سے نقد ہیجی قیمت ہیجی اور شرطیہ ارسال مال بھی معین کر دیا تو بائع کو چاہیے کہ بشرط نقد  
 اوس مجلس میں اوس قیمت کا مال اوس روپیہ وغیرہ اسے کھوالی کرے یا دوسرے جہاں روپیہ یا جسکی شرط  
 مشتری نے طلب کیا یا اوس مجلس میں دید و نہ بیع فاسد ہوگی اور یہ روٹنگی اور روپیہ کی  
 روٹنگی خبردار ہی خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ یا مال لیا اور ایسی صورتوں میں  
 جائز ہی کہ خریدار یا بائع اپنا کسی وکیل کر دی اور قرض کی تدبیر ہی کہ بائع سی روپیہ قرض لیکر تمنا  
 کر دی فصل نہ اگر ایسی چیزیں ہوں جن میں سونا یا چاندی شریک ہو جیسی لوٹدی معز یوریا ملوار  
 بندہ و دیگر چیزیں جابجا سونے چاندی کی کڑیاں یا زنجیریں ہوں یا منقح جیسی کہ خواب یا دھواغ  
 جو کہ جڑی و دیگر نہ ہوں یا بالکل چھوٹی چھوٹی انفش و نگار ہوں جیسی وہ کتابیں جن میں جابجا کچھ سودا ہوتا  
 ہی یا تان جسکی کنار و پیر کہ کچھ چاندی کے تار ہوں ہیں یا سونی چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول صوم  
 میں ضرور ہے کہ مقدار چاندی یا سونیکی قیمت نقد ہیجے جائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا  
 سونے جو اپنے میں کہ زیادہ ہو اے ہا و شکل سوم میں نظر کریں کہ آیا وہ نقش یا ملمع بیج میں  
 ہے یا نہیں اور اگر نقش و سخ ہے کہ اگر وہ ہوتی تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس  
 نہ اگر وہ طوطیے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوٹے ہوئے ہوگا تو ضرور نہ

میں اگر وہ طوطیے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوٹے ہوئے ہوگا تو ضرور نہ

ملحوظ رہی تو رعایت مذکور لازم ہو ورنہ بتجاریع جائزہ و اخراجات شاہی مگر احتیاط یہی کہ بلحاظ حدیث خود  
 وجود و منظور قیمت نقد ہی دی جائی اور صورت اسکی مثل اقتدار غیر مقرر ہو و انشاء اللہ اسکی ہر خصوصیت  
 بقدر چاندی یا سونیکے (جو ہو) احکام بیع صرف باقی رہیں گے اور کھوٹی چاندی کی سکی اگر وزن مروج ہوں  
 تو وزن اور عدد و اُمر و ج ہوں تو عدد و اُمر کی لیکن جبکہ اپنی بجنس سے بیچی جائیں تو مساوات و  
 رعایت احکام بیع صرف لازم ہو بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وجہ عدمی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا  
 لحاظ نہیں رہتا اسلی کہ فلوس میں ثنیت محض اصطلاحی ہو اور اوچین خلقی پس ایک ڈبل کو ایک سو نو  
 بیسی سے چار گروہ وزن تفاوت ہو جائز نہ ہے معاون اور چاندی سو سونگی مٹی تین شرطوں کو یک  
 ہی اول وہ شیچو اوسمین سے نکال کر مال ربو یہی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بیچی جائے مثلاً تانبی کو کان  
 بعض تانبی کی اور لوبی کو کان بعض لوبی کو نہ کی اور اگر ایسا کیا تو اور کوئی شیچو اسکو ساتھ کر دی اور  
 بیچی خوب سمجھ لے کہ حیطہ دوسری چیز ملی ہو اصل شیچو کم ہو مثلاً سونیکے مٹی سونیشی بیچے اب اگر اوس  
 شیچو کے ساتھ کچھ لوباہی شریک کر لیا تو ضرور ہو کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سونیشی کم ہو جو خالص ہے  
 اور اگر اسطری سونا اور لوبہ دیا گیا تو یہ خالص سونا اوس سونیشی کم ہو جو اوس مٹی میں ہر دو ہم اگر چاندی  
 کی کان یا مٹی بعض سونیکے یا سونیکے مٹی بعض چاندی کی بیچی تو قیمت نقد و بیچا مضموم اوس مٹی یا  
 کانچین چاندی یا سونا یا چھیکا اقرار کیا گیا ہو ضرور کیا ورنہ بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی کیونکہ  
 بیان مٹی نہ بیچے ہر نہ مقصود اسلیکے باقی اگر شرط کرے کہ بعد چاندی نکال لینے کے مٹی واپس لی جائیگی  
 تو جائز ہی جیسو اس صندوق میں بیچا مگر صندوق میں بیچا اختیار رویت اسمین حاصل ہو (عالمگیری)  
 چونکہ ان معاملات میں اختیار رویت محلی مقصود ہے بہتر یہ ہے کہ مٹھوڑی مٹی صاف کر کے دکھا دی جائے یا  
 کوئی کو بیچ نہ کر دی تاکہ اختیار رویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکلی تو یہی بیع میں نقصان  
 نہ ہو اور باقی کو یہ ہو جان لینا ضرور ہے کہ اسمین کو مال پر ایسی ہے اور سنان کو بیچنے کے چار شرطیں نامین ہیں  
 یہ کہ مقام اسمین کر کی اوسکی مٹی یا چو اسمین سے نکالی جائے سٹ وہ مقام اسکا مکمل ہو سٹ یہ  
 بیان کر دی کہ کتنا کر کو دیا جائیگا کہ مقدار چھوڑ کر بیچے گا اگر زمین جنگل یا کشتیاں وغیرہ کو بیچے ہو  
 ملک زمین تو اوس میں شش و می جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گی بیع کر دہ یعنی ایسا معاملہ کرنا  
 جس میں کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اسکو پانچ صورتیں ہیں سٹ باعتبار بیع جیسی آلات لہو و



سوئین کوئی چیز ناکارہ ہو کیونکہ اس میں فریب ہی مگر کسی زیور یا اور صحت کو سے مضائقہ نہیں عالمگیری  
میں کسی جائہ اگر کسی تصویر چھپا یا خریدنا یا نہایت تک کہ کلو سے کسی دیگر کی لڑکوں کی لکھو خریدنا مکر وہ (عالمگیری)  
جو جو کات میں دوسرا سید کر پھر لکھو خریدنا منطوب کی لکھو چھپا یا مکر وہ (عالمگیری) اور یہی در تاج و غیر کو پڑ  
کا ہی ہو حکم ہو! ایسی چیز چھپا جس کو گناہ اہر اعانت ہو جسے شریعت و طعام و لباس تازہ کو درخت لکھو چھپا  
کی چیز میں مزا میر لکھو چھپا یعنی اونسی معصیت پر اعانت نہوسکی جیسی سرکہ یا لکھو کہ جب اوسکی شراب بتا میں  
تو پنی واسطہ گناہ ہوں ورنہ شفو ظاہر و حال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر اوسکی مبرا کی بصلائی  
موقوف ہو جیسی تازہ کو درخت کہ اوسکی لکھو اور تینوں سی جائز نفع بھی لکھو پنی یا فیون ورنہ ہر  
پارچہ پریشی و زیور طلاقہ اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انکا خریداری کی فعل اختیار می پر  
سوق و فہرہ ممکن ہے کہ و اور عور تو کی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئین لکھو  
ہی دکان یا مکان طوائف یا شراب فروش کو بکریہ دنیا بظاہر واسطہ اور زر کار کا یہ حلال مگر ان معاملہ میں  
دنیا و مکر کہ بیع باعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریداری کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں  
اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غلبہ ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر واسطہ اور غلبہ ظن سوائفہ ہی  
واللہ اعلم ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں صرف ہوتی ہیں اور میں سمجھنا چاہی کہ گو با  
فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوائف یا حلال  
کو مکان کرانے پر دنیا یا چیز محتاط آدمیوں کی ماحضہ خصوصاً جو تازہ می پتی یا پنی میں باک نہیں کرتے  
تازہ کو درخت چھپا ہمارے شہر میں فیون چھپا ظن کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوعات میں استعمال ہوگا  
پس احتیاط شرط ہے! واجب علت اگر استیج کسی وجہ کسی غیر معتبر ہو اسلوب ہو یا اوس سے سفر نہ تو  
صرف کہ استیج تنزیہی یا ممانعت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور  
یا خیر کی ممانعت چھپا اس وجہ سے منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی اسلامی دینیکی اعانت ہو کی مگر جبکہ اس

عالمگیری میں تاج و غیر کو پڑ کا ہی ہو حکم ہو! ایسی چیز چھپا جس کو گناہ اہر اعانت ہو جسے شریعت و طعام و لباس تازہ کو درخت لکھو چھپا کی چیز میں مزا میر لکھو چھپا یعنی اونسی معصیت پر اعانت نہوسکی جیسی سرکہ یا لکھو کہ جب اوسکی شراب بتا میں تو پنی واسطہ گناہ ہوں ورنہ شفو ظاہر و حال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر اوسکی مبرا کی بصلائی موقوف ہو جیسی تازہ کو درخت کہ اوسکی لکھو اور تینوں سی جائز نفع بھی لکھو پنی یا فیون ورنہ ہر پارچہ پریشی و زیور طلاقہ اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انکا خریداری کی فعل اختیار می پر سوق و فہرہ ممکن ہے کہ و اور عور تو کی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئین لکھو ہی دکان یا مکان طوائف یا شراب فروش کو بکریہ دنیا بظاہر واسطہ اور زر کار کا یہ حلال مگر ان معاملہ میں دنیا و مکر کہ بیع باعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریداری کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غلبہ ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر واسطہ اور غلبہ ظن سوائفہ ہی واللہ اعلم ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں صرف ہوتی ہیں اور میں سمجھنا چاہی کہ گو با فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوائف یا حلال کو مکان کرانے پر دنیا یا چیز محتاط آدمیوں کی ماحضہ خصوصاً جو تازہ می پتی یا پنی میں باک نہیں کرتے تازہ کو درخت چھپا ہمارے شہر میں فیون چھپا ظن کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوعات میں استعمال ہوگا پس احتیاط شرط ہے! واجب علت اگر استیج کسی وجہ کسی غیر معتبر ہو اسلوب ہو یا اوس سے سفر نہ تو صرف کہ استیج تنزیہی یا ممانعت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور یا خیر کی ممانعت چھپا اس وجہ سے منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی اسلامی دینیکی اعانت ہو کی مگر جبکہ اس

عالمگیری میں تاج و غیر کو پڑ کا ہی ہو حکم ہو! ایسی چیز چھپا جس کو گناہ اہر اعانت ہو جسے شریعت و طعام و لباس تازہ کو درخت لکھو چھپا کی چیز میں مزا میر لکھو چھپا یعنی اونسی معصیت پر اعانت نہوسکی جیسی سرکہ یا لکھو کہ جب اوسکی شراب بتا میں تو پنی واسطہ گناہ ہوں ورنہ شفو ظاہر و حال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر اوسکی مبرا کی بصلائی موقوف ہو جیسی تازہ کو درخت کہ اوسکی لکھو اور تینوں سی جائز نفع بھی لکھو پنی یا فیون ورنہ ہر پارچہ پریشی و زیور طلاقہ اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انکا خریداری کی فعل اختیار می پر سوق و فہرہ ممکن ہے کہ و اور عور تو کی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئین لکھو ہی دکان یا مکان طوائف یا شراب فروش کو بکریہ دنیا بظاہر واسطہ اور زر کار کا یہ حلال مگر ان معاملہ میں دنیا و مکر کہ بیع باعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریداری کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غلبہ ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر واسطہ اور غلبہ ظن سوائفہ ہی واللہ اعلم ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں صرف ہوتی ہیں اور میں سمجھنا چاہی کہ گو با فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوائف یا حلال کو مکان کرانے پر دنیا یا چیز محتاط آدمیوں کی ماحضہ خصوصاً جو تازہ می پتی یا پنی میں باک نہیں کرتے تازہ کو درخت چھپا ہمارے شہر میں فیون چھپا ظن کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوعات میں استعمال ہوگا پس احتیاط شرط ہے! واجب علت اگر استیج کسی وجہ کسی غیر معتبر ہو اسلوب ہو یا اوس سے سفر نہ تو صرف کہ استیج تنزیہی یا ممانعت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور یا خیر کی ممانعت چھپا اس وجہ سے منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی اسلامی دینیکی اعانت ہو کی مگر جبکہ اس

ہوا مشتری اہل فتنہ میں منوعین ظاہر سمجھا جائے خریدار غافلین اسلام کی مدد کر لیا تو کچھ منافع  
 متعین لیکن کہ قسم کا اس و عہد کیوں نہ ہو بقدر احتمال فساد باقی ہو اور بقدر احتراز اولیٰ سہتہ کیوں نہ  
 کفر و اسلام میں جناد اصلی مخفی طبعی کسی تاہمین احتمال فساد و مرقع نہیں ہو سکتا پس اس شبہ صحیح  
 چنانچہ بیروگ کا مثال مغلوبہ علت جیسو کتاب یا فرش یا برتن کے ساتھ تصویریں اس طرح ہوں کہ نہ  
 بیع صحیح جائیں نہ مقصود بیع ناکی اعتبار سے قیمت کسی بڑی ہو تو بیع بائیس ہے مگر اگر اہت مشتری  
 بچاؤ نہیں مثال ضرورت جیسو چہ دار و روپہ یا اور ولایتی شیا جیسو کارناٹون یا کارگر و ن کہ تصویریں  
 نہ ہوتی ہیں اور ہرگز ہرگز خریدار کو ادنیٰ کچھ تعلق نہیں ہوتا یہ ہو سکتا کہ ترک اولیٰ لاکر اہت جائز  
 اگرچہ اصل صانع اور آمر یا موقوف ہو گا قاعدہ ہے کہ کہانی کی چیزیں حکم لیتے ہیں اگر بلا اجازت  
 بائع کو چھپا اور بائع چپ رہا نہ بدولت خریدے سہتہ خرید کی تھی مگر کہنے کے بعد بدولت  
 کسی دوسرے اور عدم رننا اگر غرض منفع کیا تو بہتر ہے کہ قیمت مناسب اور اگر مسئلہ جو پانی جاہتہ  
 زیادہ ہو اور آدمی اس کی محتاج ہوں اور سکا پیتا لکرو ہے بلکہ یا قیمت دنیا چاہیہ (لغات) بیع کردہ  
 مانڈ اور ترکیب گنگا رہی و ہم بیع باطل جو شرعاً عقد بیع مشہور نہیں سہوہ عقد نہیں لیسایا  
 یا قبول نہوے وہ چیز جو کسی مذہب میں ہال نہیں جیسو خون و مردار آزاد آدمی انکی بیع باطل ہے  
 اور اگر صرف چار شرع میں ہال نہیں سمجھ سکے جیسو شراب خمر تو اگر بیچاؤ سیو یا اتان مگر متبادرین  
 بیع باطل ہوئی اور اگر بقابلہ اسباب وغیرہ بی بیع فاسد ہوئے مدبر آم و لکتاب کی بیع باطل ہے  
 اسلام کہ یہ مستحق آزادی کے ہیں اور مالیت انکی غیر معتبر اور کتاب خود مختار ہوتا ہے سہا پاک چیز  
 پاک میں سہ جیسو خون یا پیشاب یا حلال اور حرام سہ گوشت و ہجہ و مردار یا مال مشقوق و  
 غیر مشقوق جیسو بکری اور سور بیع ناجائز ہوگی مگر جبکہ ہر شے کا شے علیحدہ علیحدہ قرار دیا گیا ہو اور  
 یہ قید نہ خواہ مخواہ دو نو خرید و بکین تو جائز ہے سہ حکم ذات بیع بدل جاسے اور اس میں  
 سہ بالکل عرض فوت ہوتی ہو بیع باطل ہوگی جیسو اگر بیع نے نوٹائی ہو مجھ اور غلام جو اسکی  
 اب تبدیل محل بیع سہ عرض خریدار کی فوت اور بیع باطل ہوگی کیونکہ اشباب و قبول ہونڈ  
 پر تھانہ غلام پر اور اگر مقصود باقی رہے صرف بعض صفات میں فرق آخر جیسو گھوڑا بچا اور  
 گھوڑی خواہ اسکی بیع جائز ہے اور مشتری مختار ہے چاہی وہ ایس کرے وہ بیع

مال جو کسی کے بعضی اور ملک میں ہون جیسی بیوی اور یا مین یا موسیٰ بیوی یا اور کسی ہوی چڑیا کلم  
 ہوا شکار و یا مین پھلیان یہ قبل از قبض نہ مال میں نہ قابل بیع نہ مال نہ خود قسم جیسی درخت کے  
 پھل قبل از طہور یا جانور کے پختی قبل از علوق کے مال مشکوک الوجود جیسی انڈی میں بچہ یا حمل وغیرہ  
 نہ جس نشروالی چیز کی ذات میں سیلان ہو جیسی شراب یا ناٹری وغیرہ اگرچہ کسی چیز میں ملا کر غیر مال ہو یا  
 اگر جانی جیسی بسکٹ نان یا دوسرے تازمی ملی ہوتی ہو تو بھی جس پر اور حرام اور نہ نفع اوس  
 سے جائز ہے نہ بیع اوسکی صحیح اور جس نشروالی چیز میں بذاتہ سیلان ہو اگرچہ اوس کو مل کر سائل بنالین  
 مگر جس نمونے اور نفع اور بیع اوسکی صحیح ہو اگرچہ خود حرام ہو جیسی افیون بیچنا اور اوس کو دکر ناجائز  
 ہو مگر مستحق کا بیچنا یا جو چیز مال اسلاف کو اور پاس بیچنا بسبب ضرورت منقطع کے بطور تخصیص جائز  
 ہے (الحامع الصغیر) انسان کی کسی جزو کو بیع اور اوسکا استعمال جائز نہیں جیسے بال - فانت -  
 ہڈی - سناخن - چھڑا - گوشت - دودھ - بیج باطل میں قبضہ کرنے کے بعد بھی ملک نہیں آسکتے  
 (ہدایہ) اور کسی قسم کا تصرف مثل بیہ و بیع و عتق کی جائز نہیں اور قبضہ یعنی مشتری کے پاس  
 اگر مال ہلاک ہو جائی تو امام کے نزدیک امانت ہو اور صاحبین کے نزدیک مضمون (ہدایہ)  
 یا زکوٰۃ بیع و فاسد یعنی اصل میں مشروع اور باعتبار کسی وصفت کو ممنوع اصل آسمین وہ امر جو جس  
 سے بیع یا مشتری کو عقد بیع کی اعتبار سے موقع نزاع کا مل سکے اور فساد کی تین قسمیں ہیں ۱۔  
 فساد فی صلب العقد یعنی اصل بیع میں فساد پس ۱۔ جبکہ بیع مجہول ہو جیسے اس لکیر میں میرا  
 چند حصہ ہوا اور مشتری جو حد نہیں جانتا یا جو مقدار مشتری سمجھا یا بیع کو اوس کا کاربہ یا  
 دوسرے نہیں جانتی یا آن چند چیزوں سے ایک یا متن مجہول ہو جیسے کسی قسم کا روپیہ دینگے یا جو قیمت  
 قرار پائیگی یا جو فلاں شخص کدے یا جو ہتھارے کی نہیں لکھا ہو سٹل یا اوس چیز کو کون کر دانیں جو  
 کسی شرح میں مال ہو مگر ہماری شرح میں مال نہیں جیسی شراب - خضر نیز اور اگر یہ اشیا بیع  
 کردانی جائیں تو بیع باطل ہو اسلئے کہ بیع مقصود دوسرے چیز تھا اور ان اشیا کو شرح فی ذیل قرار دیا ہوا  
 بیع باطل ہے اور دشمن و سیار حصول بیع ہو نہ غرض مقصود مگر ایسے مالوں کا جنہیں شرعی بیکار وغیرہ  
 حیرت ہمارے ذریعہ حصول مقصود ہو کر انسانی سبب میں لہذا بیع فاسد ہوگی ۲۔ یا سوال رہا انا جائز طور  
 پر جو چیز میں بیہ و فساد کیوں ہو کہ بیوں یا جو چیز یا ایک دوسرے دوسرے چیز یا یا جو چیز یا جو چیز یا

۱۔ بیع  
 ۲۔ بیع  
 ۳۔ بیع  
 ۴۔ بیع  
 ۵۔ بیع  
 ۶۔ بیع  
 ۷۔ بیع  
 ۸۔ بیع  
 ۹۔ بیع  
 ۱۰۔ بیع  
 ۱۱۔ بیع  
 ۱۲۔ بیع  
 ۱۳۔ بیع  
 ۱۴۔ بیع  
 ۱۵۔ بیع  
 ۱۶۔ بیع  
 ۱۷۔ بیع  
 ۱۸۔ بیع  
 ۱۹۔ بیع  
 ۲۰۔ بیع  
 ۲۱۔ بیع  
 ۲۲۔ بیع  
 ۲۳۔ بیع  
 ۲۴۔ بیع  
 ۲۵۔ بیع  
 ۲۶۔ بیع  
 ۲۷۔ بیع  
 ۲۸۔ بیع  
 ۲۹۔ بیع  
 ۳۰۔ بیع  
 ۳۱۔ بیع  
 ۳۲۔ بیع  
 ۳۳۔ بیع  
 ۳۴۔ بیع  
 ۳۵۔ بیع  
 ۳۶۔ بیع  
 ۳۷۔ بیع  
 ۳۸۔ بیع  
 ۳۹۔ بیع  
 ۴۰۔ بیع  
 ۴۱۔ بیع  
 ۴۲۔ بیع  
 ۴۳۔ بیع  
 ۴۴۔ بیع  
 ۴۵۔ بیع  
 ۴۶۔ بیع  
 ۴۷۔ بیع  
 ۴۸۔ بیع  
 ۴۹۔ بیع  
 ۵۰۔ بیع



دوم جمع و شرط اسکی صفت کہ درین نیز ایک مستندین و دوستانی اور او سکر چار صورتین ہیں۔  
 حسین یا بیع یا مشتری یا بیع مستحق کا نفع ہو جس پر مکان بدین شرط کہ مشتری او سکو ایک نہ کتاب  
 کر لی پر یافت رہن و بیع یا بیع او شرط نہ دیا کر می یا بیع غلام خدمت سے معاف رکھا یا بیع مستحبین  
 غیر کا حق قائم ہو جیسی یہ بیع بدین شرط کہ زید کو یا بقا پنا سکاں بیچ دیا و یا تکر کو کر کہ نو سہ و بیع مستحبین  
 نہ کسی کا نفع ہو نہ کوئی مدعی ہو سکے اور نہ متعارف ہوں جیسی یہ بکری خرچ نہ کیا جی یہ مکان نکا و اجائی  
 متعارف ہوں اپنی بد و ن جن امور کہ بیع ہنر کا نقص کے متصور ہو جیسی کلاہ چکن قالب پر چڑھا دیا یا کپڑا  
 نہ کر دیا یا او یہ ویزہ بر یا میں یا ناچہ دو یا کتاب کو ورق غیری و کر دوسو و فساد نقصان یعنی بعض ہنر یا  
 بیع کا ترک کرنا یا مال کا نہ مقدور تسلیم ہونا غیر وہ مال جس پر وہ یا او سکا یا کو بقا و تاجن نہوس مال  
 نہ مسموم یا و مفقود اور بیع قبل از قبضہ اور دین اور مردان کو بیع فاسد ہر اسلک کہ اس کے قابض مالک  
 قائم مقام نہیں ہیں۔ یا مدت ادا می شن مجبور ہو جیسی جب کسیت کے یا خواہشی یا زید سترے  
 آئی یا پانی برسی شن اور اگر نیکی یا کسر اس امر کی تصریح کی گئی جو اخراج حق میں داخل ہے جیسی اگر گشت  
 لپڑا لیا اور منع قطع نہ میں کیا الغرض جو امور اذقتناسی بیع کہ خلاف ہیں یا کسی قسم کہ شائع پیدا کر  
 والی ہیں وہ سب موجب فساد ہیں اور اذقتناسی بیع یہ کہ مشتری بیع کا اور بیع شن کا پورا مالک  
 ہو جائی پس جو امر اس کمال مالک کو موقوف یا کسی دوسرے امر کو ثابت کرے وہ مفسد بیع ہر احکام  
 بیع فاسد یا فساد اصل کی بیع مرقع نہیں ہو سکناسا شرط اول تھا نقصان اگر قبل از منفع بیع شرط  
 مرقع ہو جائی تو بیع صحیح ہو جائی ہے جیسی وہ شرط زائد جو لازم کیے گئے تھر ترک کر دی جائیں یا  
 مجبور بیان کر دی جائی یا شن نقد دید یا جاتا یا مال مفقود و مردون قبضہ میں آجائے سہ شرط  
 دوم و سوم اگر لازم و ضرور سے نہ متصور ہو تو خود بخود موقوف ہو جائیگی اور بیع ثابت ہوگی  
 کہ محض شرط زائد کہ خلاف شرط اول کے کہ او میں ایک مستحق مدعی ہے اور اس کے اس غرض سے مامور کیا  
 اور شرط دوم و سوم ایسی نہیں اور شرط چارم موافق مقتضای عقد و متمم بیع چر اس سے کو ضرر نہیں

بیع شرط کا مفہوم یہ ہے کہ بیع شرط میں بیع کا ثبوت شرط کے تحقق پر منحصر ہے۔ اگر شرط محال ہو جائے تو بیع باطل ہے۔ اگر شرط ممکن ہو جائے تو بیع صحیح ہے۔





مستقبل و شرط علی غایت که نموده اند و در خارج معین ایام انقضای آن شرط می شود و اگر در وقت آن شرط  
که اگر ابرو و یا یک دو تو او در قرض سیر می کرد و نگاپس به شرط لازم است یعنی اگر قرضه ای را بخواهد  
داکیا نصف قرض سیر می شود و در زمان قرض و سیر بزرگ است که کتاب الکافالہ میں ہے ان الموالعید  
بالتساع و التعلیق مکون لازمه او در مختار کی بیع بالوفایم بر الموالعید قد تكون لازمه لحاجه الناس  
ی سب جارتین مشرحین اس امر کہ شرط مثل عقود کبیر پوری کرانی جائیداد قصار لازم  
میں ورنہ حاجت خلق کے تعلیل او تعلیق کے قیہ لغو ہو جائیگا اور تخلف و غیرہ میں توافق شرط  
لازم ہیں اور بد عمد کہ نسبت و عید وار و ہر اور کوئی دلیل عدم لزوم بقا قائم نہیں عقل سلیم  
آویست اور انتظام عالم ہی اس امر کو مقتضی ہے ورنہ اعتماد اور امن او مٹے جائیگا اور بڑی خسار  
واقع ہوگی و اگر برونقد باقرانہ لکھ جو وعدہ می اور شرطین اصول و احکام شرعیہ کے خلاف بیان  
وہ لغوین قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرط شرط الیس فی کتاب القضاہ میں لہ و ان شرط  
ماتہ شرط شرط اللہ احی او لق رواہ البخاری اسی بنا پر جملہ بیوع فاسدہ و عقود باطلہ و معاہدہ  
ربوہ و اجارات معاصی قابل التفات نہیں ہوتی اور شرط ربوہ و قسم کا فی خضر و زیتون و تراب و غیرہ باطل  
رحم یا حجر مسلم و غیرہ باطل اور واجب الفسخ ہیں شرط مجبوی جمیع مشروطہ معین ہوتی  
نہ معلوم کیونکہ یہ امر مفسی الی الشراح اور موجب تکلیف الا لایطاق او وجوبہ حکم ہر آور یہ باطل  
ہو کچھ اس معانی کی دو قسمیں ہیں اول وعدہ محض یعنی صرف اقرار جمیع دوسرے قبول  
قولاً و فعلاً حاجت نہ پڑی اس کے تعمیل قصار لازم ہیں عند اللہ و اخذہ ہوگا کیونکہ یہ معاہدہ کثیر  
ہو دوسرے شخص کے قبول کو نہ ابتدا و اس میں دخل نہانہ انتہا اوسی خصوصیت کی تالیف

انچنانچہ اگر کسی شخص کو دین ہو تو اس کے لئے شرط کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شرط کرنا کسی عیب یا نقص کی وجہ سے نہ کرے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے

و اگر کسی شخص کو دین ہو تو اس کے لئے شرط کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شرط کرنا کسی عیب یا نقص کی وجہ سے نہ کرے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے بلکہ اس کے لئے کوئی فائدہ ہو یا اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے

ہوگی اور قاضی بدرون خصوصیت و قیام مدعی کے حکم پر نہیں کر سکتا مثلاً اگر کوئی کتاب دیکھ کر کہتا ہے  
 کہ اس کتاب کو کر کے لے لے دو شرط معاق یعنی وہ دوسرے جو کسی فعل یا معاوضی پر معاق ہوں اس میں  
 دوسری طرف سے قبول شرط پر اور جب شرط پائی جائے تو تعمیل دینا و قضاء لازم کیونکہ حکماء عہدہ  
 پر اور ایک معاوضی کی وجہ سے مستحق و فاجسی زید فرمود کہ اگر تم دو ایاد عاکر و بشرط صحت و سرسختی  
 و نیکی یا میرے مقدمہ میں و کالت کرو بشرط کا سیالی سو روپیہ دینا یا ہمارا مال بطور جاگیر لیاؤ یا  
 اپنا مال ہیرو و دھورت واپس خرچ آمد و رفت ہم دینا یا افغان حق سے جو تمہارا ہماری یا پاکر  
 ذمی ہو دست بردار ہو یا مال تم سے بیچنا ہم اس قیمت پر خریدیں یا تم اب کسی سے بیچ کر خریدو  
 بیچنا اس قیمت پر بیچنا یا اپنا مال ہماری ساتھ لیاؤ اگر ہم خریدیں تو تم اس آمد و رفت کا نقصان  
 دین الغرض جو شرط مشروط کہ قبول کرنے پر مستوف ہوا لازم ہے یہ دیکھئے ہمارا افغان کا نام ہو جا  
 تو اس قدر دیکھئے کہ محتاج قبول ہر نہ قضا لازم آئے اسے ایک طبیب سے علاج کر لیا یا کسی کو اپنے  
 مقدمہ میں دلیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جلاہ مصارف علاج و نفقہ سے سہری ہو کہ البتہ بشرط  
 کا ہیابی اس قدر دیا جائیگا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر اگر کوئی  
 بالصف یا ثالث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جلاہ مصارف و اوامیر ہر ہر  
 جائیگا اور اگر معاوضہ مصارف غلیہ اور محتانہ علیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دوا کر اور دوا  
 حق نہ مال تو یہ شرط فاسد بیچ و بخر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اس کے کہ اگر وہ  
 مال ہے تو شرط ادا کیسی اور اگر قرض ہے تو شرط عدا کیسی اور دوا وغیرہ میں قرض ہے صحیح نہیں  
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہوگا اگر کسی نے معاوضہ نہ رعایت ہے جبکہ زمین بدین شرط لیا جا  
 کہ جب قدر پیدا ہوگا اس کا نصف یا ثالث مالک زمین کا ہو اور مصارف خراج کے ذمی ہیں  
 و انفع ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ افادات ہیانیہ و فیضان الہیہ  
 سے اس رسالہ میں ہر اس سے بڑھ کر کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو دوسرے  
 پہلو دوسری عقد کو نظر نہ دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کے موافق ہے تو اس کے احکام کی پابندی  
 کریں ورنہ غور کریں کہ اصول شرعی علی الفہم یا نہ اگر مخالف ہے تو مشرک و مردود و رند  
 اسباب سے متعلق و معدود ہوگا اس کو فروغ متفرقات میں نہ کہ کوہ ہونے پر کشتہ بعد بچہ تکفیر

سلسلہ بیان مثال قسم اصل اس کی کہ خراج باد و درخت و صورت پیداوار از حق ہو گا چنانکہ وہ عقد یا مال و زمین کے ہے

وادای و بیون فروش جو امین وارث کو قبول اور پسند کو دخل نہیں جو خود ملک بنا کر اور قبضہ بیرون ملک  
 باوجود شریعت کی بارگاہ اصلاح الاعمال و کتاب الشکاح اور بالیلث میں جو ہر قول الف و النعمان است سکنا  
 مگر کسی خدمت سابقہ کا عیض ہو تو بعد از ادراست قریب شراکتا استحقاق ثابت ہو گا ورنہ راہوں مگر جو تو نہیں  
 غنائم یا مال مراد احوال سے زیادہ تر ظاہر اور بہترین سکا سب فرمایا انحضرت و اگر میرا رزق تلو اس کے لئے ہے  
 یہ مال بعد از مال مراد ملک ہوتا ہے و قبل تقسیم امین تصرف منع اور جہاں اسکا سنایت گناہ ہے  
 رو بہ العیب عیب واجب و اجز ہر سکتی ہے جو وقت خریدار کو اطلاع ہو البتہ اگر مالت کی گناہ یا دھرتیا  
 ظاہر نہ دیا ہو کہ میں کہ عیب کا ذمہ دار نہیں (عالمگیری) یا عیب ایسا تھا جس پر بے تامل نظر  
 پڑتی تو جیسی چٹا ہو اگر تو خریدار کو کچھ حق نہیں رہا عیب کی باجی شکلیں ہیں۔ قبل  
 قبضہ عیب موجود نہ تھا یا باجی نے کوئی ایسی تدبیر کی جسکا عیب سے ظاہر نہ ہو سکا جب کہ  
 تیز آب لگا دیا یا بہت میل کٹر نہیں باریک رفو یا ایک کسوڑیا داغ متا جو ہرگز چھوئے مگر تیز ایسا  
 ہو جس سے اس داغ کا اثر مخفی ہو دہنی پر ظاہر ہو گا یا جانور کو کوئی ایسا زہر دیا یا منفر جہز  
 کلائی جس کا اثر کمر وں بعد ظاہر ہو اس صورت میں خریدار کو اختیار ہے کہ پیر سے یا کہ  
 مگر میں کم نہ ہو گا اور ثبوت اس امر کا کہ عیب مذکورہ باجی کو پاس سے مٹے خریدار کو ذمی ہے  
 نہ ایک عیب سابق تھا و دوسرا بعد کے لاحق ہوا خواہ مشتری کو فعل سے جیسی کہ پیر پہنچا  
 کیا خواہ کہ اتفاق سے جیسی چہ کٹر لگی آب باجی مختار ہے کہ چیز پیرے یا قیمت بقا عیب  
 سابق کم کر دے نہ خریدار کا حق اس سے متعلق ہو گیا جیسو کٹر اسکو یا یا رنگو یا یا گوشت پھل  
 اور اب اس عیب سے آگاہی ہوئی جو قبل از قبضہ بیع میں موجود تھا اس میں خیار ساقط  
 اور نقصان عیب ذمہ باجی عائد ہو گا اور باجی اگرچہ راضی ہو مگر بیع واپس نہیں ہو سکتا  
 کیونکہ حق خریدار یہاں اس میں متعلق ہے بیع میں ایسا تصرف کیا کہ وہ ہلاک ہو گیا یا قابل  
 واپس کے نہ رہا جیسو غلام بچہ لایا قتل کر ڈالا یا کھانا کھایا یا کپڑا پہنا اور مپٹ گیا یا بچہ لایا  
 کر کے حوالی کر دیا اب نہ واپس ممکن ہے نہ رجوع نقصان قیمت لازم ہے یہ ابو خود بخود  
 جب کھانا شکر غلام مر گیا کٹر اجل کیا اب رجوع نقصان قیمت ہو سکتا ہے کہ نہ عیب ذمہ  
 مال خود ادا و زبرد شتر، تاہم نے عیب کا رجوع کے پیر اگر حکم قاضی مال پیر کیا ہے تو

اول یکرباب باج اول نہ نقصان عیب ہو سکتا ہو اگر ثابت کر دے کہ یہ عیب سابق ہو اور اگر بدولت قضا  
قاضی باجی معاملہ کر لیا تو باج اول ملزم نہ ہو گا عیب وہ جو جسکی وجہ سے تاجر قیمت کم کر لین جب خریدار  
عیب سے آگاہ ہو اپنی کوئی ایسا تصرف کیا جو منظوری اور ملک پر دالت کر سی خیار عیب باطل ہو  
مثلاً اگر پہلے اسوار سی پر سوار ہوا زید نے ایک چاقو کیونکہ خریدار عیب وہ کہ عیب سے اسکا معلوم  
ہوا اور قیمت بازار پر نصف رہی تو یہ کمی قیمت عیب حادث نہیں اگرچہ وہ اور ایام سے قیمت کم ہوئی  
مگر مشتری کا اس میں کچھ اختیار نہ تھا جو تصرف یا عیب ایسی ہیں جنہیں تسلیم بیع یا معرفت عیب سے  
بچہ عیب ہیں مثلاً اگر اتنا منہ علیہ کر لیا یا گوشت کو الیا یا بنوہ و حلوئی سے شیرینی تو اگر کوئی  
یا تر بوڑھ۔ تر بوڑھ کا اگر دیکر اب عیب معلوم ہو تو کچھ یا گوشت کا علیہ ہو جائے یا مثال کا اسلام  
باقی میں آجائے یا آخر بوزی تر بوڑھ کا تر شاہر خرید موجب نقصان سی مگر عیب حادث تصدیق ہوگا  
اسلم کی کہ عیب حادث وہ ہر جو بعد قبض پیدا ہو اور یہ قبض سی پہلی پیدا ہو سی اور مشتری کا اس میں  
کوئی قصور نہیں کیونکہ بدولت ان صورتوں کی باج تسلیم بیع پر قرار جو نہ تھا اور بوزی تر بوڑھ  
نہیں اگرچہ یہ عیب بعد قبضہ ہوا مگر مشتری سے توائشی اس عیب کو بخان سکتا ہاں وہ امور  
جنہیں تسلیم بیع موقوف ہو نہ معرفت عیب اگر مشتری کا حکم سے ہوئی تو قبل قبض سے مشتری  
ملزم ہو مثلاً گوشت کا قیدہ بنوانا کچھ کی نگر کر لیا تھا لیکن طینا یہ سب عیب حادث ہیں اور  
یہی مفہوم ہوتا ہے فقہیہ الیث رج کی رای سے جو خیار رویت میں مذکور ہے گا البتہ یہ سب جنہیں  
خیار رویت کہ مستطہ ہیں۔ رد عیب میں میرٹ پر عالمگیری (خیار رویت جو شخص سے دیکھ  
ہوئی چیز خریدی و اسے اختیار ہو کہ دیکھنی سے پہلے یا دیکھتی ہو واپس کر دے اور دیکھنے سے یہ عرض  
ہو کہ مجھ کو علم نہ ہوا ہے اور یہ علم میں طرح حاصل ہو تا ہے قبل خرید دیکھا ہو یا بخونہ دیکھا ہو

[illegible]

مجلس اول در بیان احوال و حال

میں شرط ہے کہ بیع میں کچھ تبدیل و تغیر نہ پایا جائے یہ تفصیل بیان سن لیا اور اسی کے موافق پانی پر  
 قطعہ غرض میں جائز ہو جیسا کہ مشتری نے مانجا ہوا ہے۔ بیع سلم کو جائز نہ دیکھی یا امتحان کر کے حکم کا علم نہ کر  
 ی نہ حاصل ہو جیسا کہ شرط شریعی وغیرہ اوچھین امتحان شرط پر یعنی سو گندہ لیا یا کچھ لیا اور ٹکس کے  
 یعنی نہ خریدار یا قاتلین ہوتا (عالمگیری) پس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر کسی اور زمین و  
 مکان وغیرہ کا نقشہ دیکر لیا کافی نہیں اور صرف رضائے خریدار و بیعت ساقط نہیں ہوتا بلکہ اگر  
 بے دیکھی مشتری نے گندہ یا کچھ خریدار زمین پر تو اس سے کچھ نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے  
 جس سے بیع قابل رد و عیوب یا مشتری مرجعی یا بیع عیب دار یا پاک ہو جائے تو خریدار و بیعت  
 نہ ہوگا یعنی بعد دیکھنی کے اسی واپسی کا اختیار نہیں پس شک جب نافی ہو گا لگا لگا کر  
 رویت نہ باقر ستادی کا دیکھنا مشتری نہیں مان وکیل کا دیکھنا کافی ہے نہ خریدار رویت کی مدت کو ایسی  
 امر پر موقوف کرنا چکا ہونا نہ ضروری نہ وجہا نہیں جیسا کہ جب تک خریدار آئی یا جب تک پانی پر  
 اور یہ کہ عید فطر یا رمضان تک خریدار پر جائز ہے اس لئے کہ پانی پر سنا یا زید کا انا ضروری نہیں ہے  
 عید اور رمضان کو مسئلہ زید نے ایک صندوق عروسى سول لسا اور کہا کہ اسی فلان مقام پر ہے  
 پس جب صندوق اس مقام پر پہنچ گیا خریدار رویت ساقط ہو اور یہ فقہ ابو لیث کا قول ہے اس لئے  
 کہ یہ حمل نہ کیست حادث ہو اگرچہ صندوق مقام میں پر نہ پہنچے بلکہ راہ میں ہو تب بھی خریدار  
 ساقط ہو جائیگا صدقہ واضح رہے کہ تفریق صدقہ جائز نہیں مثلاً چار برتن کشت بیچا  
 خریدار کو یہ اختیار نہیں کہ بعض برتن خریدے اور بعض تحریروں کو چھوٹ قیمت ہر ایک کی علیحدہ  
 بہر ہو لیکن جب بیع پر قبضہ ہو گیا صدقہ کا حکم نہ پائے جب تک بیع قبضہ میں نہ آئے اور  
 چار و تنس ایک معیوب یا سستی نکلا تو خواہ چار و تنس پیر سے جائیں یا چار و تنس خریدار سے  
 پاس رہیں اور قبضہ کے بعد البتہ وہی عیب دار یا سستی چیز پر جائے گی کیونکہ قبضہ سے صدقہ کا  
 ہو گیا البتہ اگر قیمت علیہ علیہ نہ بیان کی جائے یا ایسی چیز جو جسکی تفریق میں نقصان ہے جیسے  
 درمی - تھان - گھوڑی - کدو - کاجین - دوسری وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ کما حقہ  
 مگر خریدار شرط یا خریدار رویت وغیرہ جب تک ساقط نہ ہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صدقہ تمام  
 کیونکہ جب تک خریدار باقی ہے بیع لازم نہ ہو گئے فقہانہ راس المال سلم اور بیع مقولہ میں

تصرف قبضہ سے پہلے جائز نہیں لیکن کسی کے ہاتھ پہنچنے سے تصدیق کر دے عالمگیری کا اور غیر منتقل اور شری  
میں قبل قبضہ ہو تصرف جائز ہے نیز میں یا جائز ہو مگر قبضہ سے پہلے کہ بیع اور مشتری میں ایسا تخلیہ کر دیا جا  
کہ کوئی بالغ نہ ہو پس اگر قبل قبضہ بیع کو اجارے یا اجارے کو طویل پر بائع کو دیا یہ تصرف قبضہ نہ  
سمجھا جائیگا اور اگر بائع نے اپنے گھر میں مال مشتری کے جو اٹلیا اور مشتری نے قفل دیکر وہیں  
رہنے دیا قبضہ تمام ہوا (عالمگیری) مگر جبکہ ایسی صورت قبضہ سے ملے نہ نقصان دہرج ہو تو کسی  
حیثیت مشتری کو تصرف مالکانہ پر قادر کر دینا اور بائع کا علیحدہ ہو جانا کافی ہے مثلاً زید کا مال تھا  
وزنی ایک جہاز یا گاڑی وغیرہ پر لے لیا ہوا عمر نے خرید کر دو سو سیر طرے روانہ کیا یا وہیں رکھا مگر جبکہ  
مصلح تجارت اور اتار کر دوسرے مقام پر لے جانا منظور نہیں کیونکہ ایسی صورتوں میں بسا اوقات  
اصل جمع میں ہی نقصان کا خوف ہے اور ایسی چیز اگر نمونہ یا تحریر وغیرہ پر مال فروخت ہو کر وہ جہز  
مشتری کو غیر منتقل ہو اور مشتری کو بازدار یا کرایہ پر بار معاہدہ کر لیا مشتری ہوتا کہ اس معاہدے  
کے ذریعہ سے وہ مال خریدار کے اجیر کے قبضہ میں آجائے اور پھر وقت تصرف پر قادر رہے۔ اب  
بائع سے یہ شرط لینا کہ بار برداری جب پر مال لدا ہے تو کوئی خریدار یا اس کے مالک سے دوا ونگ  
اگر قبل معاہدہ بیع ہو اور داخل عقد نہیں تو جائز و نہ مفسد بیع ہے مسئلہ زید سے بکر کو ایک  
ایسا مال خریدا جسکے کئی کئی مصارف مکان یا محفل وغیرہ بالفرضت مطلوب ہیں اور بکر نے بیعت  
بیع زید کو قوالی کر دیا اور اجازت دیدی پر زید غائب ہو گیا یا قبضہ نہیں کرتا اس سے ضرر نہیں  
علاوہ اس قدر وقت کہ جسکی اجازت بکر نے دی ہو یا ایسے مال کو اگر دیکھا زمین عرفاً مطلوب ہے  
جہل اوقات کا کرایہ اور مصارف بروز من ہو جائیگا مسئلہ اگر ملک زمین مال خریدا اور قرار پایا کہ بائع  
اوس کو اپنی ورت تک پہنچا دی تو یہ شرط مفسر نہیں اسلئے کہ مقام بیع کا لفظ کرنا شرط زایدہ سے نہیں ہے  
مگر قبل از وصول کا یہ زید وہ مال مقبوضہ نہ مقصور ہو گا اب باقی رہا وزن اور شمار وغیرہ اسکے لئے  
یوں کہنا جائز کہ یہ کل مال جو اس قدر ہے اتنا روپیہ کو بیچا لیں اگر کم نکلا تو بائع بعد ثبوت ذمہ دہر  
اور اگر زیادہ ہے تو اسی کوئی حق نہیں المرنیخذ باقرارہ اور اسے طرح یہ قول منتقل اور  
استحقاق رجوع ہوا کر نیکی جہانک طرقت بیع اسی ہیئت پر تقرر کریں اور اگر غلط ہے جہیں  
وزن شرط ہے تو یہ منتقل بطور تخمین ہو سکتی ہے نیز یہ سب باتیں روپیہ کو اور وزن کا ذکر نہ کرے

نصف اور جب  
اصل و بائع  
باجائز نہیں  
اور مشتری  
بجائز نہیں  
ہیں حیثیت  
باعت و بیع  
غیرہ ۱۱  
بیع  
کے بعد نہیں  
میں منتقل  
اسلئے  
بائع میں نہیں  
یا اوستا قائل  
فانما سلف  
وزن شرط ہے  
نصف و بائع  
بجائز نہیں  
بجائز نہیں



اور وزن کم کرنا لازم ہوگا ایک کتری کی تاوی یا ٹوکھا چکر ازیں سے بکر کے ہاتھ بچا پر بکر سے بد فحاش  
بچنا شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جتنے بچے متفرقات مجموع وزن ہوا وہی قیمت  
بر مشترک سے اپنی بائع کو دی اب ناویا چکر اگر بائع کا ہے تو اجابہ آور کر لی کا ہے تو کٹر  
تو مخریہ اگر کر دینا بچا سے قبضہ کے ہے اور برابر اولت پلٹ کر نامزد و زمین کیوں نہ اس میں سخت  
تقصصان ہے مگر یہ اجازت وغیرہ مناسب مقتدین داخل کرنے سے بیع فاسد ہوگی اور ایک دینا  
بہا آخرین ہوا سب کی طرہ سے کافی ہوگا اگر وقت وزن وہ سب بچیں والیا اوکل قائم مقام ہو جو  
سولن ورنہ بیع بل من خرید یعنی نیلام جائز ہے اور جب بولی ختم ہو بائع بیچنے نہ بیچنے کا حق  
ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے ہے ہاں جبکہ بائع نے اولاً  
اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روپیہ کو بہت پر خریدار نے قبول کر لیا بیع تمام ہوئی اور بیع و کما  
تو خریدار رویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چند امر ہوتے ہیں آخر بولی پر ضرور ختم ہو جائیگا  
میان تک کہ اگر قیمت بحسب رضای بائع ہو تو بحیثیت خریدار اپنے نام چتر اسکے مگر بیع ضرور ختم  
یہ شرط لغو ہے اور جو مال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اس کی بیع صحیح نہیں ہے نیلام کرنا  
اجرت ضرور ہے لیکن نیلام ہو یا لغویہ شرط جائز ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ اجرت ہے اثر مرتب ہو یا نہ  
اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب بھی جائز ہے بلکہ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نصف و  
کل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجارہ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بآں بطور وعدہ پیش  
کی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چتر الیا و نیلام ہونا ایک ہی چیز ہے یہ کہ اگر بائع نقد روپیہ  
تو اجرت نیلام فی صدی حصہ اور بایکیت کر لے تو اجرت فی صدی حصہ ہر یہ شرط تب لازم  
ہے کہ بائع قبل نیلام کی صورت اختیار کرے جیسا کہ بیع میں ہے کہ نقد میں یہ چیز نہ کو اور  
میں حصہ کو اور ایک امر ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجہول اور معامہ فاسد ہو جائیگا  
پس اگر نیلام کرنے والی نے یہ شرط مشترک کر دی ہو تو قبل نیلام کو فی امر قرار  
ہو تو اجرت مجہول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اگر قبل جو اشتہار سے زائد ہو گا کہ ہو گا  
بڑا نیچے غرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا ہونا فریب اور منوع ہے اور بیع کر وہ استثنائاً  
کوئی چیز ہونا نہ جس میں مال مصالحہ کار گیر کا ہو ورنہ قابل پابان سے یعنی آدمی اور





کہ بعض چیزوں کی نسبت ایک معاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس قدر مال باقسط و اوصاف و قیمت معلوم  
 مقامات معلوم پر موجود کیا جائے پس ملکہ اگر کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور بیع بالبح کے  
 پاس یا بازار میں موجود ہو اور مقدار اور قیمت وغیرہ ممکن ہے تو بیع سلمہ ہو گا اگر بیع بنویا  
 جائے تو استناع ہو گا اگر حدت طویل ہی ہو گا اگر بیع نہ معین ہے نہ بنویا گیا ہو بلکہ صرف نہ ہونے  
 وغیرہ پر فیصلہ ہوا ہو تو یہ معاہدہ بیع و شرا ہے اور قنار لازم شرا زید کے لیے کہ اسے ہمہ مند وقت  
 تمسخرینگی اور بکرنے پہنچ کا وعدہ کر لیا اب اگر ضروریات بیع کی روایت اور تفصیل کر دی گئی ہو  
 اور مبالغہ اور مبالغہ سے خالی ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دو چیز لازم ہے اور اگر باہم کسی عوض پر بیع  
 کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہو گا پس جب منظور ہو کہ مال مریوں یا غصب یا غیر متبرع  
 یا اتیار یا غیر معین بیجا ہے تو بیع لکھی جائے کہ بیع کا معین کرنا شرط ہے بلکہ خرید و فروخت کے  
 معاہدہ صحیح ہے اس لیے کہ نہ انہیں کسی اصل شری کی ممانعت ہونے لے ایسی معاہدہ و لکھی کارروائی  
 ممکن اور دلائل اسکے شرط معلقہ ہیں نہ درگئے ہیں اکثر ایسا ہو تا ہے کہ بہت مال مطلوب ہے اور اس کا  
 ملنا بدولت ایک مدت دراز کہ ممکن نہیں یا ایک بار خرید لینا یا کل قیمت دینا اور انتظام نہ کرنا  
 کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور اہل اور بڑے بڑے تاجر و کسب معاہدہ و لکھی ہمیشہ ضرورت  
 رہتی ہے جو لوگ ملکی انتظامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور مبالغہ کی حاجت ہے  
 واقعہ میں وہ کبھی ایسے معاہدات کی قیمت میں شک نہیں کر سکتے اگر اس معاہدہ میں نقد  
 کل بیع کی معین ہو بلکہ یوں قرار پائے کہ جب تک زید بیجا ہے ہم تو لی شریبت انا رو دیا کر  
 یا جس قدر اس تقریب میں صرف ہو اس صورت میں ہر روز بیع جدید ہو یا اگر کسی اور  
 بطور وعدہ دیا تا پابندی قضا و مجبور نہیں ہو سکتا اور عقد بیع اور معاہدہ بیع میں یہ فرق ہے  
 کہ بیع بعد بیع کر ملک مشتری ہو جاتا ہے قبضہ ملکہ پانہ مشتری جب وقت اسکے من و نکر اسکا  
 بیع موجود زندہ ہو یا نہ اور ان حقوق میں جو بیع کر دمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہو  
 اس بیع کو کچھ تعلق نہیں اور اس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع طلال اور معاہدہ  
 میں وہ مال نہ بیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اس سے کچھ تعلق نہ اس کو مرنے کے بعد وراثت  
 دے گی اور نہ در صورت قبضہ پانہ لکھی جائے مسئلہ زید نے ایک چیز بکرتے خریدی

اور نہ ایسی نمٹن دیا نہ قبضہ پایا نہ پر کسی وقت کی طرح سر زید کا بعض ہو گیا اور اوسے استعمال میں لایا تو یہ  
نقص نہ پر حلال ہے اور اگر کوئی سو آتش کے واسطے کا حق نہیں اور معاہدہ بیع کی صورت میں یہ نقص نہ  
ہے اور اگر کوئی واسطے حاصل اگر معاہدہ کرنا والا وفا کی صورت سے تو صورت امکان و قدرت تکمیل کر لے  
جائیگی اور صورت مجبوری خواہ درجی انتظار کرے یا معاہدہ کرے سر زید کی کسی اور قسم کا تاوان عا  
ہو گا اور نظیر اس کی بیع سلم ہے جبکہ سلم الی مجبور ہوا قالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہو جانے کی بعد ایک دن نوکر  
درخواست سی پر ہوا مندری بیع و دشمن واپس کرنا جو دشمن دیا تھا اوس سے بیشی کی نہوگی مگر جبکہ  
بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہو جائیگی دشمن باقی ہو یا نہ مگر بیع کا بعینہ موجود ہونا ضروری ہے اگر بیع ناقص  
میں ایک طرف سوال کا باقی رہنا کافی نہیں اس لیے کہ دونو طرف مال ہو سکتا گرفتیت بیش و کم ہوئے  
یا بیع مالک ہو یا قابل رد نہ یا تو یہ بیع جدید ہے یا قلم نہیں کلیہ جن معاملہ میں مالی معاہدہ نہ ہو جیسے  
بیع اجاد و مزارعت - بیع فضولی کی اجازت - ویشی بری کرنا یا مقرر علی وکیل - وقف - پنچایت  
تقسیم - یہ سب معاملہ تعلیق و شرط فاسدہ سے فاسد ہو جاتے ہیں اور جن میں معاہدہ مالی نہیں  
بلکہ محض احسان ہے جیسی قرض رہبہ - وصیت - شرکت - مضاربت - اقالہ بشرط اور تعلیقات  
فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتے (کنز) مسئلہ جب بیع بک گیا اور قبضہ میں آئیے پہلے کہ زیادہ ہوا  
شرا درخت میں پہل کی یا جانور کے پچ پیدا ہوئے وہ مالک خریدار پر بجا ہے مسئلہ مالک بعد ثبوت کے  
اگر بہ مرتفع ہو جائے مگر بقدر تصرفات کئی وہ باقی رہی اور جو منافع اوٹھائی وہ حلال ہونگی جیسے  
بیع مستحق نکلا یا اقالہ کیا کیا تو جو فائدہ سی اس سے حاصل کیے گئے وہ سب حلال ہیں پس جبکہ زید  
نے ایک گھوڑا عمر سے خریدا اور چند ہی اوپر سوار ہوا کیا پر بکر کہ بہرہ کر دیا بکر کے پاس وہ گھوڑا عمر گیا  
بند از ان فالہ کے دعوی کیا کہ میں اصل مالک ہوں اور عمر نے فریب یا لاعلمی سے بیچا تھا اب زیادہ  
وہ منافع جو حاصل کیے حلال ہیں اور وہ تصرف یعنی بہرہ و غیرہ جائز اور قیمت گھوڑا بکر عمر کے ذمہ  
عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو دلا یا جاتا اور عمر سے قیمت  
بیجاتی دلائی اور اوسکی اجرت جائز ہے (در مختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت لے  
اوس کا طہار و خیر خواہ ہو اور دونوں سی اجرت لینا یا فریب سے خریدار کی طہارت ہو کر درپردہ با بیع  
کی خیر خواہی کرنا منسلط اور ممنوع ہے دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ دشمن یا بیع و وصول کرادے

شتر سے کر سچ واپس کرے تو باج دلالی پیر سکتا ہے اور گھر خود ملے مال خالیس لے یا کوئی اور  
 وجہ شتر ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقد الدریہ) رشوت خواہ محض غلام و حق تلفی کے  
 پر دیکھائی ہو یا اپنے غلامی اور حفاظت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدوین ضرر غیر مقصود پر  
 اور لینی والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا رخصت اس سماں خاص میں جو اپنے منصب و حق  
 کے مدخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر جائیں کہ مدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور  
 پس یہ ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لیتا جیسے زید نے عمو سر رشوت لے کر بکر کے دعویٰ میں بکر  
 بری کر دینا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بکر کو دنگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری  
 طرف داری لازم ہو یا میرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو کیا یقین آجائے یا ایسا عبد و یا کلام  
 جبین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے مستحق کا ضرر ہے دلواد ونگا یا اپنا آقا کے حقوق و حق  
 کے مطالبتی اور محافظت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام میں کسی مقام پر سعی کرونگا  
 یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دینے والوں ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور  
 معین اور مرتکب انکا ظالم ہے اور ان حقوق کے ادا کر نہ رشوت لینا جو اس پر اصالتا یا تینا ہے  
 الا وہا میں جیسے زید نے عمو سر رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حق  
 و جو جو میرے ذمہ ہیں یا ایسی شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر عین  
 اور ذیل کیا ہے دلواد ونگا اس صورت میں عمو ظلم اور بری ہے اور زید ماخوذ و ملعون ہے اور  
 اگر یہ حقوق ایسی شخص کے ذمہ ہیں جس نے زید کو اس امر خاص میں مدخلت نہیں دی تو اگر  
 زید پر اوکا دلواد یا شرعاً واجب نہیں ہوا ہے تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے سب  
 ایسے امور میں حق الہی جو اسکی ذمہ واجب نہیں ہے وہ کالت دلالی سفارت اجرت و حق  
 پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی ضیعت اور ممنوع ہو نہیں  
 کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانیکے کوشش یا کسی ظلم کو

یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دینے والوں ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور  
 معین اور مرتکب انکا ظالم ہے اور ان حقوق کے ادا کر نہ رشوت لینا جو اس پر اصالتا یا تینا ہے  
 الا وہا میں جیسے زید نے عمو سر رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حق  
 و جو جو میرے ذمہ ہیں یا ایسی شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر عین  
 اور ذیل کیا ہے دلواد ونگا اس صورت میں عمو ظلم اور بری ہے اور زید ماخوذ و ملعون ہے اور  
 اگر یہ حقوق ایسی شخص کے ذمہ ہیں جس نے زید کو اس امر خاص میں مدخلت نہیں دی تو اگر  
 زید پر اوکا دلواد یا شرعاً واجب نہیں ہوا ہے تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے سب  
 ایسے امور میں حق الہی جو اسکی ذمہ واجب نہیں ہے وہ کالت دلالی سفارت اجرت و حق  
 پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی ضیعت اور ممنوع ہو نہیں  
 کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانیکے کوشش یا کسی ظلم کو

تقدیر یا ایسی تدبیر میں جس سے کوئی امر ممنوع یا مقصود اور مرتب ہو کر اوس کو اس امر کے  
اطلاع نہ ہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ نسید کا ڈب و ظالم ہے اور تدبیر میں کوئی امر  
خلاف شرع نہ کیا ہو بلکہ محض و کالت یا دلالی کے طور پر عمدہ تقریریں اور عاقلانہ کوششوں  
اور مستحکم تدبیروں سے کسی کی ہمت کو اس اجرت کے حلال بنائیں کہ شبہ نہیں اگرچہ زید باعتبار نصیحت  
اور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گواہ یا وکیل کو اپنے سچ بیان کے یقین و ثبات  
کرنے یا مخالفانہ اعتراض یا حکم سے شبہ منگی اٹھانے یا گمراہی سے ہوا عنوان کے بناؤ گے بلکہ  
تقریر کو الفاظ سفید اور عنوان شایستہ سے ظاہر کرنا جتنا کہ کذب محض ہو جائے جائز ہے اس لیے کہ  
اثبات حق میں کوئی شخص ملزم نہیں ہو سکتا اور امر حق کہی بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور شکوک  
نظر آتا ہو اور وقت ایسی الفاظ اور عبارات سے جو اوس حق کو ثابت کریں تقریر کرنا اگر ممنوع  
ہو تو تیار و کالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائیں وقت اسکی تعریف میں فقہاء مختلف  
ہیں امام صاحب کو نزدیک جو مال وقف کیا جاوے وہ وقف کر ملک سے نہیں نکلتا اور صاحبین کے  
نزدیک جناب باری خلیل کے ملک میں آجاتا ہے لیکن بالفاق منافع اوس مال کل حق استیفاء وقت  
اگر کسی خاص امر کے لیے وقف کرے تو دوسرے کام میں صرف نہیں ورنہ عموماً خیانت میں صرف نہیں اور  
وقف خاص میں جب مصارف وقف باقی زمین تو عام فقر استحقاق ہو جائیگا اور جائز کہ متولی وقف  
کا فاسق و غیر مستدین ہو وقف و مال کا باقی رکھنا لازم اور اوس سے ایسے منافع جو اصل مال کو  
ہلاک نہ کریں اور لوگوں کو جائز نہیں جن کے حق میں وقف کیا گیا پس وقف کر جانور و گناہ و وہ اوبال  
وقف کو درختوں کو پھل پھول خشک لکڑیاں پتھر بحسب وصیت وقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ  
متولی وقف کو ایسی وقت تک بلا عذر تو وقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزیں خراب یا کم قیمت ہو جائیں  
یا دو کالو خراب یا زہرے ہو یا زمین ہے اور وہ اصل مال بوجہ بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو بیچنا  
جائز ہے جیسے سو کے وقت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جبکہ ضرورت میں نہوں (عالمگیری)  
و عقود الدریہ اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بکھٹکتا ہے جیسے ایک باغ یا مکان وقف ہو اور  
منافع اوس کا اوس کے مرمت کو کافی ہے اور نہ بضرورت اوس کا باقی ہونا ممکن اس وقت میں ایک  
حصہ فروخت کر کے باقی کے حفظ و بقا میں صرف کرنا واپس مساجد کی تعمیر ہو اور کوئی اوس کے مرمت

کا متکفل نہ ہو تو اولاً وہ چیزیں جو ناسخ مسجد میں جیسے حجرے وغیرہ اور آخر کو بعض حصہ اور سکر اوس مرت  
 میں جو اوس کا بقا و حفظ کو لیے ضروری ہوں صرف کئی باب میں یا بیچارہ کی قیمت سے مرست کی جائے  
 مسئلہ ایک شکستہ مسجد کو دوسرے شکستہ مسجد سے مرست کرنا یا ایک درست مسجد میں دوسرے شکستہ  
 کی چیزیں بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسپس علماء مختلف میں سنا میں جناب استاد غفر فیضہ سے  
 کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اوس کی حفاظت نہ ہو سکے تو دوسری مسجد آباد میں بوقت حاجت سخت  
 صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے جیلہ عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور حکماً اسکی دوسو مرتین میں  
 اول منوع جبکہ ظاہر بیت کی نسبت ہو اور حقیقت میں حق اللہ راجح العباد کا کچھ خیال نہ کیا جاوے دوم  
 مشروع جب معاشرہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنے کا قصد کیا جاسی یا بوقت  
 یا خطر اب یا ابتلا سے عام یا اور کوئی برائے نفع یا یا جاسی اور خیالی وقت سے ہوتی ہیں اسے تغیر عنوان  
 جیسے گیسوں اور جہلا کر بمقابلہ گیسوں یا جو کہ پیش و کہ بچنا یا دوسرے شہرے میں یا جہلا ہونے کا سنگا یا اور  
 بعض سقوط خیار یا تقاضا البین بائع کے کسی معتبر کو دلیل کر دیا ہے تجدید عقد جیسے نفع میں  
 کامرتین کو معاف کر دیا یا بعد بیع اٹھارہ درخت کو ایک درخت تک بطور سہ یا اجارہ دیا پس اسے درخت  
 مکان میں سکھرا میں سے مفت رہنے کی اجازت لے لی یا نہایت مختصر کر دیا یا مقرر کر دیا ہے  
 نے عہد ہو پیکر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمت سے عت کی دسی یا سترو تولی چاندی اور تین گنہر  
 بیسی اٹھارہ روپی کو بیچارہ مقاصد کر لیا تو یہ معاہدہ بلحاظ و رعایت ادائیگی اور یا نہایت جب گناہ  
 ہیں اور اگر کسی اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت میں غلامیہ حرام سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو کوئی ہرج  
 نہیں مسئلہ زید نہایت بیمار ہے یا اوس قرض خواہوں نے تنگ کیا ہے یا معارف ضروری کے  
 سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہیں مگر ایک مکان رکشا ہو جسکا بیچنا خواہ نہایت مضرب  
 یا تمت پوری نہیں ملتی اور کوئی شخص بیوجہ اور غیاء نہ کر و نہیں رکشا ایسی انتظار کی حالت میں اور  
 پہلے مکان میں رکھا بعد ازاں حق سکونت ہے کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد ازاں میں کہا  
 تو عند اللہ ہوا میں محفوظ ہے سزا میں کہ اس نذر کا مال بیوجہ فاسدہ یا بولیا یا رشوت وغیرہ کا جمع ہو  
 پہاڑی لیکر اس مال سے ادا کر دیا پس اگر بیعت دفع اہتمام و طعن ظاہر ہے تو  
 نافذ ہوگا اور اگر قرضدار تھا اور کوئی صورت ادا کی ممکن تھی یا کسی امر میں اوسکو اعانت

کرنی کے لئے اور وہی اس مال کے کچھ بہنیں ہے یا کوئی کافر مسلم ہو یا فاسق سے تو بہ کی اور ابھی  
تو یہ ایسا ہی نہیں کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت حاجت مند کی اعانت مقصود ہے  
یا اس مال کی زکوٰۃ اور اگر ناخالص صورتوں میں بھی یہی اس حیلے کے اجازت ماسکتی ہے کہ اس  
امر کو تو یہی ہے۔ ماہ صیام میں سفر کیا کہ روز روز نہ کھنا پڑیں ایام سرمایین بد نعمات قضا کر کے جو  
بیشک گذار ہوگا اور اگر ضرورت واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تقصیر سفر کرے مگر نہایت غلبت  
نہ تو مضائقہ نہیں ہے بخوف و جہد زکوٰۃ مال تجارت میں ہو تجارت کی نیت کی یا دوا یا کسب  
یہاں سے نیت فسخ کر دیا و نہ مال تمام قریب ختم سال ڈیڑھ لکھ کسی معتد کو سپرد کیا  
یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقی مضمون ہو تو بری ورنہ مافوق وہوگا  
و کہ واکر اللہ و اللہ خبر الکرین ہر مرض الموت یعنی جس مرنے میں بدون صحت و انتقال کرے  
پس اگر زید بیمار یا زخمی ہو کر آچا ہو گیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پہر وہی مرنے  
عوض کر لیا تو یہ مرض الموت نہیں اگر مرنے کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھپی  
ہے بیع و وسعہ و رثا کی اجازت پر موقوف رہے گی اور غیر وارث کی ہاتھ بیچے تو اس کے حکم و وصیت  
کا ہو پس جبکہ رثت سے زیادہ ہو خریدار اور اگر سے یا بیع فسخ کر دے مثلاً زید مریض ہو اور ایک  
مکان جسکی قیمت پانسو تھی دوسو کو دے دے ہاتھ بچکر مر گیا اور بعد تجرید تکفین کل خیرہ سو کا مال  
زید کا متروکہ ہے یا مگر کی قیمت مکان چوبیس سو ہو مگر دوسو ہوے اب عمر کو وہ مکان اوسے دوسو  
دیا جائیگا اسلام کو کل متروکہ زید نو سو تھی جسکی تہائی تین سو ہو اور ثلث مال ناک و عیبت جائز  
اور اگر اسی عیبت تین سو مکان ایک سو چالیس کو لگا تو کل متروکہ نو سو ساٹھ ہو الباقی اسی متروکہ چھ سو  
اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسلی تہائی تین سو چالیس عمر کو بطور وصیت چھ سو  
دے جائیگی باقی چالیس اور اگر سے یا مکان پیر و ایسی ہی اگر با بیع قرضدار ہے اور مال متروکہ  
اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا  
ساہی ہو تو بالکل ادا کرے اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً  
زید مریض نے ایک باغ عمر کے ہاتھ بیس روپیہ کو بیجا اور قیمت اوسکی چالیس تھی کی قیمت  
بیس ہو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمی اوسکا مال متروکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

و اگر کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقی مضمون ہو تو بری ورنہ مافوق وہوگا  
و کہ واکر اللہ و اللہ خبر الکرین ہر مرض الموت یعنی جس مرنے میں بدون صحت و انتقال کرے  
پس اگر زید بیمار یا زخمی ہو کر آچا ہو گیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پہر وہی مرنے  
عوض کر لیا تو یہ مرض الموت نہیں اگر مرنے کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھپی  
ہے بیع و وسعہ و رثا کی اجازت پر موقوف رہے گی اور غیر وارث کی ہاتھ بیچے تو اس کے حکم و وصیت  
کا ہو پس جبکہ رثت سے زیادہ ہو خریدار اور اگر سے یا بیع فسخ کر دے مثلاً زید مریض ہو اور ایک  
مکان جسکی قیمت پانسو تھی دوسو کو دے دے ہاتھ بچکر مر گیا اور بعد تجرید تکفین کل خیرہ سو کا مال  
زید کا متروکہ ہے یا مگر کی قیمت مکان چوبیس سو ہو مگر دوسو ہوے اب عمر کو وہ مکان اوسے دوسو  
دیا جائیگا اسلام کو کل متروکہ زید نو سو تھی جسکی تہائی تین سو ہو اور ثلث مال ناک و عیبت جائز  
اور اگر اسی عیبت تین سو مکان ایک سو چالیس کو لگا تو کل متروکہ نو سو ساٹھ ہو الباقی اسی متروکہ چھ سو  
اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسلی تہائی تین سو چالیس عمر کو بطور وصیت چھ سو  
دے جائیگی باقی چالیس اور اگر سے یا مکان پیر و ایسی ہی اگر با بیع قرضدار ہے اور مال متروکہ  
اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا  
ساہی ہو تو بالکل ادا کرے اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً  
زید مریض نے ایک باغ عمر کے ہاتھ بیس روپیہ کو بیجا اور قیمت اوسکی چالیس تھی کی قیمت  
بیس ہو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمی اوسکا مال متروکہ سے فاضل ہے اب عمر کو



بدون پورا روپیہ ادائیگی مکان نہیں مل سکتا اور اگر فاضلات قرض بائع تو تو یہ بائع قرض خواہ  
 لیکس باقی رہے پندرہ اسین سے دس حق در شاہزادہ اور بائع کو کم ہوگی نقل مکان پیشین کا جو  
 مان اگر کوئی قرض خواہ وارث نہ ہو یا درنا یا قرض خواہ معائنہ کر دین تو نہ کرے کہ نہ دنیا پر گیا و کالت وکیل  
 یعنی نائیک یا گماشتہ لازم بادوست یا غریب جو کسی معائنہ کا کسی کو طرفی مجاز ہو وکیل سے اور دونوں  
 عاقل و بالغ و آزاد ہونا شرط ہے (ہدایہ) بعد بیع کے اگر بائع کو معلوم ہوا کہ میکل نابالغ یا مجنون  
 یا غلام ہے تو فوراً رہے کہ بیع قائم کرے یا فسخ کرے وکیل یا میکل کا معاملہ یا مجنون یا غلام یا مرد  
 ہو جائے اصل معاملہ کا جسکو لیے وکیل کیا تھا تمام یا مسترد ہو جائے و بیچہ و کالت کو نقل اور وکیل کو  
 معقول کرتا ہے اطلاع دی جاوے (عالمگیری) وکیل تین چیزوں کا پابند ہے ۱۔ حکم میکل سے نہ  
 و مصلحت سے تعارف اہل معاملہ پس جبکہ زیر سے بکرتے کہ اگر ایک فرش یا پنجوچی کا بیواؤں کرنے  
 چھ زچہ کو خرید یا پرے بنوادے یا شریعت یا فکین کا فرش بنوادیا ان صورتوں میں یہ معاملہ میکل سے  
 لازم نہیں وکیل کی طرف منسوب ہوگا مگر جبکہ مخالفت میں کمالا فائدہ ہو اور عورت اور عرض کو غلام  
 نہ جو بیوی یا فرش چار کو خرید یا تو میکل مستحق اور فائدہ دار ہے (عالمگیری) اور وکیل لازم نہ ہوگا البتہ  
 جبکہ زیر سے عمر کو ایک چاقو تھمتی دور و پیچہ خریدنی کا وکیل کیا اور عمر دور و پیچہ کو دور و پیچہ کر  
 چاقو لایا اب زید مختار ہے کہ دونوں چاقو دور و پیچہ کو لے یا واپس کرے اسلئے کہ عمر کو بڑا سودہ کام  
 لیا مگر کیوں ایک چاقو ایک روپیہ کو لیا جسین میکل کو عرض حاصل اور ایک روپیہ واپس ہوتا  
 یا خود ہدایہ) البتہ اگر ایسا ہو کہ بائع بدون دونوں چاقو خریدے علیحدہ بیع کرے اور دوسرے  
 مقام پر اس قیمت پر نہیں ملتا تو منراوار ہے کہ میکل معاملہ وکیل پر مجبور نہ کیا جائے وکیل نہ  
 دوسرے وکیل کر سکتا ہے نہ بعد بیع کے معقول مگر باجائزت میکل (ہدایہ) آئی ہو شخص بائع و  
 مشتری کا وکیل نہیں ہو سکتا (ہدایہ) پس وکیل کو جائز نہیں کہ اپنے وکالت سفوفاتی معاملہ  
 میکل سے کرے چونکہ وکالت باب امانت اور زمین سے ہے مفعول ہمت سے و بیچہ لازم ہے  
 مزا اس شخص سے معاملہ جو عرفا اسکے طرف منسوب ہو جائز نہیں جیسے ما باپ اولاد وغیرہ  
 مگر صاحبین کے نزدیک بقیمیت نقل جائز ہے جب وکیل اوس مال سے معاملہ کرے جو  
 اوس میکل نے دیا تھا میکل کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ اپنے طرف منسوب کرے یا مکرر (ہدایہ) مثلاً





کو کمالا ہوا ہے کہ سیکھو لکھو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ وہ مختلف  
 چیزوں میں پیشی دیکھی ہو برابر ہی معلوم نہیں ہو سکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کے اعتبار  
 سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہو گیا اور ربو امین دونوں شرطیں پوری  
 ہیں پس غرض سچ کہ باطل ہوئی اور عقل الیہ میں بیک نخل مقصود عقود کو کسمپوش نہیں  
 پس نہ کہ ملکی حالت رہو اگر وہ چیزیں ہیں اتحاد و قریب اتحاد و نفس یعنی ذات اس اعتبار سے  
 کل مالوں کی چار قسمیں ہیں ۱۔ متحدہ القادر و الجنس جیسے کہ ہم بمقابلہ گندم یا آہن بمقابلہ آہن  
 ۲۔ متحدہ القادر و نفس جیسے چاندی سونا آہن مس - سرخی جو نا ۳۔ متحدہ الجنس فقط بصورت  
 تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ دو ایک ہر قسم اور قیمت کی ہوں ۴۔ مختلف  
 الجنس و القادر جیسے زعفران لہون یا لوبہ اور انیسٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نسا و لوبہ  
 حرام میں اسلیو کہ جو زیادتی ہے سو من ہو وہ رہا ہے اور نقایہ میں تو زیادتی حقیقتہ موجود ہے  
 اور قرض میں نکما زیادتی ہے اسلیو کہ نقایہ کو قرض پر تصویق ہے دیکھو تاجر جو شہر قرض الکر و  
 کو بیچتے ہیں نقد میں (۵) اس کو پنجوشی دیتی ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کیونکہ  
 بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہیں ہو سکتی اور نسا حرام ہے اسلیو کہ تقدیریت ہو شہ  
 زیادتی کا قرض پر ثابت ہو اور باب ربو امین شبہ بمنزکہ حقیقت ہر جہات فضل کر کہ اس کا شبہ تقدیریت  
 سے منیدت ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی یا سیکے منور  
 مقصور ہو لغو ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حد اور شبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم  
 میں فضل و نسا دونوں حلال ہیں اور احکام ربو ایسی مالوں سے متعلق ہی ہیں کلیات اتحاد  
 جنس الکر و شہ کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانوروں کے گوشت  
 کھالیں مختلف درختوں کے پھل پھول - لکڑیاں - مختلف جہیزات جیسی لباس - یا قوت - زرد و سیاہ  
 یا لوبہ - تانبہ پتیل - رانگا - گاڑھا - تنزیب - فیہن - مکہ - تھلبن - اطلس - یا مختلف کتابیں بستان  
 بوستان - میزبان - شہب - مختلف عطر - اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو غلہ  
 ستھار بہرین شکیلہ زونہی اس حکم میں آتا ہے بلکہ اونکا قرض شایہ پادوسرے وجہ سے منع ہے  
 جس کا ذکر بیچ مقالہ میں کیا گیا اعتبار و فائدہ واضح رہے کہ ہم جنس اشیاء میں جو فرق اور

تبدیل و منت کر اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمیں ہیں۔ پہلی کہ مکر فی سبب ہے۔ غلام جہاں قاطات  
یا فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف والیہ یا قیست یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں و منت کے  
اعتبار سے باہم بشی و مکی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید باور دیا سوار  
سے کہ یہی لغز و منت جو چار گز نہایت خاص سو یا سو ہی ہوں پس اگر لوگوں میں اصل و مادہ  
بعضی باقی رہے اور کوئی شے سوا می صناعت کی ایسی زیادہ نہ ہو کہ جسکی ہر ایک چیز اثر پیدا ہو  
جیسے موت اور کڑا یا ریشم اور اٹلس یا کٹری اور لہو اور تانبہ اور چرم وغیرہ کے انشیا یا تیل اور  
تکڑے سبب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ بعضی سو جو ہر اور سو کا صناعت کر کے زیادتی نہیں ہو  
اور اگر اصل و مادی پر کوئی شے زیادہ کر گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روتی اور سوت اور کپڑا  
یا برس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب ہی انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سبب غیر  
جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل بعضی یا تو نہیں رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز میں مل جائے  
تو ہر اوسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ شے سونا چاندی تخلیل ہو یا شے مرقعہ و معتبر ہوتا ہے  
اصالت انکی یعنی غنیمت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور انشیا کے کہ وہ حالت تیرتہ  
میں دوسرے حکم پیدا کرتی ہیں پس جگر نہیں کہ کوئی اور کسری چاندی یا سونکی باہم جمع و شریعت  
بشی و مکی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور تیل دو حصہ و مقرر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی  
جو دو چیزیں ایک یا پانی یا بائیس سی تولی جائیں باہم متحدہ نہیں پس چاندی سونا۔ نو ہے تانبہ  
کا ہم قدر نہیں ایسی چیز کی جو رنی میں اتحاد نہیں ہو و واضح رہے کہ ہر شے میں ایک اور فی مقدار  
ہوتی ہے جسکا معاملہ انکے لحاظ و حساب ہوتا ہے اؤ اوس سے کم کا حساب نہیں ہوتا اور  
اوس اور مقدار کو اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا۔ کٹری۔ کاج۔ کوکڑا وغیرہ جو رن  
میں۔ اور ہر قسم کے اناج جو تولد جاتی ہیں جو رن میں ہر قسم کٹھن یا کھان یا سوغن زرد شہد  
بالائی جو رن میں۔ لوب۔ تانبہ۔ سیما۔ پتیل۔ لنگا۔ وغیرہ جو رن میں چاندی سونا یا  
ہے ہر دوغن جو شے جو رن ہے عطر۔ مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ وغیرہ جو رن ہے الماس  
یا قوت ایک میزان ہے ایسی ہی کیلچیز میں بھی مختلف و متی ہیں اور صرف میزان لگا شد ہوتا  
کافی نہیں اسلیک کہ بعض فلکی بالکل میزان نہیں شریک صفیں جیسے لوہا۔ چاندی اور بعض فلکی

لغز و منت کے اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمیں ہیں۔ پہلی کہ مکر فی سبب ہے۔ غلام جہاں قاطات  
یا فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف والیہ یا قیست یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں و منت کے  
اعتبار سے باہم بشی و مکی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید باور دیا سوار  
سے کہ یہی لغز و منت جو چار گز نہایت خاص سو یا سو ہی ہوں پس اگر لوگوں میں اصل و مادہ  
بعضی باقی رہے اور کوئی شے سوا می صناعت کی ایسی زیادہ نہ ہو کہ جسکی ہر ایک چیز اثر پیدا ہو  
جیسے موت اور کڑا یا ریشم اور اٹلس یا کٹری اور لہو اور تانبہ اور چرم وغیرہ کے انشیا یا تیل اور  
تکڑے سبب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ بعضی سو جو ہر اور سو کا صناعت کر کے زیادتی نہیں ہو  
اور اگر اصل و مادی پر کوئی شے زیادہ کر گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روتی اور سوت اور کپڑا  
یا برس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب ہی انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سبب غیر  
جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل بعضی یا تو نہیں رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز میں مل جائے  
تو ہر اوسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ شے سونا چاندی تخلیل ہو یا شے مرقعہ و معتبر ہوتا ہے  
اصالت انکی یعنی غنیمت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور انشیا کے کہ وہ حالت تیرتہ  
میں دوسرے حکم پیدا کرتی ہیں پس جگر نہیں کہ کوئی اور کسری چاندی یا سونکی باہم جمع و شریعت  
بشی و مکی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور تیل دو حصہ و مقرر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی  
جو دو چیزیں ایک یا پانی یا بائیس سی تولی جائیں باہم متحدہ نہیں پس چاندی سونا۔ نو ہے تانبہ  
کا ہم قدر نہیں ایسی چیز کی جو رنی میں اتحاد نہیں ہو و واضح رہے کہ ہر شے میں ایک اور فی مقدار  
ہوتی ہے جسکا معاملہ انکے لحاظ و حساب ہوتا ہے اؤ اوس سے کم کا حساب نہیں ہوتا اور  
اوس اور مقدار کو اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا۔ کٹری۔ کاج۔ کوکڑا وغیرہ جو رن  
میں۔ اور ہر قسم کے اناج جو تولد جاتی ہیں جو رن میں ہر قسم کٹھن یا کھان یا سوغن زرد شہد  
بالائی جو رن میں۔ لوب۔ تانبہ۔ سیما۔ پتیل۔ لنگا۔ وغیرہ جو رن میں چاندی سونا یا  
ہے ہر دوغن جو شے جو رن ہے عطر۔ مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ وغیرہ جو رن ہے الماس  
یا قوت ایک میزان ہے ایسی ہی کیلچیز میں بھی مختلف و متی ہیں اور صرف میزان لگا شد ہوتا  
کافی نہیں اسلیک کہ بعض فلکی بالکل میزان نہیں شریک صفیں جیسے لوہا۔ چاندی اور بعض فلکی

ایک ہی قرض اور یا سونے تلخی میں مگر ادنی مقدار بلو ظمین اختلاف بر مقدار ادنی مقدار کو بر تانی  
 میں بلو ظ و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہر اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلو میں  
 غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں بلو ظ ہر وہ چاندی سونچین نہیں ایسی بخل و مشک میں جو مقدار  
 معتبر ہے روغن خوشبو میں نہیں ہے و کیو عطر و غیرہ کا نحو نہ مفت دیا جاتا ہے اور اتمانہ ایک  
 مقدار مستقل ہو جاتی ہے کسی چاندی سونچین ایسا نہیں ہوتا اور جو قدر چاندی سونا اتنی  
 کسوٹی یا گالانچین ضایع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسا شیا کا ہر  
 غور اور کمال تقفہ سے متفق ہر سوم کہ مقدار شرع نہیں کیونکہ گز سے طول و عرض متعین ہوتا  
 مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چنانچہ جب عہد اور بری چیزوں کا ہم مبادلہ منظور ہو تو وہ محض  
 جو حدیث سے مخصوص ہے ہر اشعار کے گندم سے بدلیں گندم کو بدیش و کم کچ پری ہلی میں ہوتی  
 ہر جو منظور بیش و کم کا طور یہ سبایت گندم کو تو لا کر اور تاثر انفع بہرہ ہو معیوب و دوسرے کو حوٹھین  
 ہو محسوب دسیم و زمین جو عیش زیادہ ہو نہ بیج حسب طور سے ارادہ ہو یا ایسی یا زمین جب بدل  
 ہو یا اور تخمینہ معاملہ ہوتا نہ تلجی سے تیری اگر طعام یا ایسی بیع و شرا میں تجہر حرام مسئلہ عالمگیر  
 ایک چیز کے دو تیل یا ایک خوشبو اور دوسرا یا خوشبو کا ہم ہر نہ کین سلوک خوشبو یا ایک میں زیادتی اگر احوال  
 مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانسی کا حق ہے انھیں بعض وہ میں  
 جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسو شارع عام جنگل و ریاست و سیل و سیلاب ملک  
 اور قبض نہیں اور بعض زمین قبضہ ملک مقصود ہر جیسو سیل یا دریا کا پانی شکار گاس و خیرہ  
 انھیں تقدیم و ترتیب کا لیا ذکر نہایا ہے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا  
 طرف و صوا و ثمال یا سیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا شکار کر لیا یا گاس کو ولی اب و دیگر  
 معافیت و مراحت کا حق نہیں ہے یہاں آدمی سستی اور قافلہ ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر و غیرہ کہ

یہاں سے لے کر اس کے بعد کے الفاظ ہیں جو اس کے بعد کے الفاظ ہیں جو اس کے بعد کے الفاظ ہیں

یہاں سے لے کر اس کے بعد کے الفاظ ہیں جو اس کے بعد کے الفاظ ہیں جو اس کے بعد کے الفاظ ہیں

عمرس یا سراج میں لٹائی جاتے ہیں نقد فیض سے ملک میں آجاتے ہیں اور عالمگیری اگر جب وہ تو  
کسی خاص غرض کے لیے صباح کی گئی ہو تو اوسے کام میں صرف ہونے کی جیسی طعام دعوت کا جماعت  
خاص کے کسانیکہ لیے صباح کیا جاتا ہے پس جائز نہیں ہے کہ طعام دعوت میں دوسرے کو خود شریک کر لیا  
یا بچا ہو اور ایسا ہی بچہ مگر باجائز مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوس میں  
خون پر شریک ہو دی اور یہ بھی اختیار نہیں کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کھانا اوٹھا کر حکم ملنے  
پہن (خجج البرکات) کی نذر وہ خاص اوسکے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسی  
کوئی شریک جماعت کو مہربانی اور حصہ نہ لے تو امام صاحب کو نزدیک یہ ہے جائز نہیں (شرح وقایہ  
اور اگر صباح کی جیسا کہ دعوت میں ہوتا ہے تو اوسکا استعمال سکھ جائز ہے بدون قبض و ملک کے  
مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ میں ایک طرف چکر اور دوسری طرف  
اور طائرانہ چکر کے پیر نہیں تکلف ہر سوار پر لگایا ایک گاڑی وسط راہ میں جاتی ہے جس  
پیشی کے راکھ کو نکال جائے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہیں ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف  
دی جائے اگر کوئی دوسرا گاڑی کو مضر نہ ہو سزاوار عام یعنی سوا سے متعارف فائدہ نہ لے سکے ایسے سے  
انتفاع یا کام کا حق نہیں ہے جس سے عموماً مسرت ہو جیسی راہ میں کوئی بدبو یا نجاست پہنکنا  
یا دزدی یا سوزی جانور چوڑا یا ایسا بیوقوفہ غل کرنا جو موجب ہرج و مرج و تکلیف ہو یا تالاب میں  
ایسی کوئی چیز ڈالنا جس سے سب بچلیان مر جائیں یا پانی بدبو بدخبر ہو جائے یا جنگل کو گدا س  
شک ہو جائے یا ہفت دعوتین اسطرح کھانا جس سے خواہ مخواہ دوسرے کو تفرہ اور طبیعت مالش  
کے باعث شقاق عام متبع میں اور صباح اسوال کا بیچنا اور جاری پر دنیا قبل ملک جائز نہیں مگر جبکہ  
اسے ظالم نے قبضہ کر لیا اور بیچا تو اسی خریدنا پر ہر بیچارہ اسے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف  
خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسے تالاب تفرہ ترک چراگاہ  
وغیرہ اس حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز نہ ہو مسئلہ کہ اس پر نہیں بین ہو لیا اوسے محفوظ  
رکھے تو حلوک اور قابل بیع ہو جائیگی (مجموعہ مسئلہ) وحشی جانور کسی مکان میں رہیں یا بچہ  
میں تو صاحب مکان مالک ہوگا بلکہ جو بچہ لڑکھ مالک ہی رہے گا کیونکہ حق نہیں کہ اونکا شکار کے  
بے اوسکو اگر تین کسی قسم کی مداخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی غرض سے تیار کیا جاتا

جیسے کہ ترقی چھتری تو سکا مالک ہو جائیگا (کثر لائق) سکا زود مال جو زمین یا دریا یا پانی  
 سے نکلتا ہے اگر یہ خلق ہے جیسے جالہر - سوتی - لوبہ - سیسہ - چاندی - صفا - وغیرہ اسی معدن  
 کثرت میں اور اگر وضعی ہے یعنی کسین و زن کی یا ہر تو کثرت ہے اور کثرت کی تین قسمیں ہیں ۱۔ اسلامی جیسے  
 کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکویا علامت مخصوص اہل اسلام سے کثرت کفر جیسے  
 کوئی نشان کفر کی ہو مثلاً عید کفر کوئی ایسی علامت ہو جس سے تین ترقی میں ہو سکر اور یہ  
 بعض کثرت و یک کثرت اسلام کی حکم میں ہے اور بعض کے نزدیک کثرت کفر کے حکم میں ہے اور وہ مقام  
 جہان کثرت یا معدن کا چار قسم کے ہونگا ۱۔ مباح جیسے پھاڑ جنگل ویرانہ و عشری و خارجی یعنی  
 وہ زمین جیسے حقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہوئے ملک کثرت یا باغ و غیرہ ملک محفوظ  
 جیسے گہر اور احاطہ وغیرہ پس مباح و عشری و خارجی میں معدن ہو یا کثرت کفر یا تیل الیقا حق ہے اور  
 خمس حق بیت المال ہے اور ملک و محفوظ میں معدن مالک کا ہے اور خمس واجب نہیں  
 ہاں ایک روایت میں ارض ملک میں بھی خمس ہے اور کثرت کفر موسیٰ علیہ السلام اول فتح میں  
 سلطان نے مالک بنایا ہوا او سکر و ریش لین ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی مالک  
 معروف نہ ہو لیا اور وہ موجود یا مسلمان نہ ہو تو وہ حقان قابض ہے ورنہ حق بیت المال ہے اور کثرت  
 اسلام ہر حال میں لفظ ہے یعنی وہ پڑا ہوا مال جسے پانی والا ایک وقت تک مشہور کر کے اگر غنی ہو تو  
 صدق کر دی اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلق ہو تو  
 اوسراختیار ہو گا کہ مال کے یا ثواب خمس اونہیں چیزیں سے جو بیکل سکتی ہیں جیسے چاندی و سونہ  
 گواہا تانبہ وغیرہ اور کسی میں نہیں اور حریر مستاسن اگر باذن امام زمین کی دعوے اور کہ پائے تو

مسلمان مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے

مسلمان مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے  
 اگر وہ مالک بیت المال کے مال سے پانچواں حصہ لے سکتا ہے







الشيخ الامام محمد بن

۱۲۔ جانی جینی کا حق اور کلمہ کوئی پروردگار دین بخود نہ دے اور رہنے کا حق ۱۳۔

اور نظم نسق ملک و ملت سے متعلق ہے۔ دسویں جتن کو بھی نہ پہنچ سکیگی۔ انعامات و احسانات کو  
و دعویٰ یہ قبل و بعد وجود اور نہ قبل قبض ملک میں پس ان کا پورا کرنا محض اور دینا لازم ہے  
نہ قصار اور جب خود مختار کوئی شریعت نہ توفیق حاصل کیسا اس طرح کمال غنیمت جو دارالاسلام  
میں نہیں آیا کہ عدم میں نہ اور جب دارالاسلام میں لایا گیا تو قبل تقسیم ملک نہیں ملے گا۔ در ۱۹  
حق تسلیم نہ ملے گا۔ حق تسلیم نہ ملے گا۔ حق تسلیم نہ ملے گا۔ حق تسلیم نہ ملے گا۔ حق تسلیم نہ ملے گا۔  
اس لیے کہ اگر صرف حق حاصل ہو اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق مجبور غیر ملک ہو جبکہ عرصہ میں  
رسمی ہو اور اگر ملک بھی ہے تو یہ منافع ہی اجارہ میں محسوب ہونا پڑے گا۔ یہ بھی عرصہ میں ہو گا۔  
اس لیے کہ لیا اب اس راہ یا اناب پر جو غیر ملک میں اور اس گھر کے رہنے والا و دوسرے چلتے ہو یا پانی  
اس لیے کہ بنا بر تیار یا پانی کی پانی پانی اس مشترک کو بھی ہی حقوق حاصل ہونا پڑے گا۔ یہ بھی عرصہ میں ہو گا۔  
یہاں تو اب اوپر کا استفسار حق عرصہ میں ہے اور اگر اوپر کی چیزیں تو نہ استیفاء جائز نہ یہ بیع شیعہ عدم جو اس سے  
یہ طلب نہیں کہ یہ معاوضات حرام ہیں بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار یا جائیں تو معاوضہ حلال اور  
قضا و غیر لازم ہو گا اس لیے کہ محض وعدہ ہر تحقیق ان مسائل میں یہ کہ جو فقہانہ حقوق مجبور و معاوضہ  
نا جائز قرار دی ہیں اس سے وہ حقوق مراد ہیں جو مجبورین ملک سے اور لوگ احکام کی تفصیل مذکور  
ہوئے مگر یہ مسائل متعلق التاویل اور مختلف فیہ ہیں اور ارفق و اولیٰ یہ ہے جو عاجز نہ مضبوط کیا اس لیے  
کہ عرف و حاجت و مطابقت اصول اس میں زیادہ ہے و ائد اعلم صلح میں وجہ بیع ہر اس لیے کہ بعد  
التفاد صلح دعویٰ ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق ہو تو بقدر استحقاق دینے  
والو کے ذمہ عائد ہو گا مثلاً زید نے صلح میں دو مکان دیے ایک مستحق نکلا اس کے قیمت ادا کرے اور  
بل میں روعیب اور قسین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ اموال ممنوعہ محرم سے نہ ہو مگر عید  
میں کوئی شرط نہیں اس لیے کہ وہ ساقط کیا جاتا ہے اور جب حقوق کا مقدار یا ثبوت میں اختلاف ہو تو  
جب قدر کم یا زیادہ دیا جائے عقود احسان ہے مگر اس کے واسطے کہ حق نہیں اس لیے کہ دعویٰ گویا یا حق کم  
کرتا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کر کے ذمہ پاک کرتا ہے اس صورت میں واپسی کیونکر ہو سکتی ہے ہر مسئلہ  
حق مالی جس قسم کا ہو اسی قسم کا عوض لینا چاہیے تاکہ شہرہ ہو اسے بجز مثلاً زید و عمر دے ایک قیمت  
کیوں نہ کا بویا اور صرف زید نے اس کا لیا اب ایک مقدار غلہ پر صلح ہوئی تو کیوں نقد ہوں یا نقد

غنی جائیں اور دوسرا قسم کا غلہ نقد دنیا جائز ہے ہاں اگر یہ کہا گیا کہ اس قدر لیکر باقی مٹی ہر کسی جائز نہیں  
 سمعہ و ساقیہ ہر دو سناقتہ نہیں حق تعلیم تو ہر شاگرد و مرشد و لکھن کا کیلئے سناقتہ نہیں ہونا چاہیے  
 الا وہی اسلئے کہ اگر کے حقوق سے بین جو اسٹا اپنے لیکن غلبہ کے لفظ سے سب کو لڑی مسائہ اگر  
 استاد یا باپ نے کہا کہ میں نے تعلیم یا خدمت یا توبہ میں ممان کر دی تو یہی ایسے غلو نہیں جو یہ تحقیق تک  
 پہنچ جائیں گے نگار ہو گا اور اگر صرف ترک خاست کرے تو سعادت ہو و مریگا فقر فاق جائزہ  
 یعنی وہ چیزیں جنہیں مالک کا اذن و شرط نہیں اسکی تین قسمیں ہیں ۱۔ وہ امتناع ہونے سے قبل جس میں  
 یہ ملک جیسے چراغ کی روشنی غلط و غیر کی بولگ کی گرمی کسی چیز کا تماشہ کسی آواز کا سنا سنا سنا  
 جو باوجود ملک و مقبوض ہو نہ کہ حکم انسانیت و مروت امتناع سے مستثنیٰ ہیں جیسے پانی آگ سرد ہونے کا  
 ضروری استعمال کی چیزیں نہ انکا سوال عار و ممنوع ہونے انکا محرم ہونے اشیا سے متعلقہ جو باعتبار  
 اتحاد و مروت و روابط و قرابت کہ بدون اجازت باہم مستعمل ہو اگر تہمین اس میں اشیا زانیس جیسے  
 کا اعتبار نہیں بلکہ اس امر کا ظن غالب ہونا چاہیے کہ باعتبار مراعات و ممانت کہ مالک برضا و رغبت  
 کرے یا نہیں یا مالک نے عموماً اجازت دیدی ہے غرض کہ بقدر ظن و رضا و اجازت استعمال جائز ہوگا چہاں  
 قسم میں نہ ملک ہر حق منع اور دوسری قسم میں باوجود ملک منع مگر چاہیے و مینون الماحون اذہ  
 تیسری قسم میں اجازت عادی کا اعتبار ہے اور سمولت اور عرف کو لحاظ سے غلہ ظن قائم مقام اجازت  
 کے کیا گیا فریب و دامور جو اہل معاملہ کے اس امید اور خیال کہ نہانی ہوں جو انکو کسی قسم سے پابند  
 نہ حاصل ہو مثلاً شہد آٹھ آنے سیر قرار پایا اور خریدار نے کہا کہ اس میں میل ہے باج نے دو لکھ  
 نکالا اور کہا اگر عمدہ منظور ہو تو روپو سیر لیجی اس تقریر سے خبر نہ لالہ ہو نہ کیا خیال ہو گا یا تازی  
 شامی اور پڑکی اور باسی تلی کر دی جس سے کل تنہائی تازی نظر آتی ہے یہ سب امور داخل  
 فریب ہیں مگر جبکہ بوجہ رزانی قیمت یا کمال رواج و شہرت یا ضرورت صحت یا تجارت وغیرہ  
 کسی قسم کا میل یا عیب کیا جائی اور بوقت استفسار خلاف بیانی نہ آوے نہ خود یہ کہے کہ اس میں کچھ  
 نقصان نہیں اور نہ یہ کہے کہ میں اسکی خرابی سے خبر دار نہیں تو باعتبار عرف و شہرت کو فریب نہ ہوگا  
 مشتری مطلع ہو یا نہ ہو جبکہ گونا گویں رشیم کو ضرورت ہو تاہو یا جو کوئی رشیمین مانگا ضرورت ہو  
 یا کیوں نہ ہو کہ لیر و فی آیدار ہو نہ کہ لیرے ترکا ریان سیراب رہنے کے لیرے ترکا ریان آیدار ہو نہ کہ لیرے

نظم الہامی

دشتر پانی ملا نایا شہد میں کوئی شے ملا تا جبکہ عن سوزیادہ نہ تو فریب نہیں ہو کر کوئی ہر شخص سہی  
 کیفیت جانتا ہو اور قیمت خالص کے علیحدہ و گران ہو کر جبکہ کنا پتہ یا صراحتہ انکار کیا گیا خدان یا کیا  
 تو فریب و دور و غلوئی سے خالی نہیں یا جو چیزیں اکثر ایک ہو صفت کی بجائے ہر ایک کے خلاف چنانچہ  
 مثلاً کپڑے کے تھان جو ٹو بجائے ہیں اب کسی نے کچھ استعمال کر کے دہلا کر چھو یا رنور کر کر چھو فریب ہو  
 یا جس میں شیش یا فریب سے غرض اسل یا وصف مقصودہ بدل جائے یا میل اصل شے سے یا عن سوزیادہ جو  
 فریب ہو نقصانات فریب باج پر نام ہو کر اگر مبیع بالکل بد لگیا ہے تو بیع باطل اور اگر کچھ ناقص  
 ہو تو خیاب عیب حاصل ہو گا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور ایسی چیزیں دیکھ کر مایوس ہو نقصان دین باطل کوڑے  
 میں ہنر طلبی کے ثبات ہو کہ باجے کو عدا فریب کیا مثلاً عرق باویان کر نام ہو کر اور شور و تیر یا ہر عرق  
 بالکل خراب دیا جس سے تمام دوا ناقص ہو گئی پس باجے کل دوا کی قیمت کا فائدہ دین ہو کر وہ نقصان  
 جواب اوس دوا کی خراب شدہ کی استعمال سے پیدا ہو فائدہ باجے نہیں ہو کر دوا دہو کہ جو عرقا  
 حقیر و غیر معتبر ہوں جیسے روتی کو ساتھ نہ لے یا گھونکو ساتھ کچھ اور ناقص چیزیں ملے یا وہ اوصاف جو چنانچہ  
 نہایت مشکل ہو معان ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من غشنا فلیس بنا رواہ بخاری  
 یعنی جسے فریب کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمان کامل تین ہر غزوہ یا شہد نہ تھا متفقہ  
 مل جس چیز کا تجزیہ خلاف مقصود یا خلاف عرف ہو جیسے درہی - تھان - چادر - ظروف -  
 حیوانات وغیرہ دین و صنف کے اعتبار سے تب مشن پیش یا کم ہو گا جب بیون  
 کہا جائے کہ یہ برتن سے سیر ایک رو پیہ یہ کپڑا کئی گز آٹھ آنے کے حساب سے بچا اور کل  
 اس قدر ہے تا کہ مبیع مجبور نہ رہے اب اگر وہ برتن یا کپڑا تول ناپ میں کم رہا ہے تو قیمت بھی  
 گنت بڑھ جائیگی مگر مشتری کو اختیار ہو گا کہ اسے یا نہ سلیم کہ کسی میں شاید مبیع خلاف مرضی ہو

و صنف کی پیشی دیکھ کر سے مشن پیشی کم نہیں ہوتی

نظم الہامی  
 دین و صنف کے اعتبار سے تب مشن پیش یا کم ہو گا جب بیون  
 کہا جائے کہ یہ برتن سے سیر ایک رو پیہ یہ کپڑا کئی گز آٹھ آنے کے حساب سے بچا اور کل  
 اس قدر ہے تا کہ مبیع مجبور نہ رہے اب اگر وہ برتن یا کپڑا تول ناپ میں کم رہا ہے تو قیمت بھی  
 گنت بڑھ جائیگی مگر مشتری کو اختیار ہو گا کہ اسے یا نہ سلیم کہ کسی میں شاید مبیع خلاف مرضی ہو

اور پیشی تم خلاف اولاد ہو اور اگر یوں کہنا کہ یہ چیز اس قدر اس قیمت پر بیچی تو بصورت اس کی مشتری  
مخیر اور بتقدیر پیشی بائع کو اختیار نہیں اور قیمت پیشی و کم نہ ہوگی کیونکہ میان و صفت یعنی مقدار  
مقصود نہیں پس اس کی وجہ سے شمن پیشی و کم نہ ہوگا جس کو ایک غلام بیچا اور کہا یہ کاتب ہر باب  
گروہ کاتب نہیں تو خریدار واپسی کا حق رکھتا ہے اور اگر کاتب ہی ہے اور شاعر ہو تو بائع کا حق کہ خریدار  
نہوگا ایسی بانٹ اور پیانہ ہو جو وہوں اور مقدار معلوم نہ ہو اور بیع فی الفور دیا جائے  
تو جائز ہے جس ایک آنی کے جو اس بیع کے برابر یا کم پوری بہر بیچے کیونکہ گو مقدار معلوم نہیں  
مگر بیع اشارہ سے صحیح ہو گیا بخلاف مسلم کہ اگر اس میں بیع قرض ہوتا ہے پس اگر یہ بیع یا  
درن ضائع یا ناقص ہو کر تو اندازہ بیع کا غیر ممکن ہو گا جامع صغیر یا قاضی یا سلطان کو بیع  
کر کیا حق نہیں ہے مگر جبکہ ضرر عام اور غبن فاحش ہو تو اور قاضی مسلم کو بیع حقوق کی محافظت کر  
نا جب ہو جائے بشورہ نرخ مقرر کر خریدن کے مسائل نہیں بلکہ اجرت و زین وکیل شہادت بیع  
و غیر ذہب بائع ہو اور وچو کا کنا پر کنا اور خریدی نامہ وغیرہ مذہب مشتری ہو وچو ۵۰ ہوشو پس ضرر  
اوسکا بیع منع ہے دویم جنس مال جب کہ گندم بعوض گندم یا جو بمقابلہ جو اس طرح نہ بیچے  
جائیں جس سے اونکی مساوات کا یقین ہو سکے جیسو اشارہ تخمینا و غیرہ کے بائع و مشتری کو طرز  
ہلک ہی شخص وکیل نہیں ہو سکتا مگر کھاج میں جائز ہے پس ولی یا وصی یا وکیل اپنے لیے اپنی تو سدا اور  
ولایت حق بائع یا موکل کا مال نہ خرید سکتا ہے نہ اپنا مال اوسکے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر صغیر کے  
باب کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں (دراہ کتاب الرہن) مسئلہ زید کو کہنے ایک مکان  
خرید لیا وکیل کیا اور عرو نے ایک مکان بیچ کر وکیل کیا اس زید کو مکان کیسے کیونکہ نہیں سکتا  
۸ چٹھی ڈالنا شمار ہے اور بیع اس کے ذریعے سے باطل ہے ضرور ہے کہ بائع مال کا مالک یا وکیل  
ہو ورنہ بیع موقوف رہے گا جو مال ہو جو خیار عیب یا خیار رویت یا خیار پسند کی ذالیس کیا جائے  
اوسکو بار بار ایک مصارف مشتری کے ذمی ہو کر (عالمگیری) اگر جبکہ بائع نے قرار کر لیا ہو اور  
جب تک مال بائع یا اوسکو گماشتے کو نہ ملے یا مشتری ذمہ دار ہے اور جس چیز کے لیے بار بار  
ضرور ہے وہ اوسے مقام پر پہنچی جاوے جان خریدی ہو (دشامی) یا جس مقام کا قرار کیا گیا ہو  
۱۱ امام محمد کے نزدیک ناشر بیع چرام کے بیع جائز ہے نہ اونکی ہاک کرینا اے پر ضمان (عالمگیری)

حلال جانور یا زمین کی اور اوس میں سے ایسی چیز لکھو جو اوس میں ہوتی ہے جس سے معدن زمین سے یا  
بچہ جانور سے یہ ملک ششتری کی ہے اور اگر ایسی چیز نہیں بلکہ باہر سے آکر ہے جیسو دھینے میں سے  
یا مرغ کو پیت ہو موتی تو وہ مال بائع کا ہو مگر مچھلی کے پیٹ میں موتی اور موتی سپی میں نظر کر  
تو متعلق مال ششتری کا ہے کفایہ سنا کسی حربی یا ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے یا وہ کسی مسلمان  
غلام یا کثیر مالک ہو تو اوس میں بیچنے پر مجبور کرنا جائز ہے اسیدیلح صحت پاک کر سچ پر ہی جبر کرنا جائز ہے  
(عالمگیری) سنا شہد کی کسی ریشم کا کپڑا مینہ شک (خراتہ المفتین) و حشوی در مدعہ مسلمان ہو سکے  
یا بے سکما کی ہو سکے بل (قائم خان) با حقی و با حقی و انت حرام جانور و ٹکی ٹریں کمال و غیر حشوی  
(شامی) گوپر (جاسع صغیر) بانس (حاشیہ جامع صغیر) کا بیجا بیچ اور فرق طور پر جائز ہے اور عالمگیری  
میں انہیں قوت کو نہ پر فتویٰ ہے سنا حرام گوشت جانور اور حشرات الارض میں کلام کیا گیا چر حن  
رج نے مطلقاً جائز فرمایا اور فضیل ابواللیث ذہبی تصریح کی کہ اگر اوس سے دو مقصود ہے تو جائز  
ہے (شامی) اور یہ قول بدین طور روکے گئے کہ حرام سے انتفاع جائز نہیں (در مختار) میں کتنا  
ہوں کہ جب بیع سمیات و مفطرات و فیل و غیرہ بلا کر بہت جائز ہو اور سکما کی تہی کا بہینار و اسے  
اور بوقت ضرورت سو مخزن سے جو تا و غیرہ ٹانگنا بکرا بہت جائز ہے تو اور جانور و نسک و قسم کا  
سنا بیع جائز بوقت ضرورت کیونکہ یہ ہر ایک کے اکل و شرب و لباس و غیرہ جائز نہیں ہو سکے ہیں  
حرام گوشت جانور و غیرہ بک سکوترین جبکہ کسی اور ضرورت میں بکار آمد ہوں اور حشرات الارض  
جیسو چھو سانپ و غیرہ ہی اگر بکار آمد اور مفید سمجھ جائیں تو بک سکوترین اور انکار متقدین کا حلال  
ہے عدم تعارض اور حاجت ہو تو وہ کہ مفت مل سکتی تو اور اس زما میں تعارف و حاجت و  
عدم دستیابی ثابت ہو عالمگیری میں ہے کہ جس تیلو کا خریدنا اور بیچنا روشنی سکے لی جائز ہے مگر  
ادریس بن زید و غیرہ نے جو انہیں حرام سمجھا ہے وہ اگر خرید کر یا بیچ کر کھائے یا پہنے یا استعمال کرے تو حرام ہے

بچہ جانور سے یہ ملک ششتری کی ہے اور اگر ایسی چیز نہیں بلکہ باہر سے آکر ہے جیسو دھینے میں سے یا مرغ کو پیت ہو موتی تو وہ مال بائع کا ہو مگر مچھلی کے پیٹ میں موتی اور موتی سپی میں نظر کر تو متعلق مال ششتری کا ہے کفایہ سنا کسی حربی یا ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے یا وہ کسی مسلمان غلام یا کثیر مالک ہو تو اوس میں بیچنے پر مجبور کرنا جائز ہے اسیدیلح صحت پاک کر سچ پر ہی جبر کرنا جائز ہے (عالمگیری) سنا شہد کی کسی ریشم کا کپڑا مینہ شک (خراتہ المفتین) و حشوی در مدعہ مسلمان ہو سکے یا بے سکما کی ہو سکے بل (قائم خان) با حقی و با حقی و انت حرام جانور و ٹکی ٹریں کمال و غیر حشوی (شامی) گوپر (جاسع صغیر) بانس (حاشیہ جامع صغیر) کا بیجا بیچ اور فرق طور پر جائز ہے اور عالمگیری میں انہیں قوت کو نہ پر فتویٰ ہے سنا حرام گوشت جانور اور حشرات الارض میں کلام کیا گیا چر حن رج نے مطلقاً جائز فرمایا اور فضیل ابواللیث ذہبی تصریح کی کہ اگر اوس سے دو مقصود ہے تو جائز ہے (شامی) اور یہ قول بدین طور روکے گئے کہ حرام سے انتفاع جائز نہیں (در مختار) میں کتنا ہوں کہ جب بیع سمیات و مفطرات و فیل و غیرہ بلا کر بہت جائز ہو اور سکما کی تہی کا بہینار و اسے اور بوقت ضرورت سو مخزن سے جو تا و غیرہ ٹانگنا بکرا بہت جائز ہے تو اور جانور و نسک و قسم کا سنا بیع جائز بوقت ضرورت کیونکہ یہ ہر ایک کے اکل و شرب و لباس و غیرہ جائز نہیں ہو سکے ہیں حرام گوشت جانور و غیرہ بک سکوترین جبکہ کسی اور ضرورت میں بکار آمد ہوں اور حشرات الارض جیسو چھو سانپ و غیرہ ہی اگر بکار آمد اور مفید سمجھ جائیں تو بک سکوترین اور انکار متقدین کا حلال ہے عدم تعارض اور حاجت ہو تو وہ کہ مفت مل سکتی تو اور اس زما میں تعارف و حاجت و عدم دستیابی ثابت ہو عالمگیری میں ہے کہ جس تیلو کا خریدنا اور بیچنا روشنی سکے لی جائز ہے مگر ادریس بن زید و غیرہ نے جو انہیں حرام سمجھا ہے وہ اگر خرید کر یا بیچ کر کھائے یا پہنے یا استعمال کرے تو حرام ہے

بچہ جانور سے یہ ملک ششتری کی ہے اور اگر ایسی چیز نہیں بلکہ باہر سے آکر ہے جیسو دھینے میں سے یا مرغ کو پیت ہو موتی تو وہ مال بائع کا ہو مگر مچھلی کے پیٹ میں موتی اور موتی سپی میں نظر کر تو متعلق مال ششتری کا ہے کفایہ سنا کسی حربی یا ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے یا وہ کسی مسلمان غلام یا کثیر مالک ہو تو اوس میں بیچنے پر مجبور کرنا جائز ہے اسیدیلح صحت پاک کر سچ پر ہی جبر کرنا جائز ہے (عالمگیری) سنا شہد کی کسی ریشم کا کپڑا مینہ شک (خراتہ المفتین) و حشوی در مدعہ مسلمان ہو سکے یا بے سکما کی ہو سکے بل (قائم خان) با حقی و با حقی و انت حرام جانور و ٹکی ٹریں کمال و غیر حشوی (شامی) گوپر (جاسع صغیر) بانس (حاشیہ جامع صغیر) کا بیجا بیچ اور فرق طور پر جائز ہے اور عالمگیری میں انہیں قوت کو نہ پر فتویٰ ہے سنا حرام گوشت جانور اور حشرات الارض میں کلام کیا گیا چر حن رج نے مطلقاً جائز فرمایا اور فضیل ابواللیث ذہبی تصریح کی کہ اگر اوس سے دو مقصود ہے تو جائز ہے (شامی) اور یہ قول بدین طور روکے گئے کہ حرام سے انتفاع جائز نہیں (در مختار) میں کتنا ہوں کہ جب بیع سمیات و مفطرات و فیل و غیرہ بلا کر بہت جائز ہو اور سکما کی تہی کا بہینار و اسے اور بوقت ضرورت سو مخزن سے جو تا و غیرہ ٹانگنا بکرا بہت جائز ہے تو اور جانور و نسک و قسم کا سنا بیع جائز بوقت ضرورت کیونکہ یہ ہر ایک کے اکل و شرب و لباس و غیرہ جائز نہیں ہو سکے ہیں حرام گوشت جانور و غیرہ بک سکوترین جبکہ کسی اور ضرورت میں بکار آمد ہوں اور حشرات الارض جیسو چھو سانپ و غیرہ ہی اگر بکار آمد اور مفید سمجھ جائیں تو بک سکوترین اور انکار متقدین کا حلال ہے عدم تعارض اور حاجت ہو تو وہ کہ مفت مل سکتی تو اور اس زما میں تعارف و حاجت و عدم دستیابی ثابت ہو عالمگیری میں ہے کہ جس تیلو کا خریدنا اور بیچنا روشنی سکے لی جائز ہے مگر ادریس بن زید و غیرہ نے جو انہیں حرام سمجھا ہے وہ اگر خرید کر یا بیچ کر کھائے یا پہنے یا استعمال کرے تو حرام ہے



۱۲ خرغام یا کجی گیتی بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول بطور لین پھل ظاہر و باطنی بعد ضرورت  
 پہلے سے پہلے سے جب کچنا شروع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیع ناجائز و سلیکوی مع معدوم ہوا اگر اس میں  
 پہل بیخیا ہو تو کل بیع معزز میں جا کر جو بیکر اور مدت و معین کرے جس میں غالباً پہل یک جائز میں معزز  
 میں کی امتثال نہ ہونے کی شکل دوم میں اگر گات لین کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ گات بیکر گات  
 پر پہل رہی ہو تو اس میں جہوری عدم جواز کا حکم دیتے ہیں مگر حوائی اور فضائی جو ان پر فتویٰ دیا ہو اور  
 استحسان مروی جو محمد سے اور ترجیح دی اسوشامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایک وقت ان میں  
 میں ہر کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئی ہو تو امام محمد کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اس لیے ہے  
 کہ قبیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھنا کینکے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگر حیدر اسکے پتے وقتاً تو تھا کھلا  
 کرتے ہیں کہا شامی نے کہ ہمارے زمانہ میں سخت ضرورت ہوا اسکی اور در و گنا آدمی کا عادت سے مشکل  
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل بک گئے اس نہایت چوتھے  
 چوتھے پہل بشرط ترک اسکا عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہاں اگر چوتھے پہل بیکر تابع بخوشی دیکر کہ  
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نمونہ بن آئے وہ ہنسنے غلو کیا یا تا بہ جنگلی آثار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز  
 اور اگر بعد ظہور آثار بیع واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا سے عرف یہ قرار پایا کہ بیکر پہل ختم  
 رہینگے اور مشتری پہلون کی محافظت وغیرہ کے لیے درخت پر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جواز میں اختلاف ہو  
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیع جائز ہوا لیکن اگر ایک شے خریدی اور قبضہ کر لیا  
 اور قبل ازیں قیمت مرگیا اور سوا اس شے کے اور مال نہیں تو بائع اور دوسرے قرضہ اور برائین  
 (محل) اور اگر بائع نے بیع نہیں دیا اور شے وصول کر لیا اور مرگیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو دوسرے  
 قرضہ اور اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین موجود ہوا اور شے غیر معین ہوا اور یہی ثابت  
 و خبر ۱۲ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں  
 تھا کہ مال چکا یا پیر بائع نے بجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پہنچا یا مشتری نے آدمی لکھری  
 پہنچا یا یا بقرہ کہ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں در اور بھی جاری ہیں سب منع ہیں سلیکوی کا عین انکار  
 یا تراض کا احتمال باقی ہو اگر مال ریل یا ڈاک وغیرہ پہنچا جائے وہ مرسل البیعت کہنے میں  
 نہیں آتا اور صورت ہاک بیچنے والا ذمہ دار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا

۱۳ خرغام یا کجی گیتی بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول بطور لین پھل ظاہر و باطنی بعد ضرورت پہلے سے پہلے سے جب کچنا شروع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیع ناجائز و سلیکوی مع معدوم ہوا اگر اس میں پہل بیخیا ہو تو کل بیع معزز میں جا کر جو بیکر اور مدت و معین کرے جس میں غالباً پہل یک جائز میں معزز میں کی امتثال نہ ہونے کی شکل دوم میں اگر گات لین کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ گات بیکر گات پر پہل رہی ہو تو اس میں جہوری عدم جواز کا حکم دیتے ہیں مگر حوائی اور فضائی جو ان پر فتویٰ دیا ہو اور استحسان مروی جو محمد سے اور ترجیح دی اسوشامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایک وقت ان میں میں ہر کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئی ہو تو امام محمد کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اس لیے ہے کہ قبیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھنا کینکے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگر حیدر اسکے پتے وقتاً تو تھا کھلا کرتے ہیں کہا شامی نے کہ ہمارے زمانہ میں سخت ضرورت ہوا اسکی اور در و گنا آدمی کا عادت سے مشکل ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل بک گئے اس نہایت چوتھے چوتھے پہل بشرط ترک اسکا عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہاں اگر چوتھے پہل بیکر تابع بخوشی دیکر کہ جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نمونہ بن آئے وہ ہنسنے غلو کیا یا تا بہ جنگلی آثار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز اور اگر بعد ظہور آثار بیع واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا سے عرف یہ قرار پایا کہ بیکر پہل ختم رہینگے اور مشتری پہلون کی محافظت وغیرہ کے لیے درخت پر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جواز میں اختلاف ہو جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیع جائز ہوا لیکن اگر ایک شے خریدی اور قبضہ کر لیا اور قبل ازیں قیمت مرگیا اور سوا اس شے کے اور مال نہیں تو بائع اور دوسرے قرضہ اور برائین (محل) اور اگر بائع نے بیع نہیں دیا اور شے وصول کر لیا اور مرگیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو دوسرے قرضہ اور اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین موجود ہوا اور شے غیر معین ہوا اور یہی ثابت و خبر ۱۲ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھا کہ مال چکا یا پیر بائع نے بجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پہنچا یا مشتری نے آدمی لکھری پہنچا یا یا بقرہ کہ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں در اور بھی جاری ہیں سب منع ہیں سلیکوی کا عین انکار یا تراض کا احتمال باقی ہو اگر مال ریل یا ڈاک وغیرہ پہنچا جائے وہ مرسل البیعت کہنے میں نہیں آتا اور صورت ہاک بیچنے والا ذمہ دار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا









شرط ہو تو عدم ہر اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط معلق ہو اور واجب تعمیل اور شکل سوم  
 میں ہر حال وعدہ ہر اسلیک کہ شرط معلق واجب العمل ہے اور امر معمولی کو تعمیل غیر ممکن اور  
 وجوب امر مشکوک الوجود کا تکلیف بالالیاق ہر اور تکلیف مرتفع ہر اگر ایسے معاملہ یوں کہ جو جائز  
 کہ اولاً قیمت و قسم و مقدار بیع و من مبین ہو جائے ہر مشتری مدت معین میں باقساط سینہ  
 لیا کر ہو تو بحسب معاہدہ بیع مضائقہ نہیں جسکے زید و عمر و سر لیک کتاب کی ہر ار حلد خرید کی  
 جو بالفعل تیار نہیں پس بعد تیاری یہ بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی جسکے عادت ہر کہ  
 مبتذل چیز نہیں کہ تا بعد بیع بعض کچھ زیادہ لینا اور عہدہ اموال میں دستوری لیا کر تو این  
 پس یا اگر عاقلین میں شرط یا ضرورت معلوم ہو تو بعد بیع ہر تو گناہ بیع ہو اور دستوری چیز و من  
 ہر بیع فی روپیہ لیک آنہ دستوری ٹھہری تو حجب زید نے سولہ روپہ کا مال لیا یہ سمجھا گیا کہ پندرہ  
 کا من قرار پایا تھا اگر نہ قرار پایا نہ دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر با بیع  
 برضا و یا بطور افرونی بیع و کمی غن جاکر ہر ورنہ جبر و ظلم ہو مگر بدون شرط ایسی گفتگو مذلت  
 سوال یا شائبہ ظلم و غالی نہیں لیکن جبکہ با بیع و مشتری میں جبر آہو تو بیع صحیح و لازم ہوگا  
 اسلیک کہ بعد ایجاب و قبول کو کسی شرائع اور شرط کا اثر مرتب نہیں ہوتا مثلاً ۵۔ جن چیز و نمکی ناپ یا  
 قیل یا شمار میں زیادتی یا صطلح عام معروف ہو وہ چیزیں اوسے حساب سے بکین گی مثلاً  
 خرزہ جبکی پیسری چھ پیسری سمجھی جاتی ہے یا آم جبکہ اسلیکٹر الین اٹھائیس پنجو کا کہیں چھپیں  
 پنجو کا سمجھا جاتا ہے لیکن جبکہ مقدار افرونی معین ہو جیسے گوشت جو عموماً بہت جکٹا ہو لکھتا ہے  
 یا ایسی اور چیزیں تو بیشک زیادتی کو نسبت مشتری کو دعویٰ کرنا خواہ ظلم ہے خواہ سوال اور  
 با بیع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسے اختیار ہو لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرورت ہے  
 کہ مقدار قرار دے زیادہ اور یہ گمان کہ با بیع کچھ کم تو لے ہر اسلیک زیادہ لیا جاتا ہے بعض  
 لغو ہے اسلیک کہ اولاً یقین کی کا کہیو نہ ہو دوم مقدار کی کے معلوم نہیں ۱۵۔ جانور حرام ہو یا حلال  
 اوسکی ہڈی اور اوسکا چھڑا اور زخم کیا گیا ہو تو اسکا گوشت پر سبھ پیا جائز ہے سوائے  
 آدھے اور خنصر زید کے ۱۶۔ زید نے گوشت ۲۴ سیر حمل لیا اور موضع قطع  
 معین کیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع تعین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

شرط معلق

بیع با بیع

کلمہ گنج مخارر کہ وہی شریعتی یا فتنہ پرست شریعتی اگر برضا نہ دے کوئی دوسری چیز چاہی مثلاً داد ہو تو اچھین قیمت بھاری کا اختیار ہے ۳۳

مین مضائقہ نہیں اور اگر شیرینی چاہی یک بتالین ہر خریدی مقام معین کرے یا نہ کرے بیع صحیح ہو اسلام  
 کہ شیرینی سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گوشت متفاوت اگر کچھ الیا اور جانب قطع نہ معین کیا تو  
 بیع باعتبار عرف صحیح ہوتی اسلام کہ تھان کر دو کنارے ہوتی ہیں ایک نہایت عمدہ اور دوسرا اوس  
 اگر اور عرفا اسی طرف سے کچھ اوتا جاتا ہے پس جانب قطع معلوم ہوتی ہے زید و تھان یا ایک کچھ  
 پور اگر دو حساب رسول لیا اب کنارہ تھان کا با قیمت زید کو لیا چاہے اسلام کہ عرف یہ ہے کہ کنارہ  
 کنارہ کی قیمت نہیں ہوتی اگر چہ کچھ دفعین الیا عرف ہوا یعنی بالغ کو نہ دینے اور قیمت زیادہ  
 لینے کا اختیار ہے ۵۲۷ باب اور بعد اوسکہ داد یا وہ شخص جو بالغ کا ولی قرار دیا جائے اوسکی  
 طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کمال نفع ہو اور خود ہی یہ لوگ  
 یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ عقین فاحش ہوا اور لیا مال یہی یتیم کے لیے خرید سکتے ہیں جبکہ غیر کی  
 حاجت یا شفقت ہو لکن اگر باب بچلن اور فاسق ہو تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے  
 (عالمگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیا پر لازم اور جملہ مسلمانوں کو کے لیے  
 موجب حسنا ہے جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا ترستی سے معاملہ کرے  
 اور اوسکا مال ناحق نہ خود کھائے نہ ضائع ہو ذرے ۵۲۸ جب کوئی چیز منہلی واجب الادا ہو تو قیمت  
 دنیا جائز نہیں مثلاً زید نے جو دو سہ ایک کھڑے ہو چو کو یا بعض دس من گھونڈ خرید یا گبی یا شکر  
 یا غلہ اوسکا عصب کر لیا اب رو چو یا گھونڈ یا گبی یا شکر یا غلہ دنیا چاہے کچھ دوسرے معدوم ہو جا  
 جیسے شکر ممکن ہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے ۵۲۹ زید و ہندوستان میں ایک کتاب چار روپے کو  
 بیچی اور وہ میں مشتری سو یہ تصفیہ ہوا کہ چار روپے کو قیمت لیا اب قیمت باعتبار مکان ہزاران  
 بیع واجب ہو گئی پس اگر ہندوستان میں چار روپے کا سا ماسر سونا اوسدن ملتا ہو تو وہی  
 سا ماسر بیگانہ پیش ہو کہ (شامی) ۵۳۰ زید و مال جبکہ یہ شرط کی کہ اسکی قیمت کر و پے کو عوض  
 کو فلاں مال بیگانہ مال معلوم ہو یا مجہول شرط فاسد ہے اگر داخل عقد ہے اور بعد ختم بیع قیمت قرار  
 دادہ لازم ہوگی ۵۳۱ اگر دونوں نے تمسخر اور منہل میں بیع کی شفقت نہ ہوگی اور شحاح اور طلاق  
 اور عتاق ہر جائز ہے ۵۳۲ یہ دونوں کی مال دین کے پاس بھیجے یا کہ قیمت بازار پر اسے  
 صاحب کر لے اور قیمت دو نو نو معلوم ہو تو بیع جائز ہے کی ورنہ نہ در شامی ۵۳۳ ہندی اور

فائدہ حقیقی مال خرید و فروخت میں مضائقہ

۵۵۰ منہلی کا عوض منہلی ہی

شک اور منی کا ذکر اور برائے مسلمانوں اور وہ جو مسلمانین کے دفتر میں مرقوم اور خزانہ میں معمول  
 ہو تو میں ان کا بیجا جان نہیں اس لیے کہ یہ خود مال منقسم نہیں اور اصل یہ ہے کہ مقبوض ہے نہ مقنن  
 تسلیم اور حفاظت وغیرہ میں اگر بیع حق آئیدہ کی کئی عینے استقرار ہو یہ چاہوید و آئیدہ سے تم لیا کرنا  
 تو یہ حقوق ابھی خود موجود نہیں وقتاً فوقتاً حادث ہو تو جائیداد اور اگر کچھ روپیہ بیجا یا بیجا سے  
 بیع دین سے اور بیع دین کو دین یا کئی بخت جائیداد (شامی) ملک زمین یا کسے کچھ روپیہ لیکر کر کو  
 مستولیان و نکالنے کے ساتھ پیش کیا اور سفارش کی کہ آئیدہ سے یہ پایا کر سے میں دست بردار ہوا  
 اور حاکم نے منظور کر لیا استغور تعین زید سے جو کہ کسے لیا وہ بطور وعدہ و خراج احسان ہے  
 قیمت بخلات اس کے زید سے شمر کے بخت ایک بیجی اور کہا کہ بیع کر کے پاس توڑ اوس سے  
 لیا اور کر کے دنیا اور عمر و نے اوس سے لینا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوگی مگر اصل ذمہ داری  
 زید پر ہوگی نہ بیان حق لینے بیع موجود ثابت ہو اور وقافت میں مقنن اور حادث  
 زید نے ہزار کا مال ہرین بطور خرید اگر فی ماہ دو سو روپے کا لیا اگر کل مال موجود ہو اور شرط اقساط  
 صلب عقد میں داخل نہیں ہو سب مال باک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کہ نہ پڑ گیا اور  
 اگر مال موجود نہیں تو یہ وعدہ بیع ہر البتہ یہ شرط کہ بائع ضرورتاً قرض دے گا وعدہ قرض ہر اور یہ  
 وعدہ کہ کس قدر روپیہ شری کا پیشگی رہ گیا بحیثیت بیع صحیح ہے سبک و معاملات جن کو  
 اور عدم جواز و نونو کا دلیل ہو سکتی ہے اور کس طیف انصاف سے یہ نظر اور نسا و کا خون نہیں  
 اگر ابتلا عام اور ضرورت شدید ہو تو جواز کی تاویل اولیٰ ہے اس لیے کہ استغور تعین ہو یا مسلمان معاملہ  
 سے بچیں گے اور فعل اوکی اتباع شرع سے متبرک ہو جائیگا اور خلاف شرع امور کا رواج نہ ہو  
 اوٹھ جائیگا اور عافیت مقام اشتباہ میں اگرچہ احوط ہو مگر ہرج اور معاملات کو انسداد اور عدم  
 فسق کا دفع اوس سے بھی زیادہ مناسب ہے پس پراچیسری نوت میں اگرچہ ضرورت ہو مگر تعین نہیں  
 مال ہے اور منافع رہن کی اجازت میں سود خواری کا انسداد اور اشاعت فساد ہے لہذا اگر  
 اجازت نہیں ہو سکتی اور جواز سہمی و اجارہ اشجار و معاملات متعلقہ شرط معلقہ وغیرہ کی نہ  
 انس مخالف ہو نہ کوئی فساد بلکہ ترک انکشاف کل اور معاملات میں منحل اور موجب نفسی عام  
 ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور صاحب منتخب مختار الاقتیار فی التشریح کردی ہر کہ معاملات

فقہ اور وقافت کا بیجا شرط خرید و فروخت و معاملات بیع میں تاویل جواز اولیٰ ہے



ان مصارف میں باعتبار نیت و محل کے ثواب ہو اور دنیا و دنیا انگیز امور یا ہر ایک مسلم ہر ایک کا فرض ہے  
 ہو یا غنی دوم حیات اور یہ خواہ ضروری ہو یا غیر ضروری جیسے زکوٰۃ - قرطانی - فطرہ - نفقات و آجہ و خند  
 کفارہ خواہ غیر ضروری جیسے ساقیہ - غنی کرنا انسان نہ چاہیے اور بیشک حالت انتظار و رخصت  
 کرنا لازم ہے کہ ان احکام مختصر بیان کرنا چونکہ ہمیشہ کیسے اپنا مال ہمیشہ کیسے بلا حوض دنیا اس میں  
 قبول شرط ہو اور بیشک قبضہ پناہ ملک زمین آؤ و آہب کو واپسی ہر ایک کا اختیار ہے مگر اسے جبکہ فاسد  
 رحم رحم کر دیا ہو یا مال ہلاک یا زیادہ ہو گیا ہے مکان گر گیا یا خام پختہ ہو گیا یا گیا ہے جس حال میں  
 ہو وہ سب لکھنا ضروری ہے عار و مناسب و وقت تک و وقت لازم ہو گا مثلاً زید نے عمر کو ایک  
 شے لے کر کہ پھر سے لے کر برتن جیسے کوئی شے پر مال لگا کر پھر سے لے کر کسی مجمع یا بازار میں گیا مگر کسی  
 قریب میں بیٹھنے ہوئے ہیں اب بیشک دوسرے کشتی لے کر یا عمر بازار سے گھر میں واپس نہ آئے یا قریب  
 تمام نہ ہو واپسی نہ ہو کیسے جبکہ کوئی معاوضہ ہو گا یا کیا ہو تو وہ ہر ایک کا اختیار ہے اور معاوضہ کی ایک  
 قسم کی بیع ہو جائیگی مسئلہ زید نے بکری سے شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے روکنا  
 یا فلان چیز دیدے تو میں بکریہ مکان پر کر دوں اگر بکری سے شرط پوری کی تو زید پر عید لازم ہو واپسی  
 مختص ہو ورنہ نہ عید ہر ایک کا اختیار ہے اور اگر وہ سب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا لیا کہ  
 فی ہر ایک کتاب بعد از قیام شہر خوب کرے سو ہو بکریہ کا خریدنا کر وہ ہر ایک کی کمال لیا نکلتا و اتحاد کر دے ہر  
 سو ہو بکریہ و آہب کو دیکھ لے یا آہب بخرش حاجت روائی و اعانت سو ہو بکریہ نہ بخرش مناسب  
 رسول اللہ تو حق تعالیٰ سے اسید عفو ہے مسئلہ اگر آہب و آہب میں جنین کمال رہا کیوں جو ہے  
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستحق کیا کرتا ہے و انہیں نہ سوال ممنوع ہے نہ عذر  
 سو ہو بکریہ کا استعمال کر دہ ہلاک یا باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انضباط کا نتیجہ اور موجب انضباط و محبت ہو  
 اور آخرت نے اگر شرف و فخر حاصل ہے کہ ان کو وغیرہ طلب فرمایا ہے لہذا جبکہ ایسی انضباط بولے جائیں جو  
 سوال یا پسہ پر صحت مسان و دالت کرے تو اس کا حکم دیا جائیگا حد فقہ واپس نہیں ہو سکتا  
 حدیث میں وارد ہو کہ خرچ کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر یہی حد ہے اور موجب اجتناب  
 غلو کو حد لینا جائز نہیں سوال جو محتاج کس پر قادر ہو یا جسکو پاس لکھن کی قوت موجود ہو  
 اسے سوال ملال نہیں اور سائل جبکہ ہانک ہانک کر جمع کرے وہ مال نصیبت ہے و عالمگیر ہے

مسئلہ اگر آہب و آہب میں جنین کمال رہا کیوں جو ہے  
 مسئلہ اگر آہب و آہب میں جنین کمال رہا کیوں جو ہے  
 مسئلہ اگر آہب و آہب میں جنین کمال رہا کیوں جو ہے



عاریت اپنی مال پر چند دن کے لیے کہی کہ تو قابض کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت اگر معین و موثقت ہو تو شرط سے زیادہ نفع نہ کرے ورنہ عند اللہ ماخوذ اور در صورت کسی نقصان کے ضامن ہو گا اور تعین اور موثقت نہ ہونے کی وجہ سے مالک طلب نہ کرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو بھی مستعار دی جاتا ہے اگر وہ شواہد اختلاف استعمال سے خراب نہ ہو مالک کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مال واپس لے کر موثقت میں قبل وقت و حدہ خلائی ہو جائے جبکہ وہ ایسی ضرورتوں میں ہو جتنا ذکر ہے میں گزرا یا زمین بغرض زراعت کی تھی اور کسیت ابھی تیار نہیں تو وہ مال یا زمین باجرت مثل وقت حاجت تک مستعیر کے پاس رہی مسئلہ زمین موصوبہ پر باغ لگایا یا مکان بنوایا تو اگر زمین موثقت تھی اور مالک ذوق قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین تھی ان صورتوں میں مالک زمین کو سودہ باغ یا مکان کے لئے اور مستعیر کو قیمت دیا اگر اسے اسلیم کہ اسے اس میں مغالطہ دیا گیا کہ مستعیر اپنا عمل کر دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کچھ نقصان نہ ہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو ضرور ہے کہ مستعیر اپنا عمل لیا گئے اگر زمین کا نقصان ہو ورنہ قیمت کٹی ہو کر درختوں اور کدوئی چھوٹے کھجور کی بلیگی اسلیم کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے ماخوذ ہے جن چیزوں سے بدون مالک زمین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپے پیسے وغلہ ان میں عاریت نہیں وصیت میں شرط ہے کہ سادھی حربی ہو ورنہ وارث نہ دے تھائی مال سے زیادہ وصیت کی ہو تو بعد موت وصی بعد تکفین واداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تھائی مال سے زیادہ کے اور وارث راضی ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت لیا اور وہی تھائی بلیگی احکام سمجھ سکتا ہے اسلیم حکم نافذ ہے جسکو ذریعے سے مسکوک ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر سلوک میں اصلی لینے پانڈی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مٹن حکم لینے صرف سکے کے وجہ سے یا مطلق عام یا بتکم سلطان مٹن قرار پایا ہے تو اسکو دو قسم میں پہلے اول مال مشقوقہ جیسے فلوس وغیرہ وغیرہ کہ اگر وہ مٹن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو باجر ذریعہ دوم اسوال مبتذلہ جو بنفسہ کوئی مال نہیں اور جب رواج نہ ہے تو بہ نسبت شے کی مقدار معذور جائیں جیسے شامی نوٹ تیس سکے اول لینے فلوس وغیرہ مٹن صحیح ہیں اور حلالہ حکام مٹن اصلی ان پر مرتب ہو کر مٹن تقابض العبدین قبل الاذتراق شرط نہ ہو گا (عالمگیری) ہے

مستعیر باغ یا مکان کے لئے اور مستعیر کو قیمت دیا اگر اسے اسلیم کہ اسے اس میں مغالطہ دیا گیا کہ مستعیر اپنا عمل کر دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کچھ نقصان نہ ہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو ضرور ہے کہ مستعیر اپنا عمل لیا گئے اگر زمین کا نقصان ہو ورنہ قیمت کٹی ہو کر درختوں اور کدوئی چھوٹے کھجور کی بلیگی اسلیم کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے ماخوذ ہے جن چیزوں سے بدون مالک زمین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپے پیسے وغلہ ان میں عاریت نہیں وصیت میں شرط ہے کہ سادھی حربی ہو ورنہ وارث نہ دے تھائی مال سے زیادہ وصیت کی ہو تو بعد موت وصی بعد تکفین واداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تھائی مال سے زیادہ کے اور وارث راضی ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت لیا اور وہی تھائی بلیگی احکام سمجھ سکتا ہے اسلیم حکم نافذ ہے جسکو ذریعے سے مسکوک ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر سلوک میں اصلی لینے پانڈی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مٹن حکم لینے صرف سکے کے وجہ سے یا مطلق عام یا بتکم سلطان مٹن قرار پایا ہے تو اسکو دو قسم میں پہلے اول مال مشقوقہ جیسے فلوس وغیرہ وغیرہ کہ اگر وہ مٹن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو باجر ذریعہ دوم اسوال مبتذلہ جو بنفسہ کوئی مال نہیں اور جب رواج نہ ہے تو بہ نسبت شے کی مقدار معذور جائیں جیسے شامی نوٹ تیس سکے اول لینے فلوس وغیرہ مٹن صحیح ہیں اور حلالہ حکام مٹن اصلی ان پر مرتب ہو کر مٹن تقابض العبدین قبل الاذتراق شرط نہ ہو گا (عالمگیری) ہے



[illegible]

دو ستر فاس کا ہو جائیگا اسکے قسم دوم یعنی اسوال مبتدئہ بیشک سکیات ناجائز سے ہیں کیونکہ یہ  
 سکتا ہے کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دی جائے جس سے بدولن لڑوہ شر و طراز ائزدہ و مضر کے وہ اپنا حق نہ پاسکے  
 اور ان سکوٹے نفع کشنے کے لیے ضرورت ہے کہ اس کو اس قلم سے ستر کرے ستر فوراً صرف کر دے اور نہ انصاف  
 سلطنت یا غرضی حکم کا خوف ہو کہ اس لیے سکوٹا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو ناخوگوار کرے گا  
 اگرچہ بعد حکم کا کیا کوئی حق میں ضرورتاً ناجائز ہے لیکن ستر اس شخص کو جس سے وضع کیا یا جس سے  
 اس کو پایا ہے اور کسی کے حکم اور بصورت انکار بکرم رواج غیر کرنا یا بیت المال سلامی یا اسوال یتیم کو  
 یا دوسرے امور سے کر دیا وراثت یا کسی حق کا حق میں ایک نئی چیز کرنا خوف ظن یا صاعقت ناجائز ہے  
 اور مکتبہ عناصر اور نوٹ وغیرہ میں زکوٰۃ چاندنی واجب ہو اور تقابل البدلین سابقہ اور جس  
 صورت میں ایسے ناجائز سکوٹے یعنی واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت دنیا پر کی جیسے زید و انکلیہ  
 کا نوٹ فرض لیا یا کسی معاوضہ یا اجرت میں اس پر عالم ہو یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور  
 اس کو ضائع کر دی یا دایر امانت یا رہن میں تاخیر کر یا عناصر ہو اور رواج جاتا رہا یا قیمت اس کو  
 لینے لیا کہ روپی ہو کر نہ وہی شے یعنی کیونکہ اگر وہی کاغذ ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جاوے  
 تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور ماریون پر نفس الامر میں ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو بدولن کو  
 روپے اور نوٹ کسی میں غدر ہوتا نہ نفع نہ نقصان کہیں اب بھی اس کو نقصان نہیں ہے اس لیے کہ  
 مقصود ان سکوٹوں میں غرض ثنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اس کے لیے زمین غدر نہیں کرتا پس  
 جب رواج جاتا رہا اور سکوٹیت مرتفع ہو کر ثنیت بھی نہ رہی اب اگرچہ ضرورتاً باقی ہیں مگر حقیقتہً  
 ضائع اور ہلاک ہو گئے ہیں کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سیوہ یا جانور جو مریض یا بیمار  
 قابل استر دہ نہیں رہتا ہاں اگر یہ سکوٹے بطور ذمہ داری نہیں جیسے امانت یا مال میراث یا واپسی  
 مہزون وغیرہ تو وہی سکوٹے یعنی وہ جانیکو مسئلہ مستحق کے حکم یا رضا سکوٹین جمع کر دے یا روانہ کرے  
 یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو بدولن ذمہ دار نہیں بکلاف قیوم کو  
 کہ محض رواج اور سکوٹے سے مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور ثنیت عارضہ اور ضبط حاکمان  
 وسیلہ حصول اسوال میں مال سے بھی مال اور شے اس کا نام ہو اب اگرچہ عروج بہرین ایسا نقصان  
 نہیں آسکتا کہ بالکل ستر دم ستر جائے بلکہ بوجہ نجافت جس بیشی و کم کر تیسر شکل ہے اور کجائ

صلہ حصول اسوال میں مال سے بھی مال اور شے اس کا نام ہو اب اگرچہ عروج بہرین ایسا نقصان نہیں آسکتا کہ بالکل ستر دم ستر جائے بلکہ بوجہ نجافت جس بیشی و کم کر تیسر شکل ہے اور کجائ

نام جائزست کہ خرید اور چلن جائز ہمارے ہاں تو سب قیمت میں آیا ہو یا نہ سب باقی اور قیمت سکے واجب الادا  
 ہوگی بخلاف فلس وغیرہ کیونکہ وہ حقیقۃً متقابل مبیع کو ہیں اور نوٹ و چھروہ باعتبار اپنی  
 قیمت کو منشن قرار یا ستم میں کا خدات زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک شراب میں روپیہ کے  
 طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینے والا مجبور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ ناجائز ہی اور ناجائز  
 کی قیمت سے ملحق ملک اوسمیں فنا ہر پس ہشی دکنی اوسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرافی سے  
 جائز ہے کیونکہ اٹھان حکم بالفرد کسی اصلی منشن کو فرج ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کو نام سے وضع کیا  
 گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کا اعتبار سے معین ہے اور اشرافی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہو سکتا  
 جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا چکے ہیں اگر بٹے معین نہ ہو تو بعد ستمائی بٹے ہو  
 قیمت اصل سے جو جائیگی اور اگر بٹے معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو یہ مثل تمسک کو  
 یہ حکم اسکا اسو صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ادن کے تجارت میں  
 مستحق نوٹ اما تھان دونوں میں بہت تھوڑا فرق ہے انکے بیچو رہن رکن روپیہ کو شکر  
 سرکار سے نہایت ہر اسلیو کہ اصل روپیہ دینے والے کے برخلاف ہوتی ہے کہ سود اسکا اسکی اولاد کو  
 منسلک ہے بلکہ اصل روپیہ دینے والے کو اسکی اولاد کو منسلک نہیں ہوتا سودی جنکا سود کل  
 سے ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو اگر تھی اور بدون رجسٹری سرکار تک نہیں سکتا نوٹ قسم اول  
 جبکہ اولاد کو رواج نہ ہے یہ ہار دن نوٹ مثل تمسک کی ہیں انکا بیچنا بہ کرنا نہیں رکنا ممنوع ہے  
 بلکہ یہ کہ دیکھو ان خرید اور قیمت میں ہشی دکنی ہنوبان بائع جو ہشی عفو کردی تو مضافہ نہیں آتے  
 ہستند روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے واصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لیا کر ہم  
 کہہ دیوں لینے موٹا کر کے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پورا ملجا ہی پرتے اور پار  
 روپیہ سود کو نام سے دتا ہے لینے والے کو ہر منشن مسئلہ خریدنے میں ہر کہ بیروں کو لیا  
 کا نوٹ سودی پایا تب زید کو لیا کر روپیہ کامل لیا جائے اسلیو کہ روپیہ بطور سود لیا  
 نہ وہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا یا پایا  
 وہ سودی اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینے والا اصل روپیہ کی نیت کرے اور دوسرا سے  
 مجبور کو تو یہ نیت قضا و دیانتا سے ہے مسئلہ خرچہ کو نوٹ میں زکات واجب ہے مگر سودی نوٹ میں جو خرچہ

ہاں ہر شے جائز ہوا کہ اسکا ہر سودی لینے والا سے مستحق ہے ہر سودی لینے والا سے مستحق ہے ہر سودی لینے والا سے مستحق ہے

بطور سودا و زمین زکوٰۃ نہیں بلکہ اصل بالمیلین ہے جسب یہ زکوٰۃ اس وقت مقام پر جائیں جہاں پہلے  
 نہیں تو یہی ہشک کی طرح فروخت نہیں ہو سکتا جہاں اگر اصل بالمیلین یا اس کا لکھنا خیر سے تو نہ  
 نہیں مگر زیادہ لینا منع ہے اور کمی بطور استعاضہ قرض جائز ہے نہ بطور نرخ وغیرہ اور شامی وغیرہ  
 اس سبکات کا یہی قیاس ہے اگرچہ کاغذ کے نمونہ کے حقیقت میں ایک ہشک یا معاہدہ ہو جو تاخیر  
 یا کسی اور چیز پر کندہ کیا گیا ہے مسئلہ زیر فی سہ روپیہ کا نوٹ پاراشہ فرمایا جو ۲۰ روپیہ کی ہوتی ہے  
 فیروز آبادیہ سالانہ نقد اجرائی اور قرضہ فاسدہ اور اگر یہ نوٹ ماعہ یا بعد روپوں کے خرید یا تو قرض و نقد دونوں  
 جائز نہیں مسئلہ زیر فیروزہ کا نوٹ ۹۰ آئی کو نقد اچھا جائز ہے اور قرض اچھا تو جائز نہیں اور  
 گندون یا گندوں یا پیسوں جو جس طرح چاہیں چھوڑ جائز ہے مسئلہ زیر فیروزہ روپیہ کے نوٹ خرید  
 اس پر روپیہ یا نوٹ فی الفور دنیا میں نہیں بلکہ قیمت مساوی ہو اسٹامپ اسکی دو قسمیں  
 ہیں ایک اجرائی جیسو ریل یا ڈاک کو ٹکٹ یہ ایک رسید ہو جس کا روپیہ ایک جائز اجرائی لیا گیا ہے و شرا  
 کی ہر طرح جائز ہے اسلیو کہ حقیقتہً اجارہ ہو اور صورتاً بیع اور یہ عرض ہیں شن نہیں پس انہیں  
 زکوٰۃ بدون نیت تجارت کو جائز نہیں بخلاف نوٹ کو پس جب کوئی مانع قومی پیش آوے یا ٹکٹ  
 قبل از حصول منافع معینہ بکار ہو جائیں تو بیع انکو صرف محکمہ ریل و ڈاک میں جائز ہوگا اسلیو کہ  
 وہ فی الحقیقت بیع اجارہ ہو سوا اس شخص کے جس نے زکوٰۃ لیا ہو دوسرے مستوفین اسکو  
 ذمہ دار نہیں ہو سکتے اور یہ بشرط کہ اگر اتنے بدین نفع حاصل کیا جائے تو کو حق نہ رہے اگر بعد از نیت  
 لی گئی تو صحیح ہو ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرط استعاضہ صرف  
 انہی آئینہ وہ لوگ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہیں پابند ہونے کیونکہ سود کے شریعت اسلامیہ  
 دوسرے حکام کو قوانین عام اور قومی انتقاد نہیں مگر یا زیادہ نفع اوٹھانا اسے حرام ہے جیسو ٹکٹ  
 ریل کے ذریعہ سے دوبارہ سوار ہونا یا کسی فریب سے محدود معینہ سے اگر نکل جانا یا اعلیٰ درجہ میں بیٹھ  
 جانا یا بوجہ اجازت سے زیادہ سوار لیا جائے یا ٹکٹ کسی فریب سے بکر استعمال کرنا یا وہ چیز جسکو نیت  
 ڈاک کو قانونین سے بیچنا یا جسکا محصول گران ہے اسکو کم محصول والی چیز زمین مخفی کر دینا  
 جیسو ثابت نہ کر دیا جائے کہ ان ٹکٹوں سے سب کو نفع نہیں اوٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین  
 معینہ واجب الزامین اس وقت تک تردید قیمت لازم نہیں ہے وروم اسٹامپ خیر ہے

حکام حکما کوئی معتبر معاوضہ نہیں دیا جاتا بیع انکی بضرورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارت اور  
 حقیقت میں یہ مال نہیں مسئلہ مختار الاختیار میں بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مدعا علیہ  
 سرکش و شرارت سردار القضا میں حاضر نہیں ہوا یا دین جواد سکی نہ ضمانت جواد انہیں کرتا تو  
 قاضی سپاہی نوٹس کار بر آرمی کو الی اور خیر افس سرکش سے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی  
 کو خیر فاشا سب مدعا علیہ سے لے لیا جائز ہے اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرع ثابت نہ ہو مگر لے چکا  
 دعوہ ایسی ظاہر بنا ہے جس سے مدعی کے صدق اور مدعا علیہ کو ظلم ظلم ظلم غالب ہو جائے جیسے  
 شک کے جبری شدہ یا مدعا علیہ کی طرف تشریح و بیہ سے مدعا علیہ نے بدون کسی معقول غدار کا  
 ادعا حق سے انکار کیا ہو اس وقت جرم و شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائے گی کیونکہ وہ یقین کر سکتا  
 کہ ایسے صورتوں میں مدعی ضرور اپنا حق بخیر فاشا حکام وصول کر لیا اور حسب قانون سرکار سے امتداد  
 خرچ کا بیوہ متحمل ہونا پڑتا ہے یہ جرم و باعث نقصان ہوا اس کو نظر مسائل ضرور وغیرہ سے نکل سکتا  
 ہیں لیکن وہی مصارف لے لیا جائز ہے چنانچہ مدعی سو قوت پر نہ مصارف زائد جیسے بعض فقہاء  
 وغیرہ جو صرف تائید و کلا یا استیلا و لائل کے لیے ہوتے ہیں اور احتراز اس سے محتاط ہو جائے  
 ہندوی و ہندی اور ہندی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھ کر کہ یہ روپیہ  
 تاجر فلان شہر میں فلان شخص کو بھانڈا اس سند کو اجرت پر دیا جائیگا اور تاجر کو کبھی بھی  
 منشا ہر گز یہ حکام کی طرف سے ہو تا ہو انکی جواز اور اتنا عین بہت تاویل میں ہیں اور اقوال مختلف  
 اکابر سے اس میں کوئی روایت نہیں اس لیے کہ کراہت مفتوح کتب فقہ میں منقول ہے اور ہندوی  
 دوسری شے ہے پس قیاس ہندی کا شتمی پر صحیح نہیں ہو سکتا پس ضرور کہ نہ نظر و صنعت مدعا  
 و کثرت منافع و حفظ اموال و امن و راحت عام و ابتلا سے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ  
 کی جائے کیونکہ تشرکین قریش اور سبویہ میں وجہ ترجیح ضرور ہے اور قریش جواز مدعا اہل اسلام ہے  
 اور ترجیح عام میں کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کر دین بلب رو  
 خواہ فرض ہے کہ دائن نے روپیہ دیکر دیون سے اس کو گماشتہ کے نام جو شلہ کا بیوہ میں پروردگار  
 یا یہ کہ زبان تم یا تمہارے گماشتہ ہوں چکر روپیہ لے لیا اختیار ہے اب یہ فرض جبر نفع نہ لے لیا کہ  
 دیون سے کسی مقام پر روپیہ لے لیا یا کسی شخص کے نام دیا نہ لے لیا جائز ہے اور فی الحقیقت

ہندی و منی آرور کسی مقام کو سنانہ خاص نہیں بلکہ جہاں اوسکو لگاتے ہیں وہیں روپیہ مل سکتا ہے اور جو کہ دنیا پر تاج و وہ اوس کا خدا اور پھر کیا سعادۂ جو جو معاجن سے لیا جاتا ہے وہاں جرت ہر اور اس میں جو بھی پیدا ہو تو میں اونا کو جواب یہ بھی سننے اول اجیر پر لازم تھا کہ وہی روپیہ یعنی پونہی کو جو اس کے لئے یہ پیش نہیں ہو سکتا کہ وہی روپیہ نہیں دیا گیا ہے یہ شرط مفید اجارہ نہیں بلکہ اجیر پر لازم نہیں اسکی مخالفت میں اجیر پر لازم ہوگا شنبہ دوہم اجیر رضوان میں ہے جواب یہ مسئلہ مختلف ہے جس سے مفید اجارہ بھی نہیں ہاں مستاجر کو ایسا ہی کرنا چاہیے کہ اگر مدعی غلط و غیر رضوان سے لیا گیا ہو یا لقمہ ہے شنبہ سوم ہندی کا روپیہ تاریخ ادا سے قبل بدون سود کو نہیں دیا جاتا چاہے اجرت تعیین وقت ظاہر ہے قبل از وقت مستاجر کو کوئی حق نہیں اب اگر طالب کیا تو سائل جدید ہوا اور یہ روپیہ بطور اطمینان مستغرق رہا اور سود کی شرط اس معاملہ سے متعلق نہیں غرض کہ یہ سب شرط نافذ نہ اسل عقد میں داخل ہیں نہ مضر بن حبط طرح وکیل اور مضارب اگر خود خاسن نہیں پایا جائیں تو ضما تبت باطل ہو کر وکالت اور مضاربت میں غلط نہ پڑ گیا ہا یہ تہر نوع ہندی اجرت ہو سکتی ہے اور جو کہ دیا جاتا ہے وہ خود اجرت تحریر یا عمل وغیرہ ہے لیکن اسکا پیشہ کرنا ایسی اخفہ شرط ہے جس سے اگر بدون اجرت یہ کام کیا جائے تو موجب انتفاع عام ہوگا ہر اسکی چند تشکیل ہیں کہ کین روپیہ چھ یا دین شرط کہ فلان تاریخ دیا جائے اس سند کو دیکھتی ہی دیا جائے یہ کہ معاجن ہر روپیہ دینے اور وہ روپیہ معہ سود معینہ ہر روپیہ ہر سہ رقبہ کہ فلان شخص سے فلان شہر میں فلان تاریخ تک و اگر اس میں اگر کوئی توب الیہ سے قبول کیا تو جس قدر زیادہ دن گذرے گا سو وہاں پر رہتا ہے اور نصیحت و پکار یا ارادی ہو جو اول ایسا لگیا کافی ہے کہ یہ کہ کسی شخص کے نام بقید تاریخ رقبہ لکھا کہ حوالہ معاجن کو دیا معاجن بشرط وصول کاتب کو روپیہ چھ اور نہ رقبہ واپس کر گیا یہ سوامی شکل سوم کو جس میں قرض بشرط روپیہ باقی سب صورتیں چاہتے ہیں اور جو دیا جاتا ہے سو وہیں ہے اجرت بشرط وغیرہ کہ طور پر دنیا میں اگر کتاب الکریموں اسکو پانچ قسمیں ہیں ۱۔ وہ جو کسی مال یا فعل کے عوض میں لازم ہو چھوٹے من سے ایک ایک یا اجرت یا ضمانت کلمات سے وہ جو صرف اقرار یا غیر اس فعل سے ہو جیسو میت اگر ضمانت نہانت وغیرہ جو احصا نہ قرض دیا جائے اس میں قرض خواہ ہر وقت تقاضا کر سکتا ہے بخلاف اور ہرگز اگر اولین بدعت گذر حق طلب نہیں ہے رہن جو کسی حکم اللہیان کے لیے دیون اپنا مال کو روک دے





اور ایسی مرض میں جس میں وہ مرنا تو یہ دین مرض ہو اور وہیں صحیح سے موخر ادا و قرض مال مدیون  
 سے لازم ہو اگر میت مجلس ہے تو رثا پر ادا کرنا لازم نہیں اور اگر ادا کرین تو ذمہ میت سے ساقط ہو جا  
 مختلف فیہ ہو بہر حال ادا کرنا نہیں امید بخود اور ادا کرنے کے لیے مال حلال شرط نہیں مگر وصول میں اسکا  
 لحاظ ضرور ہو مثلاً اگر زید فربکر سے دس سو روپے قرض لیے اور کسی مال حرام سے ادا کر دے تو قرض ادا ہو گیا  
 مگر فربکر کو معاوم ہو تو لکنا بچا ہے اور یہ فعل خالی از گناہ نہیں اس لیے کہ مسلمان کو مال حرام دنیا  
 ایک قسم کا سناطہ ہو کیونکہ اگر وہ جانتا تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کو سوروپے عمر مسلم اور فربکر  
 ہندو دو نو سو روپے قرض میں پھر عمر و فربکر سوروپیہ لالی جس میں سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ  
 جمع کیا تھا اور پچاس شراب قیمت و اس صورت میں اگر عمر مسلم اس روپیہ سے زید کا قرض ادا کر گیا  
 تو زید کو جان بوجھ کر لکنا جائز نہ ہو گا اور لیا تو عجز برمی ہو جائیگا اور اگر فربکر ہندو ادا کرے تو وہ پچاس جو  
 شراب کی قیمت سے کھتے لکنا جائز ہے اس لیے کہ یہ انکو حقیقین جائز اور حلال ہیں اور دوسرے پچاس کا جو رشوت  
 سے لیا گیا ہے اس لیے حرام اس لیے کہ اس میں ناک ہے نہیں اگر نہ میں یہ قرض کو چوتھی قسم ہے جس میں مدیون  
 اپنا مال دین کے اطمینان کے لئے اوسکی حوالہ کر دیتا ہے اس میں ایجاب و قبول اور مرتن کا قبضہ کامل  
 شرط نہیں ایسی چیز جو راہ میں کو تلفی ہو علیہ ہو کر مرتن کو قبضہ میں نہ آسکے رہیں نہو سیکے جیسے نصف  
 مکان یا شاخ درخت وغیرہ اور جب کا بیچنا منع ہو سکا رہیں رکنا بھی منع ہو (عالمگیری) رہیں اگر  
 ضائع کیا گیا تو قیمت دنیا پڑیگی اور اگر خود ضائع ہو اسے اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا مقدار قیمت  
 معلوم نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہو تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون  
 بقدر زیادہ ضمانت اور بقدر قرض سے کم ضمانت تاہم مرتن اگر فربکر ہندو دعوی کرے تو پہلو مرہون  
 کو حاضر کر دے تحقیق قدرت از جانب راہین معتبر ہے تاکہ ادا و زکر کو قوت حاصل کرے بخلاف مرتن  
 کے کہ اس سے ہر دم و ایسی پر قدرت ہر رہیں میں کسی قسم کا تصرف راہین یا مرتن کو طرف سے جائز نہیں  
 پس اجارہ یا عجارہ اور بیع اور رہیں وغیرہ رہن کا بذبح اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات  
 از جانب راہین قبضہ مرتن کو مانع ہیں اور از جانب مرتن ملک راہین کو سنا فی مسئلہ زید فربکر  
 کے پاس سے عمر نے بارگاہ پاسی اور فربکر نے خالد کے پاس لے گیا یہ مکان رہیں کا نہیں بلکہ وہ مکان گرتا یا  
 گرایا کیونکہ یہ مکان ہے کہ خواہ عمر و خواہ خالد اس سے اوسکی قیمت وصول کر لیں کیونکہ یہ سب اس تصرف

میں خاص اور خائن ہو کر سزا عموماً مفقود الخیر ہو یا بالادارت مرایا زندگی پر مگر شرارت سے سماعت  
 نہیں کرتا زید کو حق ہے کہ زر رہن ادا کر کے وہ مکان خالی القابض سے لے لے یا کسی اور قسم کا نقص  
 کرے اور اگر خالد کا قرض اس مکان پر بیعت قرض سے زیادہ ہے تب بھی خالد کو بمقابلہ زید غنہ نہیں  
 ہو سکتا اپنا دعویٰ بکر سے کرے کیونکہ عمر غاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس  
 سے عمار کا زید ایک گوزا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیعت پر بعد اتمام عقد زین  
 بکر وکیل کیا تو شکل اولین با اتفاق اور ثانی میں با اختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو وکالت سے  
 مشغول کرے (دہا یہ) منافع مرہون راہن کو مملوک اور مرہون کو پاس امانتاً محبوس رہتے ہیں  
 اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو دلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہے مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہے جو  
 جناب استاد و مولانا سند الامثل فی الاموال کا باب الوہدات سولوی محمد عبدالحی عم فیضہ الخفی والجلی نے  
 انہر سال الفلک المشعرون فیما يتعلق باستحقاق المرہون بالمہون میں بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے کہ نفع  
 مملوک راہن ہے پس اگر راہن نے بعد تکمیل عقد و قبضہ نامہ بنو شراہن دے دی تو بطریق ترک اولی  
 جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا دواخل عقد ہو تو کمال اکمل اسودہ اور اجازت خیانت اور  
 غصب ہے اور یہی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع و مخالفت لازم ہے کیونکہ  
 منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن دلیں رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کو  
 معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و دائرہ تعلیم مافی النکاح اگر سوین و ایک نیک نیت ہوں تو بھی عام  
 فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر راہن نے مرہون کو اجازت دے دی تو اسے اختیار باقی ہے کہ جب چاہے  
 رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون سے زید مرہون  
 نفع رہن کے ہیں یا ہن سے لے سکتا ہے مثلاً زید فرماخ عمر کو پاس رہن کر کے منافع اسکا عمر کو دے گا  
 کہ بیا عمر کو چاہے اسکی پرورش اور حدی میں صرف کیا ہے وہ زید سے لے سکتا ہے اگر زید قبل از قبضہ  
 نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سو روکا ورنہ مصارف  
 مرہون مصارف دوم کہ ہیں ۱۔ وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چارہ  
 لباس - نوکر - باغبان - سامی - سینچا - بوٹا - مکان کی مرمت وغیرہ جو حفظ اور آسپا  
 سی، غنائم ہیں جیسے کرایہ مکان و دواخیر پس مصارف اول راہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

طے ہو کر نہ جائے اگر کسی اصولی مسئلہ کے لئے ۱۲  
 اس کے بعد کہ زید کا نفع ہے اور ایک شخص اس سے معاف کرے کہ تو دوسرے کو دے گا

مرتن کو ذمی کر کے دیکھ کر ایسا مکان بھی راہن کو ذمی ہے یہاں اگر قیمت رہن وین سے زیادہ ہے یا کم منافع اس کو حاصل ہوئے تو یہ امانت میں اور ان کا کل خرچ ہی راہن کے ذمہ رہے گا اور مرتن کو لازم ہے کہ خود رہن کو حفاظت کرے یا اپنے مستبر نوکر یا عمال کے پاس رکھو لی کہ پاس رکھی گا تو ذمہ دار ہوگا اور جب راہن مرتن کو نفع حلال کر دے تو کل مصارف و مرتن ہو سکتے ہیں اگر راہن اسے مصارف سے انکار کرے یا غائب ہو یا حصول اجازت تک مر ہو جائے یا قفس یا ہلاک ہو یا کما حقہ ہو تو مرتن بقضا و قاضی ضروری خرچ کر کے راہن سے وصول کرے اور قاضی خود تو مرتن اپنے اسے سر و کالہ خرچ کر سکتا ہے ہر چند یہ حقوق مختلفہ قضا و قاضی پر منحصر ہیں مگر ایسی حالت میں مرتن اپنے حقوق کی محافظت میں مضطر ہے اور مثل حق خالص کے مستقل و مختار اور راہن ظالم تمام اس کی بدایہ صغیرہ ۵۳۵ آخر باب تصرف و ضمانت مرہون میں امام صاحب کو مذہب سے منقول ہے اس طرح منافع اس کی اگر جمع نہ کیسے جس سے دودہ میوہ کا تو مرتن بطور فضولی بیع ہو سکتا ہے اور قیمت منافع رہن اگر اس کو جنس ہو جو بعض مرہون یا قضا و قاضی وصول کرے ورنہ وہ مرہون محبوس رہے البتہ منافع مفقود کر کے تحصیل نہ اس کو ذمی ہے نہ او نہیں مختار جس مکان کو اگر یہ پرچہ چلا نا کسیت یا باغی دستی و غیرہ اور اگر یہ عذر بنوں اور مرتن اپنی راہ سے کچھ خرچ کرے تو ترجیح ہو راہن سے نہیں پاسکتا اور وہ منافع جو باقی رہے کہ وہ مرہون جسے جانور کی طرح خرید کر تو بیع بھی نہیں مسئلہ زیر ایک مکان یا ایک گاؤں چوپائیں روپیہ کو رہن رکھی اور اگر یہ دودہ او سنگا تین روپیہ کا ہوا ہے اور مصارف ایک روپیہ ہوا ہے مکان یا گاؤں ایک برس میں چھوٹ جائیگا اس لیے کہ اصل زر رہن لکھ ہے اور خرچ ہے اور کل آمدنی سے اب کچھ مرتن کا باقی نہ رہا مسئلہ راہن کو مرتن سے اور مرتن کو راہن سے مرہون بطور کر ایہ لینا جائز نہیں (محمود الدریہ) اس لیے کہ راہن کو اگر لیا تو قبضہ مرتن نہ رہا اور مرتن نے لیا تو قبضہ باسحق رہن نہ ہوا بلکہ نیابتاً قبضہ ہوا مرتن اپنے روپیہ یا قبضہ کا دعویٰ کر سکتا ہے مرہون کو کو الین کا حق نہیں یہ تشریح کہ اگر اتنے نوٹوں میں روپیہ ادا کیا تو بیع ہو جائیگی باطل ہے عقود الیہ مرہون اگر مرتن نے اجازت راہن مرہون کو عاریت دیا اب مرتن حواسن نہ ہاذا اگر راہن کا اذن نہ دیا یا اگر ادا کر دیا تو رہن باطل ہو گیا (یہاں مسئلہ جاری ہے مرہون کثیر مکان یا باغ رہن رکھ جائے تو مرہون اور کچھ جس شرط اور کچھ بدو شرط مرتن کو قبضہ میں نہیں دیا و ان میں کچھ مرہون مرہون مرہون باطل اس لیے کہ مرہون قبضہ مرہون

جس سے مرہون  
نہیں ہو سکتا  
جس سے مرہون  
نہیں ہو سکتا  
جس سے مرہون  
نہیں ہو سکتا  
جس سے مرہون  
نہیں ہو سکتا





ایک مکان ایک سال کو لیے کر اگر دیاب ہر نفع سکونت پر اور قبول کی تجدید ہوگی خواہ مستاجر  
نے مدت گذر کر بعد سکونت کیا اور مالک اس نفع کی تجدید پر عقد جدید ہو گیا تو یہ عقد جاریہ و ایجاب  
و قبول کو بعد لازم ہو پس اگر مکان ایک سال کو لیے کر اگر بعد در میان زمین جوڑ دیا تو مالک تمام نفع  
کو اپنے لینیکا مستحق ہے مگر جو قبضہ و دخل ناکرے مسئلہ ایک شخص نے ایک گھوڑا دن بہر کر لیا لیکن یہ  
بکر لیا اور وہ پھر سے چھوڑ دیا اب مالک اگر سواری ہو لیا اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو وہ روزہ  
و ہی نہ عائد ہوگا مگر کسی ایسے کام کو لیے سواری ہو جائے قبضہ او سکھ و قبضہ مستحق ہے منافع زمین  
جیسے پانی پلانٹیکو دریا پر لیا یا کسی خوف اور ضرر کو مقام پر پہنچا یا ناکش شہم اجارہ مانع  
توی سو فسخ ہو سکتا ہے و ہا یہ مسئلہ عاقدین سے کوئی کر گیا یا حذر مہجج حکما بیان آئینہ لاکھ ہو ا  
تو اجارہ فسخ ہو جائیگا بخلاف بیع کہ وہ ان دفعہ بیع مشترک ملک میں آجا تو اب یہ نا غیر  
ممکن ہے اور منافع آئندہ تو اب مستاجر کے ملک میں زمین آکر در تہ کا گیا ذکر اور تجدید عقد ذکر ایک  
ضروری امر تھا پھر مقام پر مختصر رہیگا نہ در تہ مستاجر سے متعلق ہو سکتا ہے نہ حالت عذر میں مہجج میں مختصر  
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہوگا اور عائد لازم اسکا معاوضہ زمین  
کیونکہ وقوع اور اقتضا وقوع میں فرق ہو کر آئے جبکہ یہ عائد ہو گیا ہو کہ نفع لیا جاو یا ملایا جا سکے  
اجرت ضرور دی جائیگی کہ اجیر کا کوئی برج معتبر ہو یا ہو جس پر زید ایک گاڑی عمر سے باجرت لیا ہے  
اور بکر نے کہا کہ زید سو معاملہ کرو ہم اس قدر اجرت دینگے یا عروے بکر سے کہا کہ میں دوسری خواہ شکار گاہ  
قطع کر کر کے اس شرط پر معاملہ کرتا ہوں کہ تم اسکو فسخ کر کے مجاز منویا عروے مطلب زید کیس میں دوسرے  
آیا یا اسکی فرمائش سے کوئی شو خاص بنوائی اب مشکل دوم میں کل اجرت اور باقی مشکلوں میں بقدر  
ہر چیز و بکر سے پانچواں مستحق ہوگا اور یہ شرط اسکو ذمہ لازم اور تمامات عقد سے ہم کیونکہ اول المینان ذکر کیا  
سے متعلق ہوا ثانی اسامیش آمر و نفاسست معقود علیہ کا سبب ہر جب کسی وجہ سے اجارہ فسخ ہو جا  
یادت گذر رہا و اور معقود علیہ متعلق ہو تو مصلحت مناسب شرط ہو پس اگر زمین یا کشتی یا کوئی برتن  
بکر لیا اور مدت اجارہ ختم ہو کر یا دوسرے ملک کر گیا لیکن یہی کیفیت کچھ یا کشتی و زمین ہے یا دوسرا  
سمن ملتا تو ایک مناسب مصلحت ضرور دی جائیگی اور انہو دنوں کا کر ایہ بحساب کر لے سابق عائد ہوگا اور  
مالک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہرگز حق نہیں (سیر تہ) اسی بنا پر اگر کوئی نوکر یا مزدور ضرورت کہہ کر

لے نشان نشانی نشان شرح امور اقرا کرینے سے بھی لازم ہوگا اسلئے کہ بند و نکر احکام کو سمجھ کر لے اور اسلئے کا اختیار نصیب

نذر کرے یا قطع تعلق چاہے تو ایک معین وقت تک مجبور کیا جائیگا سپاہی بوقت خیال جنگ یا وکیل  
 بوقت حضور و حکام یا مزدور او میں یا کسی خوفناک مقام پر قطع تعلق نہیں کر سکتے مگر مجبور اور سزاوارتہ ہو کر  
 ہو کر مجبور بوقت اختیار ہو کر چھ ضرورت ہو بہو تا جہن امور اور خدمات کا دوسرے کیا تھا اور سکون و خلوت طلب کر  
 یں یا اخلاص و شہادۃ احکام و دین جائیں مسئلہ جو مزدوری یا نوکری ایسی ہو جو میں ہمیشہ کام کرنا نہ چاہے  
 یا وہ کام لیا جاوے وہ بہت کم یا غیر منقسم و یا صرف تعلیم و مشق کی طور پر ہو جو سپاہی یا بعض اہلکار جنس  
 مخصوص وقت پر کام لےنا مشہور ہو تا ہر اور جو کچھ کیا کر تو ہیں وہ قصود نہیں ہوتا یہ لوگ عین ضرورت  
 کی طرح نذر نہیں کر سکتے اسلئے کہ اس واسطے ان کو بدنوان سے اجرت دینی ہے بشرطیکہ وہ کام ان کو منصب اور  
 شرف و فرائض نواز دے جو معلوم کر دیا گیا ہو کہ تلگو سی ضرورت پر اس قسم کام کرنا پڑے گا مگر جبکہ مدت مدید  
 یا غیر معین درکار ہو تو البتہ مناسب انتظار کے بعد وہ مختار ہوگا مثلاً ایک سپاہی نوکر رکھا اور لڑائی کا  
 ایسا خیال ہے جبکہ وقوع غالباً ہر دو تین ہویا زمین یا پنج برس کے بعد کر لے لی اور ایسا مانع لگایا  
 جو دس برس میں برہمن تہذیب ناز اور لکڑی اوسکی بکار آند ہو یا اور کوئی ایسا کام کیا جو ایک مدت میں  
 پورا ہوگا یا کشتی کسی مقام پر راہ میں شہر اوی اور مالک اور تیر گیا اور کہہ گیا کہ ہم برس چھ مہینے میں  
 واپس آئیں گے تو ایسی صورتوں میں انتظار لازم نہیں ہے اقسام اجارہ اسکو تین قسم میں  
 اول شخص متعلق اسلئے صاحب مکان یا زمین کر اور پورا دنیا الیہ چیزیں استعمال مناسب میں مقدر  
 خراب ہوں مستاجر سے کچھ تعلق نہیں بلکہ بقدر ضرورت مالک سے مرمت کر لے لیا اوسکو حق جو  
 وہ وہ محض محل جیسے مزدوری یا نوکری اس میں یہ شرط کہ اس قدر وقت میں یہ کام ضرور  
 ہو اور اگر وقت یا کام کسی میں کمی ہو تو اجرت کم ہوگی مفسر ہے کیونکہ مالک اجرت کو مقابلہ میں  
 دو معقولہ طریقہ نہیں ہو سکتا اول وقت سے کام اور اگر یہ قید کام لینے اور تاکید کر لے یہ اصل عقد  
 میں داخل نہو اور ایک امر یہ کی اجرت اور دوسری پر ضرورت عتاب کیا جائے جائز ہے جیسے و بجز سے  
 ہر چیز کا ضرور حاضر ہو اور اس قدر کام کر دے اب تنخواہ یا اعتبار حاضر ہے تو کام کی کمی بیشی محسوب نہو گی  
 اور کام پر نظر ہے تو حاضری سے بحث نہ ہوگی البتہ اگر حاضری کی اجرت علیہ اور عمل کا عوض  
 علیہ ہو تو جس اجرت میں کمی ہو اوسکا اجرت کم ہو سکتا ہے جو مزدور اجرت میں مال نہیں روک سکتا  
 رہا یہ یہ شرط کہ جب نوکری چھوڑنا تو وہ اپنے مال پر اور دوسرے مال پر ان کی مقدار برابر لیا جائیگا تا بلکہ



مسند عقد بر مگر نفس الامر میں مہتمات عقد سی و کر کیوں کہ دستان کہ کشی میں بڑا اہمیت اور اہمیت  
 اور کمال بی اہمیت کی کا احتمال ہو ظاہر ہو کر صاحب کشتی دریا میں اور صاحب زمین قبل جنگی زراعت  
 مجبور کیے جاؤں اس طرح آقا مرد و ہوشیار و معتبر بننے تک نوکر کو روک سکتا تھا لیکن جبکہ ایسے آدمی  
 ملنا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معیاری تک باندھی مشکل ایک مدت مناسب کر تین برس یا چار  
 اور سکے قائم مقام جو اور در صورت غفلت نوکر کو تنخواہ ایام سو و سکے اسی طرح دینا چاہی جس طرح صاحب  
 زمین زراعت کا نقصان دیتا اور بیچ میں مشتری سے مشتری کا فیصلہ یا رہن و عقد رہن میں نامہ سے  
 وکیل بالبیع کا لزوم و مسند نہیں اور بیع میں یہ شرط اگر غفلان و غت تک قیمت زندگی تو بیع زندگی  
 جائز ہو اسی طرح یہ لزوم بھی مخالف و ممنوع نہیں ہو سکتا جبر مانع تین قسم ہی ہے معاوضہ  
 جو کسی صورت شرط کی مخالفت ہو مانع ہو شرط یعنی اگر آئندہ نوکری منظور ہو تو گزشتہ عدول کی ایضاً  
 نسبت جبر مانع دور نہ اختیار ہو اس طرح اور قسم کی شرط نہیں ہے بجز یہ یعنی جو غفلان مخالفت کو خود بخود  
 جبر مانع لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتیں ہیں پہلی وہ مخالفت جس سے کچھ نقصان مال یا عمل ہو جیسے  
 کوئی شے ضائع کر دی یا غیر حاضری کسی خود رانی سے کام پورا نہ ہو یا ایسے کام پر نوکر تباہی و خرابی  
 انجام دے سکتے ہیں نہ انہیں ہو سکتا جیسے پانچا صحت کرنا یا دوسرے کام اور سپر موقوف ہے جیسے  
 کسی کارخانہ کا اہتمام وغیرہ اس صورت میں جبر مانع جائز ہو اور ثبوت اس کا جبر از ضمان سے کتب فقہ  
 میں موجود ہے و مخالفت جیسے سوا کرنا خوشی و ناخوشی و شرارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو  
 اس کا حکم مثل قسم دوم کے ہے اور قسم دوم جو جبر شرط و ضمانت مجرم و انتظام و ضرورت جائز ہو  
 اور قسم محض ظلم و ممنوع نوکر کو اوقات نوکری میں کوئی کام اپنا کرنا جائز نہیں مگر اسے ادائیگی و فراغ  
 و سن کے حاجات ضروری جیسے کھانا پینا وغیرہ کو نوافل یا اتفاق منع ہیں اور جامع مسجد و درہر تو  
 بمقدار مناسب جرت کم ہوگی (حال لکیری) میرے سندر دیک اگر دو نو مسلمانی ہیں تو نماز جمعہ و نوافل وغیرہ  
 کا پہلے ہر لحاظ کے معاملہ کریں کیونکہ مبادی و مرد و رطبت مال سے جمعہ ترک کر دی اور آقا کو بھی ہفت با  
 فراغ و عبادات تخفیف اجرت شان اسلام سے بعید ہو اور یہ قیود و تبہ ہیں کہ مالک اور کاتب سے  
 منع کر دے یا بوقت اطلاع ناخوش ہو یا اس کے کام میں نقصان کا خیال ہو ورنہ بحسب عزت  
 و تعامل بلا مضائقہ نہیں ہے اور ایسی نوکر یا ان جنہیں دوسرے کام منحل نہیں ہو تو انہیں زیادہ

دفعہ اول  
 دو بین  
 مستراح  
 ہون بکر  
 مسکرس  
 سلام ان  
 ۱۲



رہتی ہے ایسی امور کے مانع نہیں جیسے ایک شخص پہرا ہی دیتا ہو اور کچھ پڑھتا یا سیتا یا سوچ  
 بیچ و عمل جیسے کپڑا رنگنا جھین رنگ کی تیار اور رنگنی کی اجرت ہے اس میں اگر مال لاکھ کا  
 ہے اور اجرت خود کی تو اجارہ ہے ورنہ استغناء سمونے اور وصف کی تعین بوجہ نفع منافع  
 ضرور ہے یہ لوگ بعض اجرت مال روک سکتے ہیں جو مال کا صرف ہوتا ہے وہ معقولہ علیہ نہیں تاکہ  
 ملاک میں لازم آئے بلکہ اگر وہ ذریعہ تسلیم معقولہ علیہ ہے دہایہ، حضور یا می فسخ اجارہ  
 یا مجبوری جیسے گاڑی کر لیں پرلی اور گھوڑا کر لیا گاڑی ٹوٹ گئی حاکم نے مانع کر دی خود بیمار  
 ہو گیا یا وہ مریض جسکے طبیب بالائیہ گیا فوت غرض جیسے مریض اچھا ہو گیا مگر مریض  
 کر دیا یا جس صنعت اور جس قسم کا نفع معقولہ علیہ سے منظور تھا وہ اس میں نہیں ہتھ مروت احمد  
 المتعاقدين اباجارہ باقی نہ رہا البتہ وراثت اور فرق ثانی راضی ہون تو یہ معاہدہ جدید  
 ہو سکتا ہے جیسا کہ معمول ہے کہ بعد موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قائم  
 اور باقی رہتے ہیں اسکا جو ان حکم قرار ہے اور سکوت قائم مقام رضای جدید لیکن جہت کے کی  
 ام متفقین رضاد و لوظ سے معنوم ہو اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایک سال کو لیے کر لے لیا  
 یا دیا یا کسی کو سال بہرہ کامل کی شرط پر نوکر رکھا یا نوکر کی اب ایک شخص مر گیا تو وہ مرے مکان  
 یا نوکر کی چوڑے یا چوڑا دیو کا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت  
 کی جائیگا مثلاً گشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہیں تو رفع تعلق نہ جائے باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ  
 سے اگر قرار تھا کہ عین ضرورت کو وقت یا بدون مصلحت چند ہوم نوکر یا چوڑے سینگے تو اس ضرورت  
 یا مصلحت کی رعایت لازم ہو اسلئے کہ یہ شروط اصل اجارہ سے متعلق نہیں بلکہ بغير من حق حقوق و اموال  
 و اغراض قائمین کو تاجرین اور یہ حقوق میراث اور ملک وراثت ہوتی ہیں اجارہ مشروطہ  
 یعنی بشرط تریبہ اثر اجرت و بیجا بیگی جیسے طبیب وکیل عامل جیسے بشرط کامیابی ایک مقدار اجرت پر  
 تصفیہ کیا جائے ان میں کسی قسم کا عین ہدایت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا نہ ہونا کسی کا اختیار میں ہر  
 نہ کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تعین کے  
 شرط قائم ہے اسلئے کہ امر تکلف شرط کرے اور اگر بوجہ کسی چیز ہوئی خرابی کی جسکا فوٹو شکل ہر  
 مفرد کرنا یا ہر نوکر اجرت کس اعتبار سے دیا جائے اور اگر امر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو وہ ہر وقت اسکی

ان میں سے  
 اصل نسخہ  
 حیدر آباد  
 اس وقت  
 میں رنگ  
 جہاں راضی  
 ۱۸

مغرولی اور حق تلفی پر مقدار سب کو تسلیم مستحق و علیہ کے یعنی میں کہہ سکتا ہوں کہ جہت دفع یعنی ہر قدر  
 ہو واسے کہ جبکہ بعض مدت یا تمام مدت میں کوئی مانع قوی پیش آیا مثلاً مکان غصب کیا گیا۔  
 غرق ہو گیا ہو کہ بیمار ہوا۔ بقدر حصہ اجرت کہ ہوگی (دعا الگیری) منسوخ اجاریہ میں حضور عاقلین شرط  
 ہے عام زمین کہ خود ہوں یا وکیل اور یا مخیر تحصیل معقود و علیہ کسی باعتبار عمل ہوتی ہے  
 جیسے وہ کام استدر کر دے اور کسی باعتبار وقت کہ جیسے مروج و شام تک موجود ہو اور کام کو اس وقت  
 اجیر بر تمام وقت متوسط قوت سر کام کرنا اور کام نہ کرنا ضرر بنالازم ہے اگر خالی وقتوں کی منفعات  
 میں ہو سکتی **تفرقات و اجارہ** فاسد و اجارہ شرط فاسد و فاسد شرط اجارہ  
 اور شرط فاسد کا ذکر مروج میں ہو گیا لیکن معقود علیہ چیز میں جو بیع کی طرح واپس ہو سکتی  
 پس جبکہ بوجہ اجل اجرت اجارہ فاسد ہوتا تو اجرت مثل دلالہ جائیداد اور اگر دوسرے وجہ سے فساد آیا  
 تو اجرت قرار داد اور اجرت مثل سے جو کم ہو وہی دلالہ جائیداد میں مستحکم کیڑا اکل تک سمیرہ و تو علم  
 و نہ مرا جارہ فاسد ہوا ان یوں کہ اجارہ کے اجارہ ہر حال میں سہو اور زیادہ کیلئے انعام و شرط متعلق  
 میں ہو یا یہ کہ اگر کل نہ سیدہ کو تو دیکھو کہ صاحبین ایسی شرطیں استھانہ جائیداد میں اور انعام  
 میں اسکو ترجیح دی ہے و خیر کہ اجارہ کیلئے فقہانے اتفاق منع فرمایا ہے اور وہ اس کے عدم تمام  
 شرط عدم حاجت قرار دی ہے میں کہتا ہوں کہ عدم تعامل محبت نہیں غصہ و ملامت مردن میں جو  
 لصوص قوی و فعلی دونوں سے ثابت ہوں باقی رہے حاجت وہ ہمارے زمانہ میں اسد ہے کہ اگر  
 زمانہ میں ہوا و جب رخت با جارہ لیا اور جو پھیل کہ خرید و تحوہ اس پر غرض پختہ جو پھیل تو غلو  
 جو شجر سے استفادہ پر شاخ شجر ہے اسلئے کہ نو ایک قوت ہو جو زمین سے حاصل ہو نہ ہاں غنیمت شجر  
 زمانہ میں بالیدگی نراعت جائز نہ ہو کہ در یہ شبکہ رخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ غیر ثابت  
 الا غلو کہ اجارہ پر یہ وار د ہو تا ہو جو اتفاق جائز ہے اور جبکہ شجر اعیان سے ہر تو اس سے تابع قرار  
 دینے کے کیا ضرورت ہو اور امام محمد سے شرط ترک اعمار مروی ہے (ہدایہ) مالی اعمار و غنیمت جبل مطلقاً  
 غصب ہو پس جبکہ زمین کو ایک مکان یا زمین سو روپیہ سالانہ کر اور پدید میں شرط کہ جب قدر مرمت ہو  
 یا جو اسکی تعمیر میں خرچ ہو رہے ہو تمہارے ذمہ ہے پس اگر مقام اور تعداد اور لاگت معین اور معلوم ہو  
 تو غیر در اجارہ فاسد ہے کہ مرمت و تعمیر کے احوال مختلف ہیں اور اس صورت میں جو بنایا جاوے ملک

ملک عاقلین کیلئے اور اگر اجارہ زمین پر مال سے حاصل ہے

مالک و اسیر کی یہ غیر ذمہ داری داخل اجرت ہو اور اگر وہ زمین کا گناہ کیا کہ مکان یا دکان انہی طرف سے بنوا تو عام ازین  
 کوئی دفع خاص نہیں کر یا نہ کی اجارہ جائز ہے اور اگر یہ حق زمین کا ہو گا اور عمل ملک مستاجر اور شرط  
 و عام نہ ہو تو بھی مالک کو ایہ نہیں بڑا سکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہو اور غیر ضمانت دی مستاجر اگر زمین  
 مالک سے لیا ہو تو قیمت غلہ سے اجرت تعمیر نہ مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کر یا جو جب فساد ہو جیسے  
 دیو و بھڑا نہ رہی رہو اور اس قدر کام ہو کر و اور ان دونوں میں جو زمین کو ہو کر اجرت کم کر لیا گیا ہے اس کا  
 مال کا اجارہ اسکی دو قسمیں ہیں پہلی مباح مال کو اجارے پر دنیا یہ باطل ہے دوسری مباح مال  
 حاصل اور جمع کرنے پر کسیکو باجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام - دریا جنگل  
 پیاڑے شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزیں اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے  
 جیسے نہر کو دے پل بنایا چیرا گاہ بنائی مسجد کا دیوار یا شاہراہ کا بند کر دیا ضرورت عام و مستحقان اشفاق  
 جائز ہے جیسے ناوکا پل بنانیسے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کیوجہ سے دوسرے گھاٹ روک  
 دی جائے زمین اگر چہ یہ تمام نہ ملک تو نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی کا بنایا جائے تو پھر اجازت ہے  
 پس بغیر شرط عظیم و راحت عام کے یہ اوقات ظلم نہیں آسید طرح پکار کو پتھر جنگل کی لکڑی - دریا  
 کا پاؤں - موتی - صحرائی معانیات - مٹی - برتن - شکار اور جہتہ چیزیں جن میں ان مقامات میں پکا  
 جائیں اور ان کے خالق برابری اور جو پہلے قبضہ کر لے وہ مالک ہو مگر جبکہ حاکم وقت جماعت اور انتظام  
 کرے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جدل ظلم و تعدی ہو و کو ایسا  
 حصول جو قیمت کے قریب قریب ہو جائے اور ایسا حکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور ان  
 مقامات پر عام اجرت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے عوض  
 جو کچھ حاصل ہو اسکی چار قسمیں ہیں پہلی معاوضہ جیسے خرید و فروخت وغیرہ مگر اگر تم سے کہ یہ معاوضہ  
 اسکو خدمت کو جنس سے ہو جیسے ایک شخص نوکر کرنا بیچنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوائے  
 مصارف خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کپڑا خرید و فروخت نہ کرے سبب خاص یعنی اسکو جو  
 سے کو جسکو معیہ خدمت سے تعلق ہو جیسے میراث ہبہ وغیرہ سبب مشترک و شائبہ یعنی جسکو  
 بی طرف بھی منسوب کر سکے جیسے خاص تجارت کی وجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہوگی اور کچھ  
 دفع ہو اس میں اولاً لحاظ تجارت اور ثانیاً مراعات ذات اجیر و نونہن تو اس میں غلبہ ظن پر

مباح مال  
 عام ازین  
 مستاجر  
 دریا جنگل  
 پیاڑے شکار  
 موتی  
 صحرائی معانیات  
 مٹی  
 برتن  
 شکار  
 اجرت  
 تعمیر  
 نہ مالک  
 ہوگی  
 وقت  
 اور  
 کام  
 کا  
 جمع  
 کر  
 یا  
 جو  
 جب  
 فساد  
 ہو  
 جیسے  
 دیو  
 و  
 بھڑا  
 نہ  
 رہی  
 رہو  
 اور  
 اس  
 قدر  
 کام  
 ہو  
 کر  
 و  
 اور  
 ان  
 دونوں  
 میں  
 جو  
 زمین  
 کو  
 ہو  
 کر  
 اجرت  
 کم  
 کر  
 لیا  
 گیا  
 ہے  
 اس  
 کا  
 مال  
 کا  
 اجارہ  
 اسکی  
 دو  
 قسمیں  
 ہیں  
 پہلی  
 مباح  
 مال  
 کو  
 اجارے  
 پر  
 دنیا  
 یہ  
 باطل  
 ہے  
 دوسری  
 مباح  
 مال  
 حاصل  
 اور  
 جمع  
 کرنے  
 پر  
 کسیکو  
 باجرت  
 معین  
 کرنا  
 یہ  
 جائز  
 ہے  
 تفصیل  
 شکل  
 اول  
 شارع  
 عام  
 دریا  
 جنگل  
 پیاڑے  
 شکار  
 وغیرہ  
 کو  
 اجاری  
 پر  
 دنیا  
 جائز  
 نہیں  
 مگر  
 جبکہ  
 ایسی  
 چیزیں  
 اپنی  
 محنت  
 اور  
 صرف  
 سے  
 تیار  
 کرے  
 جیسے  
 نہر  
 کو  
 دے  
 پل  
 بنایا  
 چیرا  
 گاہ  
 بنائی  
 مسجد  
 کا  
 دیوار  
 یا  
 شاہراہ  
 کا  
 بند  
 کر  
 دیا  
 ضرورت  
 عام  
 و  
 مستحقان  
 اشفاق  
 جائز  
 ہے  
 جیسے  
 ناوکا  
 پل  
 بنانیسے  
 کشتیوں  
 کی  
 راہ  
 بند  
 ہو  
 جاتی  
 ہے  
 یا  
 پل  
 کیوجہ  
 سے  
 دوسرے  
 گھاٹ  
 روک  
 دی  
 جائے  
 زمین  
 اگر  
 چہ  
 یہ  
 تمام  
 نہ  
 ملک  
 تو  
 نہ  
 ممنوع  
 لیکن  
 اگر  
 پل  
 کشتی  
 کا  
 بنایا  
 جائے  
 تو  
 پھر  
 اجازت  
 ہے  
 پس  
 بغیر  
 شرط  
 عظیم  
 و  
 راحت  
 عام  
 کے  
 یہ  
 اوقات  
 ظلم  
 نہیں  
 آسید  
 طرح  
 پکار  
 کو  
 پتھر  
 جنگل  
 کی  
 لکڑی  
 دریا  
 کا  
 پاؤں  
 موتی  
 صحرائی  
 معانیات  
 مٹی  
 برتن  
 شکار  
 اور  
 جہتہ  
 چیزیں  
 جن  
 میں  
 ان  
 مقامات  
 میں  
 پکا  
 جائیں  
 اور  
 ان  
 کے  
 خالق  
 برابری  
 اور  
 جو  
 پہلے  
 قبضہ  
 کر  
 لے  
 وہ  
 مالک  
 ہو  
 مگر  
 جبکہ  
 حاکم  
 وقت  
 جماعت  
 اور  
 انتظام  
 کرے  
 اور  
 خلق  
 اللہ  
 کو  
 خوف  
 و  
 نقصانات  
 سے  
 بچائے  
 باہم  
 جنگ  
 و  
 جدل  
 ظلم  
 و  
 تعدی  
 ہو  
 و  
 کو  
 ایسا  
 حصول  
 جو  
 قیمت  
 کے  
 قریب  
 قریب  
 ہو  
 جائے  
 اور  
 ایسا  
 حکم  
 و  
 قبضہ  
 جو  
 حد  
 ملک  
 تک  
 نہ  
 پہنچے  
 اور  
 ان  
 مقامات  
 پر  
 عام  
 اجرت  
 سے  
 خارج  
 نہ  
 کرے  
 جائز  
 ہے  
 تفصیل  
 شکل  
 دوم  
 نوکر  
 یا  
 مزدور  
 کو  
 اپنے  
 کام  
 کے  
 عوض  
 جو  
 کچھ  
 حاصل  
 ہو  
 اسکی  
 چار  
 قسمیں  
 ہیں  
 پہلی  
 معاوضہ  
 جیسے  
 خرید  
 و  
 فروخت  
 وغیرہ  
 مگر  
 اگر  
 تم  
 سے  
 کہ  
 یہ  
 معاوضہ  
 اسکو  
 خدمت  
 کو  
 جنس  
 سے  
 ہو  
 جیسے  
 ایک  
 شخص  
 نوکر  
 کرنا  
 بیچنے  
 اور  
 خریدنے  
 کا  
 ہے  
 تو  
 وہ  
 سوائے  
 مصارف  
 خانگی  
 کے  
 بطور  
 تجارت  
 اپنے  
 لیے  
 کپڑا  
 خرید  
 و  
 فروخت  
 نہ  
 کرے  
 سبب  
 خاص  
 یعنی  
 اسکو  
 جو  
 سے  
 کو  
 جسکو  
 معیہ  
 خدمت  
 سے  
 تعلق  
 ہو  
 جیسے  
 میراث  
 ہبہ  
 وغیرہ  
 سبب  
 مشترک  
 و  
 شائبہ  
 یعنی  
 جسکو  
 بی  
 طرف  
 بھی  
 منسوب  
 کر  
 سکے  
 جیسے  
 خاص  
 تجارت  
 کی  
 وجہ  
 سے  
 کسی  
 شخص  
 سے  
 ملاقات  
 ہوگی  
 اور  
 کچھ  
 دفع  
 ہو  
 اس  
 میں  
 اولاً  
 لحاظ  
 تجارت  
 اور  
 ثانیاً  
 مراعات  
 ذات  
 اجیر  
 و  
 نونہن  
 تو  
 اس  
 میں  
 غلبہ  
 ظن  
 پر



اجیر لیجا کر اور یہ امر مستاجر کے اختیار میں نہیں اور اگر یہ کہہ کہ دس من گیہوں لیجا تو ایک من  
 گیہوں اجرت دیگر یہ جائز ہے اس لیے کہ اب دس من پورے اجیر کو لیجانا اور بعد وصولی نئی اجرت طلبہ  
 کرنا لازم ہے اور مالک کو اختیار ہے کہ جو گیہوں چاہے دو کرے اور شکل اول میں اجیر خود مختار تھا اور  
 اجیر اس مالک کا حق منقطع ہو گیا تھا ایسی ہی سوت بنی کر لیو دیا اور کہہ کہ بعد تیار ہی اس قسم کا  
 اس قدر سوت یا کپڑا دیا جائیگا جائز ہے اور اگر کہہ کہ رطل یا نصف خود لے لیا جائے نہ ہر جہتی ضرر  
 یا سواری بلائی اور قرار پایا کہ یہ کام کیا جائے یا نہ اجرت ضرور دیا جائیگی لازم الا واپر ۹ اجرت  
 تعلیم علوم دین یا اعمال یعنی اتقہ و اذان وغیرہ جائز ہے اور واجب الا وافر یا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی احق ما اخذتم علیہا کتاب اللہ اور فرمایا ضربوا لی سہا در و اہم بخاری اور عہ معاوضہ  
 صرف و حبس قتل کا ہر ذکر پاک سبحانہ تعالیٰ کا عرض نہیں کیسی گواہی کی اجرت بمقابلہ صرف وقت  
 جائز ہے اور اقرار موت جائز ہے حدیبیہ میں اصحاب رضی اللہ عنہم سو موت پر بیعت ثابت ہے اگر کسی  
 عقد کی عرض یہ نہیں ہے کہ مر ہی جاؤ بلکہ کمال ثابت قدمی و سعی و جہاد ضروری لازم ہے پس تو کہہ  
 فیج کی اور ان کا اقرار کہ سربازی اور جان نثاری کرے جائز و صحیح ہیں بشرطیکہ جائزہ معز کو نہیں  
 لڑیں اور ظلم و کفر کی اعانت نہ ہوا ورنہ ایسا مکان کو شمش و شمشاعت اوپر لازم ہوگی نہ مر جائے نہ لڑے نہ  
 آقا کی تخلیم اور بعد معزولی مراعات اور لحاظ حق ناک مر شرعی نہیں مگر متعارف ہے اور مر موت کو  
 اعتبار مستحسن ملا لازم پر جبر نہیں ہو سکتا کہ وہ خواہ مخواہ کسی ایسے شخص کے اطاعت کرے جس کا کلام  
 اور شرطیں داخل نہ تھی کیونکہ مزاج مختلف ہوتے ہیں اور آدمی ہر مزاج کا تحمل نہیں ہو سکتا  
 مگر جن سکا روغین قواعد و ترکیب معین ہیں وہ ان بحسب قواعد و ان سبباً منسبون کی اطاعت چاہیگا  
 وہ ماتحت ہے یا ہوا لازم ہے یا گناہ بین نہ اطاعت ہے نہ اجرت پس گناہ بجا ناوہ گری ناجائز پیغام  
 رسائی ظالم حکام کے حکام کی تعمیل نامشروع قوانین کا اجرا سود و خوار و ملی طرف سود کا اتقا خدا  
 او سکی و کالت حرام چیزوں کو بیچنا یا نانا یا اوسین کسی قسم کے اعانت کی تو کرمی یا فزوری پسب  
 مشروع ہیں اور بعض انہیں وہ امر ہیں جنہیں نہ اجازت نہ عقیدہ نہ تاہر نہ اجرت لازم ہوتی ہے اور اگر اجرت مل ہی  
 گئی تو اوسین ملک نہیں آتی جیسے اجرت شرارت کشی و قتل نفس مظلوم وغیرہ اور بعض میں بوجہ بیعت کے  
 ملک جنسیت آجاتی ہے اور قریب عاصی ہوتا ہے جیسے فساق اور ظالمین کی مشروع امور میں تو کرمی یا

بنا پر کفار کی نوکری یا مزدوری اگرچہ صحیح اور اتنا صحابہ سوانح ہر لیکن جبکہ کوئی شکست اور  
 فوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہنچے یا غلبہ اسلام کو مانع ہو یا انکو مذہبی عقائد اور اعمال کو اعانت ہو یا  
 شریع اسلام کو مخالفت لازم آئے یا مزدوریات دین میں جملہ وجہات و غیرہ کو اگر کہیں مانع ہو یا جائز  
 ہو اور موجب سعادہ و اگر تمام بلاؤں سے خالی صرف مزدوری ہو تو جائز ہو اور حکم ایسی منہج نوکریوں  
 یا مزدوریوں کا حالات یا وقعات کو اعتبار سے بدلے یا کرتا ہو اور اس پر ناپا جو بار و فساد کو نوکری اور  
 اجرت میں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہے کیونکہ غالباً کام او کو منوعات سے خالی نہیں ہوگا اور انکو صحبت  
 سے ایساں ضعیف ہوتا ہے تیسرے نزدیک کفار و فساد کو نوکری سے اور انکی مزدوری اولیٰ ہے اسلیکے اگر  
 کو نوکر شرفقت و اعتماد اور نوکر کو آفا سمجھت اور اعتقاد ہو تا ہو اور بحکم الناس علی دین ملکہم اثر  
 زیادہ پڑتا ہو ضرور کو اسقدر تعلقات نہیں ہو تو پس جبکہ برائے خراب تعلقات قوی ہو تو ایساں ضعیف  
 ہو گا کافیہم و اعلیٰ بلا جب کو اگر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جاوے پس اگر وہ مخالفت ضعیف  
 نہ اور اجرت از اسے تل یا وقت پر منقسم ہو ملکہ مجموعہ کو اجرت ہو تو بالکل اجرت منافع ہوگا  
 اگر انفقہ و خفیت یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل تقسیم دنیا یا بیہ شاہ اجاریات محض  
 اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہیں جنہیں دکیل - طبیب - معلم - غافل - وغیرہ کو فسخ کر کے  
 لیے عذر صحیح کو ضرورت نہیں اسلیکے یہ امور قلبی ہیں اور دلیل ان پر قائم نہیں ہو سکتی لیکن جبکہ سید  
 کو اندراجار فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر فائدہ ہوگی مثلاً زمینے طبیب جسکو علاج کو دیا  
 مرض دور ہو علاج ترک کیا یا سو عامل جو چالیس نکات اقرار تھا بیویں دن قطع کیا یا کوکیل کو جو بیار و بکا کو بین  
 بعد عرجت کا سختی تھا دو و بکار دیا کو معزول کیا یا بعض اجرت و نیا پڑ گیا مملہ و مال جاوے تا جائزین پس اگر  
 میں معمول ہے کہ کمینہ پیشہ و رجام - دہوی - چار - پاسی - وغیرہ زمیندار و کو ہر قسم کو کام کر کے پر روز  
 مجبور کر جاتے ہیں اور صرف بعض تقریبات میں او کو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور عمل  
 مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شروط و اسباب اور لزوم فاسدہ ہیں اگر کچھ معاوضہ قلیل و کثیر معین  
 ہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ دہا دہوں اور تقریبات اور فضل میں ہو انعام ملا کرے تو ضعیف  
 نہیں اسلیکے ہی معین اصل اجرت ہو اور باقی انعام شایرینے ایک مکان عمر کو کر ایہ دیا تو شرف  
 سے پہلو کر کے ہاتھ بچا یا کسی اور کو کر ایہ دیا بعض کو نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے مثلاً اجارہ

مستحق بشیر و مذکور ہے صحیح ہے شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسو زید و دیگر ایک مستحق  
 کہ شریک مالک بن پر زید یکم کر اوستہ دوسرے شریکین لیکیا اور لکیر و پیر اجرت قرار پائی اب بکر مستحق  
 اجرت نہ ہوگا اسلیکہ بکر بر زمین مستحق کا مالک ہو بہر اپنے چیز کہ اجرت کیونکر لے سکتا ہو (ہر ایک سنا  
 جس کام کا کرنا واجب ہو اوسکا اجارہ صحیح اور اجرت ساقط ہے اسلیکہ ان اگر لکیر و زید و دہ پلا نکا اجارہ  
 کرے تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً مان پر دودہ پلا نا واجب نہیں مگر جبکہ پلا یا تو گویا امر واجب او گیا  
 پیر غلام پر ناز جمعہ اور ج او اگر نیسے واجب ہو جائے گا ۲ زید و بکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جس قدر کام  
 ہو اس قدر اجرت دی جائیگی مگر اس عرض سے کہ نہیں معلوم کہ قوت ضرورت ہو تو فلاں وقت تک  
 حاضر ہی ہو ضرور ہر اب بکر کو کام ہوا ہوا حاضر ہی لازم ہے اسلیکہ گویا بکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلاں وقت  
 سے فلاں وقت تک ہر ج نہو یا سکا سکا زید و ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکانات میں جس قدر چیر چیر یا خس  
 مٹان مطلوب ہوگی یا جسکی ٹھیکہ چیر کرے کو یا فلاں باغ سیچے کو یا فلاں جماعت کو ضروریات کو جس قدر  
 بانی مطلوب ہو گا یا ان سو او میون کو لیے جس قدر طعام یا فلاں کتاب جیسو زمین جس قدر سیار یا فلاں  
 مکان کر آرایش میں جس قدر فروش در کار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر شیل صرف ہو وہ  
 سب اپنے پاس سے صرف کروں گا پس اگر مقدار اور وصف اون چیز و کا جو خرچ ہو گیا یا یا عرف  
 سے معلوم ہو جیسو اس قسم کا کھانا یا فلاں قسم کا فلاں فلاں مقامات کا فروش اور معاوضہ بقدر اسوا ل ہے  
 جیسو بی بی چاندنی عہد یابی سیر طعام ۲ روپیہ معاوضہ بی بی اور انفقہ اسکار و زانہ ہو اگر گایا  
 اور غزنہ معین ہے تو خیال رویت ہو نہ سکا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہے  
 جیسو زار روپیہ یا ہوا روپیہ احارہ ہے اور عقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس  
 ہو جائے یا ٹھیکہ لکیر ہو یا باغ یا کیت کا سیلاب ہو یا ایکٹا کا چھپ جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا  
 یا روشنی کا ہونا اور اوسکی نظر اگر تکتہ فقہ میں بہت ہیں جیسو بکر کا زرد زعفران سرنگد و یہ کیر اسخ  
 ارشم سے سید و یا یہ کتاب شریف ہو گیا و بیان بھونال ہے اور اوسکو ہر معلوم نہیں مگر اصل  
 عقود علیہ ہی اثر ہے یعنی رنگنا سینا وغیرہ اور یہ اموال موقوف علیہ یا آلات یا توابع عقود علیہ  
 ہیں اور پانی میو اور حمام میں جانور کا عرض با اتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا زخم شہاں ہو اور کوئی  
 زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم کر لے زمین اور جلد فارغ ہو جائے زمین اور بعض آدمی دیر تک

۱۹ شریک مستحق اجرت ہونا فائدہ دہہ جاری جہین اثر کا نام ہوتا ہے  
 قطع خاص ہے کہ بکر اجرت کو حیثیت سے نہد کا صلہ اور مال سے اپنے مشور ہو گا اور سلفہ الواقع وہ مالک لکیر کا شریک ہے چہ چہ اجتماع ضرر میں ہے یا تو شریک اسکا بیک شریک ہوتا ہے ۱۲



رہتی ہیں اور پانی زیادہ صرف کرتی ہیں اس لیے کہ ایسا چلن سے بچاؤ شکل ملتی ہو تو تاروں اور سکی  
 بہت لگتی ہیں ممانت ہو کہ کلام طبیی از دانشیہ ترمذی شریف ص ۲۸ اور ہی بنا پر دو دو یا ایک  
 اجارہ دایہ کر دیتے ہیں اس لیے کہ معقولہ علیہ پرورش یا خدمت ہو اور دو دو اس کا تاج یا موقوف علیہ  
 غرض کہ جب زمین شتر معقولہ علیہ کی موقوف علیہ یا آلات تاج ہو تو اس کا بھی داخل ہو جائے مضمین  
 البتہ مجرمین شتر یا اجارہ نہیں ہو سکتا ایسے چرائی کا اجارہ جسمین گھاس زمین معقولہ علیہ پرورش  
 تقریر کہ اس میں بھی جانور کی پرورش مقصود ہو یا طبل ہو کہ نہ جان پرورش صرف گھاس ہی ہوتی ہو  
 مواجر کا کہ فی فعل نہیں البتہ اگر اکاک زمین یہ کہ نہ کہ زمین تیری اتنا جانور اتنا پرورش ہے پرانی اس میں  
 چرائی کر دینا تو معقولہ علیہ چرائی اور گھاس لے کر اور اجارہ میچ (مضمون از عالمگیری) یا زمین کا اجارہ  
 اور گھاس وغیرہ پر طور منافع تصرف کر کے مسئلہ ایسے اجارہ زمین جوال لگا یا چایا وہ بعد تمام  
 یا نسخ اجارہ پر جس قدر باقی رہی اجیر کی لاک ہو اس لیے کہ مستاجر کو صرف انتفاع اور اثر سے تعلق نہ ہو بلکہ  
 شتر پس جس کی ٹٹیاں یا لکھنا یا سامان ریشی وغیرہ بچا ہوا یا وہ پر زوچہ کسی آلی میں لگائی  
 تھی سب کے اعتبار سے ایسا مسئلہ زید نے بکر کو ایک کتاب چھاپ کر کاٹھیکہ دیا اور پیچ اور تیر چاروں  
 ان پر اس سے دیوار اور قرار پایا کہ جو مدت مطلوب ہوگی وہ بکر کو فدی ہو پس بکر سے جس قدر روٹنیانی  
 اور کاغذ وغیرہ مطلوب تھا خرچ کیا اور پیچ کے بعض پر زونکی مرمت کرائی اور کچھ پر زوچہ بکر کا ہونے  
 تھے ان پر اس سے تیر بنوائی پھر ٹھیکہ تمام ہوا اب سیاہی اور کاغذ بچا ہوا اور وہ تیر پڑے بکر سے  
 لگا کر خرچ بکر کریں مگر وہ پر زوچہ زمین صرف مرمت کی تھی اور زمین بکر کو کچھ حق نہیں اس لیے کہ بکر سے اپنی  
 غرض سے اپنا مال صرف کیا اور زید کو کوئی گرایہ یا پورا آلات کا بکر سے نہیں لیا پس زید اس زر مرمت کا  
 ضامن نہیں اور اگر گرایہ بھی لیا ہوتا اور وہ پر زوچہ ہون اس مرمت کو بھی بحسب قرار و انش و بکر  
 اور مرمت زید کو فدی ہوتی تو بھی زید ضامن ہوتا لیکن ان صورتوں میں بکر کسی نقصان کا جو اس کو قصد ہو  
 ضامن نہیں اس لیے کہ اشیاء مستعار یا اجارہ جو جسم متالی خروط میں فی نفس ہوں اور کما ضامن نہیں بلکہ انہر کہ  
 کو یا نیکا اجارہ یا تالاب یا کنواں یا نہر کل یا اس کا کوئی حصہ کہ لڑ پر لیا تو پانی تنہا و فل ہو عالمگیری  
 مواجر پر عمل کر پانی تمام موجود پر پونچا و کر پیچ ہو کہ بکر کا لاک کسی کل یا بندہ میں کر لڑ و بکر  
 کے فدیہ سے پانی ہوا و کر یہی من قبیل اجرت ہو کہ صرف اجازت دیدی اور مستاجر ان پر عمل ہے







دوسری طرف سے صرف عمل ہے ایک طرف سے سوال و عمل دوسری طرف سے صرف مال مثلاً ایک طرف سے  
مال دوسری طرف سے مال کسی طرف سے مال نہیں ہے مگر تجارت کرتے ہیں پس قسم اول دوسری  
قسم مفاد متبر یا عنان و قسم دوم منافع جو باوجود قسم ششم منافع است جو اور قسم ششم شرکت فی الوجہ  
درہام فاسد اصول ششام کہ ہے چاہے بقدر آدمی باہم شریک ہوں جائز ہے سے  
شرکت عرفی نہیں اگر جائز نہیں ہے نقد منہ تو ہر شریک اپنا نصف مال دوسرے کو ہاتھ بیچ کر  
شرکت کرے مثلاً زید و بکر برابر کی شریک ہیں اور زید کرپاس دس مٹکان پارچہ تھپتھپو سو روپیہ اور  
بکر کے پاس پچاس درہان قیمتی سو روپیہ کی ہیں اب زید نصف درہان پچاس کو بیچے تاکہ بکر  
اس میں برابر کا شریک ہو جائے اور بکر بھی وہی مٹکان زید سے بیچ کر اسے شریک کرے تاکہ اسے شریک  
مال میں نہ رہے بلکہ تفاوت خیال میں رہے مثلاً نقد از جدول سے شرکت جائز نہیں مثلاً  
اس شریک میں شکر زیدی اور روغن وغیرہ بقدر مطلوب ہو بکر کا ان عمل میں حصہ نہیں  
مثلاً بقدر کو شش اور محنت ہو وہ بکر کو ہی ہو زید پر اور روپیہ دیکھو یہ جائز ہے منافع میں تقسیم  
اور تقسیم جائز نہیں مثلاً دوسرو کو باہو یا فلان کہیت یا وخت یا مال کا جو نفع ہر وہ زید کا یا  
نصف منافع اور پارچہ وچر آسیدہ ممکن ہے کہ نفع مقدار میں سے کم یا برابر ہو یا اسی شرف مال  
میں نفع ہو اور مال میں ہو یا بالکل اس میں نفع ہو پس یہ سب صورتیں موجب نزاع اور قاطع  
شرکت میں شرکت انہی فاسد و واجب الفسخ ہو جاتی ہے کہ نفع یا مال یا عمل کم ہو یا زیادہ  
ہر شخص اپنے مال کا ذمہ دار اور اپنے شریک کا وکیل و کار گزار ہے مگر شرکت مفاد میں نہیں کہیل نہیں  
ہر جس جو شریک کو ہاتھ بیچے اس سے متعلقہ کرے اور وہ اپنے شریک سے بقدر حصہ وصول کرے  
مگر مفاد میں اور شرکت ضائع میں دونوں مستحق اور مستحق ہیں مگر شریک باہم میں پس جس جو شریک  
شریک کرپاس ضائع ہو اس کا مال اندنیام پر گیا مگر حیک اس کا قصور ہو یا شرط قرار دادہ یا عرف  
بجاء کو مخالفت کی ہو شرکت مختار میں کہ بحسب عرف تجارت و امور قرار یافتہ ایک دوسرے کو غیبت  
اور حضور میں معاملات کیا کریں اور جو نفع و نقصان اس سے ہو وہ مشترک ہے کسی شریک کو  
اوس اصراف میں جس میں شریک تھا افتخار نہیں کہ کوئی علیحدہ سوا کرے اور اس نفع اوٹھا کرے  
وہ جس طرح اپنے چلن یا دوزخ کے خوف سے اپنے مال کو الگ کرے اس سے متعلقہ نہیں ہوتا شریک ہی

حالت ضرورت و اضطرار میں کوئی امر خلاف قرار داد کو پیش اس خیال سے کہ ہے اسکی  
 مشکل یا محال سے تو لازم نہیں بلکہ تقسیم شرکت کو اطل کرتی ہے لاکسی شریک کو یا جو شرکتی حصہ کے  
 یہ یا فروخت یا رہن کر نیکا اختیار نہیں ہے جب تک دوسرے شرکا منظور نہ کر لیں اور خریدار کیل  
 پر قبضہ نہ دینے کو رہن قبضہ شرکت اول منع ہوگی اور مشتری سے اسنو نو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیک  
 نہ بیع بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکا کو ضرر اور استخوان قبول کیا جائے غیر مذہب سے شرکت نہ کرے  
 اسلیک کہ مفتی الی الشرائع جزا تشباہ میں ذمی کو شرکت کو مکروہ کہا ہے حالیکہ ی من ہے کہ نظر نہیں  
 مضاربت مکروہ ہے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز ہے نہ کہ غیر مذہب واسے سے خلاف شرع  
 امور ضروری اور غائبانہ ہو گئے اور کسی شرکت سے احتراز لازم ہو و اللہ اعلم بالصواب و کالت نہیں شرکت میں  
 پس و غلو کو اور قرائین شرکت جائز نہیں سلا استحقاق نفع کا گواہ بیعتی مال ہوتا ہے عیسوی رب المال کو خواہ  
 بوجہ عمل کے جسکو مضارب کو فرولہ بوجہ ضمان و ذمہ داری کی جیسو شرکت فی الوجود میں ایمان تعین  
 سے کوئی بات نہ ملے تو نفع کا استحقاق منع کا مسئلہ میں نے بکر کو و سر سور و پو قرض و لوا و س  
 پس اگر خود ذمہ دار ہو اور سر کو بکر پو کچھ دعوی نہیں تو زید بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہ کہ  
 نہ نفع میں مال اور محنت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد ازاں شرعاً معجز و مجاہدین اگر و و  
 شرکو میں یہ قرار پایا کہ جو مال یا روپہ قرض لیا جائیگا اس میں زید پیام یا نصف کا ضامن رہے یا بکر کا و نہ رہے  
 اسکو یقین زید بقدر ضمان و بکر بقدر ضمان نفع پائیگا اور جو وعدہ شرعاً اسکو ملان ہو بجز شرک اور اگر ضمان نہ ہو تو  
 زید کا مال ہو سکتا ہے نہ کہ پائے زید و سر اور بکر کا مال پچاس روپہ اور محنت دو گنتہ روپہ ہے اور نفع  
 باجم برابر قرار پایا تو زید ہے غرض کہ غرض و وعدہ کا اعتبار ہے مگر جبکہ روپہ میں منافع مثلا زید و  
 بکر سور و پو قرض لائے اور زید پچھتر کا اور بکر پچیس کا ذمہ دار اور ضامن ہو اتو اس صورت میں بکر  
 اور زید کو اور نفع سے ضرور لینا اور وعدہ اسکو خلاف ہو و سبب نہیں غرض کہ مال میں ذمہ دار ہو  
 تو نفع بقدر ذمہ داری ہوگا (مجلد ۱) ان نقصان بقدر مال ہے و مجاہدین اگر تجارت میں  
 نقصان ہو تو نفع خراج برابر ہو خواہ بیش کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسے زید کا سیلور  
 بکر کا پچاس روپہ ہو تو وہ نقصان کو زید و اور ایک حصہ بکر پر عام ہوگا لیکہ شریک اپنے شریک  
 معاملات میں ناجیر نہ ہو سکتا ہے نہ اسکا اجر نہ شریک ہو سکتا ہے نہ اسکی مال و سبب نہیں ہو سکتا مگر باجم

لے باجم  
 اگر نقصان مال ہو تو نفع خراج برابر ہو خواہ بیش کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسے زید کا سیلور  
 بکر کا پچاس روپہ ہو تو وہ نقصان کو زید و اور ایک حصہ بکر پر عام ہوگا لیکہ شریک اپنے شریک  
 معاملات میں ناجیر نہ ہو سکتا ہے نہ اسکا اجر نہ شریک ہو سکتا ہے نہ اسکی مال و سبب نہیں ہو سکتا مگر باجم

یہ کوئی چیز ہے یا نہ ہو بلکہ شریک کو پختہ نیچے اور یہ چیز اور سو شراکتی تجارتیں داخل کیا جائے  
 یا نہ ہو تجارتیں بعض شراکتی بھی بطور اجیر کام کریں اس لیے کہ ایسی جماعتوں میں کسی شریک  
 کو جو اختیار نہیں رہتا بلکہ سب ایک قاعدہ کو فرمان پذیر قرار پاتے ہیں اور منظم آمر متعمد ہوتا ہے  
 اس کے لیے کہ زمانہ سب اب میں نہیں سکتی بلکہ بعض خلفاء کا پیروی و طاعت معین کرنا یا اپنے سوا  
 میں دوسرے کو قاضی بنانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ کسی قاعدہ کا واجب العمل ہو جائے اور اس کی پابندی  
 مرستی کی حد سے گزرتا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ خاص شراکت میں اگر کسی شریک جو حیثیت آمریت کے  
 شریک نہیں ہے تو آمر بدلہ امر کے رہ جائے اور صرف دوسرے شریک کو آمر قرار دینے سے ترجیح با مرجع  
 لازم آئے کہ تجارت قائم ہے کہ اس میں کسی شریک کو گزرتا ہے کہ دخلت نہیں ہوتی جس چیز میں کانت مال  
 شراکت میں باطل ہے جس کی شراکت میں اور مال میں برابر ہیں اور جو کاروبار میں شریک ہیں شریک مفاد میں شراکت میں  
 مفاد میں داخل نہیں ہوتے نفع و نقصان اس میں مساوی ہوگا اس میں دو نو باجم فیصل  
 زمین میں جو دیون و معاویہ میں حیثیت تجارت عائد ہوں اور زمین و نو شریک ہوگا اور ایک  
 کے اگر کوئی خرید یا بیچا یا ضمانت کی یا قرض لیا یا دوسرا بھی یا قرض مستحق ہوگا بخلاف ان کے اگر  
 جو حیثیت تجارت ہوں جو مدد دہیہ ان دیون اور قرض یا ضمانت یا میل خلع یا دین  
 بناکت یا میراث یا انعام وغیرہ لیا دیا یا جو معاملات ذاتی خانگی طور پر کرنا ہیں جیسے غلہ لباس  
 وغیرہ خریدنا ان سے دوسرے کو جو واسطہ نہیں بلکہ جس کی وجہ سے ایک شریک کا وہ مال جو اس تجارت  
 میں شراکت قابل تھا کم زیادہ ہو گیا تو یہ شراکت عثمان ہے شکل خیم ہی اس میں داخل ہے  
 اس میں اختیار ہے کہ بعض انواع میں شراکت کرے اور بعض میں نہ کرے اور اگر ایک طرف سے عمل اور  
 دوسری طرف مال ہے تو اسی مصداق ہے کہ میں شرط ہو کہ مال مضارب کو قبضہ میں دیدیا  
 جائے اور حسب قرار و یا عرف تجارتی ہر قسم کے تصرف کا موقع ملے پس رب المال کو یہ شرط  
 کر لیا کہ میں ہر عمل میں شریک رہوں گا یا تمام امور میری اجازت پر موقوف رہیں یا مال میرے  
 قبضہ یا ضمانت میں رہے گا یا اور ایسی شرطیں جو مضارب کو پوری سعی کوشش و تدبیر سے برقرار  
 یا بابت تجارت سے ہوں مضارب کو فاسد کرنا یا جان بدو شراکت کوئی کام کرے یا اپنے  
 مال کو ضمانت کرے یا احتیاط کسی خاص قسم کی تجارت یا مقام وغیرہ معین کرے یا مالک بعض معاملہ

اس میں بھی شراکتی صورت کی حفاظت اور اس کی اجازت نہایت احتیاط سے پس قرات اور دعا گوشت و غیرہ میں شراکت میں خیم نہیں اس لیے کہ اس میں ضمانت نہایت احتیاط سے

تجاری یا فرض یا مسخر و غیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شریکین لازم سے منہارب امین پر ہو چکا ہے  
شرط کرنا کہ اگر کوئی شریک نہ ہو تو معرفت تجارت نکالت کر نہ بین مناسبت بنا یا جائیگا مثلاً منہارب  
نفع میں کسب قرار داد شریک ہو اور نقصان اور سود میں نہیں آگیا اگر مال میں کچھ نفع ہو تو اولیاً  
نفع نقصان میں وضع ہو گا پہلے تو منہارب اور ہمیں شریک ہو ورنہ اگر پاس سے نہ چلا  
موت یا نقصان مدت شرکت نفع ہو جائے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت نہ ہو تو اپنی غیر  
سے منہارب کو غرض کرے تو منہارب کو اختیار ہے کہ مال ہیکر دے یا نہ دے نفع و نقصان کا حساب کر لے  
جسے منہارب کو وقت قبض مال امین اور بروقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور منہارب  
انصاف ہو تو اجارہ دہی یا اشت کرے تو غاصب و زمین جسے جب منہارب ایسا ہو کر سکا شکو  
اگر میں نہیں ہے تو خود دے اس مال ہے رب المال کو اختیار نہیں ہے کہ کوئی چیز کو قیمت  
مثل سے یا رضا یا غیر یا خود خرید لے لے اگر منہارب بت ناسد ہو جائے تو اجرت مثل دے اور اگر  
جائگی اور اگر وہ نہ ہو تو مثل ہو جیسے خیاط و نان پزیر وغیرہ یہ شرکت منافع ہے ہر ایک دوسرے  
نقصان و اجرت کا خود دے سکتی ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک یا غرض یا بلا غرض کام کرے  
تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلئے کہ نفع عومض ضمان مال ہے و احکام العلیہ ایسی صورتیں چاہے کہ  
شریک ہو یا اجرت لیکر اسکی طرف سے دوسرا چیز معین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لے لیں  
ہو یا کریں تو یہ شرکت فی التواجد ہے اس میں نفع بقدر ذمہ داری ہو اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مسئلہ  
مباح بالاولین شرکت جائز نہیں جیسے جنگل کا گھاس۔ شکار۔ دریا کی مچھلیاں کیونکہ یہ کسی  
ملک نہیں اور تقدیم حق قابض کا متعلق ہو جائے یا ہر مسئلہ یہ دیکھنا ہے کہ مالین شریک کیا  
اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمر مال مشتری کا مستحق اور اگر لکھتی اور زر شرکت کا ذمہ دار ہے  
عمر شرکت اکیس میں زر اعت کرنا یا ایک قسم کی شرکت ہے اور عمل اسکا زمین اور زمین کو زمین  
تسین میں ملے ملک مگر سلطان خراج یا عشر دنیا پر یا غیر ملک جو اجارے پر لیما سے خواہ  
ملک ہو یا کسی سے بداریت ہو مگر خراج وغیرہ اس میں ہنوتس اہل و دوم میں تمام شرطیں  
یعنی وقت و مقدار اجرت و تسین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور رسوم میں اگر ملک ہے تو  
اختیار ہو اور مستعار ہو تو اسکی لوازمات کی پابندی ہو مگر ہر اگر کہیے شرکت کیا ہو تو اسکی پابندی

در زمین

